تصویر: خالد شعت

القسام بریگیڈز کا خان یونس کے کمانڈر محمد الیازوری کی شہادت کا اعلان
ص:02

ISSN 2977-3555
روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.
Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun
Volume No.04, Issue No.68, Saturday, 12 September 2026, 8 Pages
جلد نمبر(۴)، شمارہ نمبر(۶۸)، بروز ہفتہ، ۱۲ ستمبر ۲۰۲۶ء، ۲۹ ربیع الاول ۱۴۴۸، ۸ صفحات

مودی۔پوتن ملاقات، برکس میں معاشی اتحاد کا عزم

2030 تک تجارت بڑھانے اور اقتصادی تعاون مضبوط کرنے پر اتفاق

نئی دہلی: (ایجنسی) وزیراعظم نریندر مودی نے جمعہ کو نئی دہلی میں روسی صدر ولادیمیر پوتن سے ملاقات کی اور دونوں ممالک کے درمیان تجارتی تعلقات کو مزید مضبوط بنانے سمیت اقتصادی تعاون 2030 کے پروگرام پر عمل درآمد اور بنیادی ڈھانچے توانائی ٹیکنالوجی دفاع اور ثقافت کے شعبوں میں تعاون پر تبادلہ خیال کیا۔

یہ ملاقات 18ویں برکس سربراہ اجلاس کے موقع پر ہوئی اور دو ہفتوں سے بھی کم عرصے میں دونوں رہنماؤں کی یہ دوسری ملاقات تھی۔ اس سے قبل دونوں رہنما 31 اگست کو بشکیک میں منعقدہ شنگھائی تعاون تنظیم کے سربراہ اجلاس کے موقع پر ملاقات کر چکے ہیں۔ وزیراعظم مودی نے سماجی رابطے کی ویب گاہ ایکس پر ایک پیغام میں کہا کہ انہیں بشکیک میں ملاقات کے دو ہفتوں سے بھی کم عرصے بعد نئی دہلی میں صدر پوتن سے ملاقات کر کے خوشی ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ ملاقات کے دوران اقتصادی تعاون 2030 کے پروگرام پر عمل درآمد سمیت تجارتی تعلقات کو مزید مضبوط بنانے اور بنیادی ڈھانچے توانائی ٹیکنالوجی دفاع اور ثقافت جیسے شعبوں میں تعاون پر بات چیت ہوئی۔ انہوں نے برکس کی صدارت کے دوران ہندوستان کی جانب سے دنیا کی فلاح و بہبود کے لیے کی جانے والی کوششوں پر بھی تبادلہ خیال کیا۔

وزارت خارجہ کے مطابق دونوں رہنماؤں نے ہندوستان اور روس کے خصوصی اور مراعات یافتہ تزویراتی شراکت داری کے مختلف پہلوؤں پر وسیع پیمانے پر بات چیت کی۔ اس دوران تجارت توانائی دفاع خلائی شعبے اور عوامی سطح پر روابط سمیت دوطرفہ تعاون میں ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔ دونوں رہنماؤں نے باہمی دلچسپی کے اہم علاقائی اور عالمی امور پر بھی خیالات کا تبادلہ کیا۔ ان میں مغربی ایشیا اور بحیرہ اسود کے خطے میں جاری تنازعات شامل ہیں جن کے باعث سمندری تجارت اور ہندوستانی ملاحوں کی سلامتی اور تحفظ متاثر ہوا ہے۔

وزیراعظم مودی نے ایک بار پھر کہا کہ تنازعات کے حل کے لیے بات چیت اور سفارت کاری ہی آگے بڑھنے کا راستہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان امن کی کوششوں میں مدد کے لیے تیار ہے۔ دونوں رہنماؤں نے روس کی بین الاقوامی صنعتی نمائش انوپروم انڈیا کے ہندوستان میں پہلی بار انعقاد کا بھی خیر مقدم کیا۔ یہ نمائش 9 سے 11 ستمبر تک منعقد ہوئی۔ دونوں رہنماؤں نے اس نمائش کو تجارتی اور صنعتی تعلقات کو وسعت دینے کے لیے اہم قرار دیا اور خود بھی نمائش کا دورہ کیا جہاں انہوں نے شرکا سے بات چیت کی۔

صدر پوتن نے وزیراعظم مودی کو 24ویں ہندوستان روس سالانہ سربراہ ملاقات کے لیے روس کا دورہ کرنے کی دعوت بھی دی۔ وزیراعظم مودی نے دعوت قبول کر لی۔ دورے کی تاریخ کا تعین سفارتی ذرائع سے باہمی مشاورت کے بعد کیا جائے گا۔ اس سے قبل وزیراعظم مودی نے صدر پوتن کو عظیم تمل شاعر اور سنت تروولور کی کلاسیکی تصنیف تروکرل کا روسی زبان میں ترجمہ بطور تحفہ پیش کیا تھا۔ برکس میں اس وقت برازیل چین مصر ایتھوپیا ہندوستان انڈونیشیا ایران روس سعودی عرب جنوبی افریقہ اور متحدہ عرب امارات سمیت 11 ممالک شامل ہیں۔

برکس میں ڈالر کی بالادستی کو چیلنج!

ایرانی صدر پیزشکیان کا دھلی پہنچ کر رکن ممالک میں ڈالر سے بے نیاز لین دین کی تیاری کا اعلان کیا

نئی دہلی، (ایجنسی): ایران کے صدر ڈاکٹر مسعود پزشکیان برکس کے رکن ممالک کے سربراہان کے 18ویں اجلاس میں شرکت کے لیے جمعہ کو نئی دہلی پہنچ گئے۔ آج یہاں دہلی کے انٹرنیشنل ہوائی اڈے پر وزیر مملکت برائے بندرگاہ و جہاز رانی شانتا نو ٹھاکر نے ان کا استقبال کیا۔ ایرانی صدر اپنے دورہ ہندوستان کے دوران برکس کے سربراہی اجلاس کے مرکزی اجلاس سے خطاب کریں گے، جبکہ برکس کے رکن ممالک کے اقتصادی اجلاس اور 'جامع عالمی حکمرانی اور کثیر الجہتی نظام کو مضبوط بنانے' کے موضوع پر سربراہان کے بند اجلاس میں بھی خطاب کریں گے۔ ہندوستان روانگی سے قبل تہران میں صدر پزشکیان نے کہا کہ برکس کے رکن ممالک مجموعی طور پر دنیا کی 45 فیصد سے زیادہ آبادی اور تقریباً 35 فیصد رقبے پر مشتمل ہیں اور مختلف شعبوں میں اہم صلاحیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ برکس کے اہم اہداف میں سے ایک عالمی یکطرفہ نظام کا مقابلہ کرنا ہے تاکہ ممالک اپنی آزادی برقرار رکھتے ہوئے اپنے اقتصادی اور تجارتی تعلقات کو فروغ دے سکیں۔ ایرانی صدر نے رکن ممالک کے درمیان اقتصادی لین دین میں ڈالر پر انحصار کم کرنے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ کوشش یہ ہے کہ ممالک ڈالر پر انحصار کے بغیر اقتصادی اور علاقائی ترقی کی راہ ہموار کریں اور بڑی طاقتوں کی یکطرفہ پالیسیوں اور بالادستی کے مقابلے میں کھڑے ہو سکیں۔ پزشکیان نے برکس سربراہی اجلاس کو اس تنظیم کے بڑے اور مؤثر ممالک کے ساتھ مذاکرات کا اہم موقع قرار دیا اور کہا کہ چین، روس، برازیل، ہندوستان اور دیگر علاقائی ممالک کی موجودگی باہمی اور کثیر الجہتی تعاون کے فروغ کے لیے مناسب موقع فراہم کرتی ہے۔ ایرانی صدر اس دورے کے دوران وزیراعظم نریندر مودی، ملائیشیا کے وزیراعظم، جنوبی افریقہ کے صدر اور اجلاس میں شریک دیگر رہنماؤں اور حکام سے بھی ملاقاتیں کریں گے۔

مزاحمت نے غزہ میں قابض اسرائیل کے حملوں میں شہید ہونے والے اپنے تین کمانڈروں اور مجاہدین کی شہادت کا سوگ

غزہ: اسلامی جہاد تحریک کے عسکری ونگ سرایا القدس نے اپنے تین ایسے کمانڈروں اور مجاہدین کی شہادت کا سوگ منایا ہے جو غزہ پٹی کے مختلف علاقوں میں قابض اسرائیل کی فورسز کی طرف سے کیے جانے والے حملوں کے نتیجے میں شہید ہو گئے۔ سرایا القدس نے ایک عسکری بیان میں مرکزی آپریشنز یونٹ کے ڈپٹی کمانڈر شہید کمانڈر رحمدي احماعيل کے ساتھ ساتھ غزہ بریگیڈ کے حطین بٹالین سے تعلق رکھنے والے احمد فؤاد حلس اور غزہ بریگیڈ کے اجدیدہ بٹالین سے تعلق رکھنے والے صبحي خضر البطر يخي کی شہادت کا اعلان کیا۔ انہوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ یہ تینوں شہداء قابض اسرائیل کی طرف سے کیے جانے والے ان حملوں کے دوران شہید ہوئے جنہیں انہوں نے بزدلانہ قرار دیا۔ ان تینوں کمانڈروں اور مجاہدین کی شہادت کا اعلان غزہ پٹی پر قابض اسرائیل کی مسلسل جارحیت اور اس کے ساتھ ہونے والی بمباری اور حملوں کے سائے میں سامنے آیا ہے جن کی وجہ سے فلسطینی عوام میں سے ہزاروں شہداء اور زخمی ہو چکے ہیں۔ آٹھ اکتوبر سنہ 2023ء سے قابض ریاست امریکہ کی حمایت سے غزہ پٹی پر جنگ مسلط کیے ہوئے ہے جس کے نتیجے میں تہتر ہزار سے زائد فلسطینی شہید اور ایک لاکھ چوہتر ہزار سے زیادہ زخمی ہو چکے ہیں، اس کے علاوہ پٹی کے بنیادی ڈھانچے کا تقریباً 90 فیصد حصہ تباہ ہو چکا ہے۔

یمنی فورسز کی برق رفتار پیش قدمی، المخا بندرگاہ سمیت کئی علاقوں پر کنٹرول حاصل

سعودی حمایت یافتہ جنگجوؤں کے خلاف یمنی مسلح افواج اور انصار اللہ کی مشترکہ کارروائی، المخا بندرگاہ کے بعد باب المندب کے حتیش الکبریٰ اور صغریٰ کو بھی آزاد

صنعا، (ایجنسیاں): یمنی مزاحمتی فورسز نے سعودی عرب اور اس کے حمایت یافتہ جنگجوؤں کے خلاف جاری لڑائی میں اہم پیش رفت کرتے ہوئے المخا بندرگاہ سمیت کئی اہم علاقوں پر کنٹرول حاصل کرنے کا اعلان کیا ہے۔ مہر خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق یمنی مزاحمتی فورسز نے سعودی عرب اور اس کے حمایت یافتہ جنگجوؤں کے خلاف جاری لڑائی میں ایک اور اہم پیش رفت رقم کر دی ہے۔ مختلف ذرائع کے مطابق یمنی مسلح افواج اور انصار اللہ نے المخا بندرگاہ کو آزاد کروانے کے بعد بحر احمر کے جزرۂ ذُقر میں سعودی حمایت یافتہ جنگجوؤں کے ٹھکانوں اور باب المندب کے علاقے میں ایک بڑے حملے سے حتیش الکبریٰ اور صغریٰ کو بھی آزاد کروا دیا ہے۔ یمن کے وزیر دفاع محمد ناصر العاطفی نے یمن کے مغربی ساحلی علاقوں میں حالیہ آزاد کروائے گئے علاقوں کا دورہ کیا۔ انہوں نے ملک کے باقی ماندہ علاقوں کو آزاد کروانے کے لیے جدوجہد جاری رکھنے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ یمن کی سرزمین کی مکمل آزادی تک یہ جدوجہد جاری رہے گی۔ العاطفی کی جنگی علاقوں میں موجودگی کی تصاویر سامنے آنے کے بعد گزشتہ روز سے ان کے قتل کے بارے میں گردش کرنے والی خبریں بھی سوالیہ نشان بن گئی ہیں۔ یمن کی مسلح افواج کی حالیہ کارروائیوں کا بنیادی مقصد سعودی عرب کی حمایت یافتہ خود ساختہ حکومت کی فورسز سے اسٹریٹجک شہر المخا کا کنٹرول حاصل کرنا تھا۔

اس شہر پر کنٹرول کی صورت میں انصار اللہ کے مجاہدین باب المندب کے اطراف اپنے اثر و رسوخ میں نمایاں اضافہ کر سکتے ہیں، جو عالمی بحری آمد و رفت اور تجارت کے لیے انتہائی اہم راستہ ہے۔ یمنی مسلح افواج سعودی حمایت یافتہ جنگجوؤں کی رسد کے راستے بھی منقطع کرنا چاہتی ہیں، جن میں المخا اور تعز کے درمیان شاہراہ، المخا کے جنوب میں واقع رسدی راستے اور بندرگاہ المخا کے ذریعے رسد کی ترسیل شامل ہے۔ یہ بندرگاہ یمن کے مغربی ساحل پر ان فورسز کے اہم رسدی مراکز میں شمار ہوتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، اگر المخا پر قبضہ مستحکم ہو جاتا ہے تو سعودی حمایت یافتہ فورسز اپنی فوجی اور رسدی صلاحیت کا ایک اہم حصہ کھو دیں گی، جبکہ اس کے مقابلے میں یمنی مسلح افواج کی باب المندب کے قریب پوزیشن مزید مضبوط ہو جائے گی۔ رپورٹس کے مطابق، اس پیش قدمی کو معمولی مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا، کیونکہ سعودی حمایت یافتہ جنگجو اپنے مورچوں سے پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ یمنی وزارتِ خارجہ نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ سعودی عرب کی جانب سے یمن پر جاری جارحیت کے باعث اس کا جواب دینا ناگزیر ہے اور یہ سلسلہ جارحیت کے خاتمے تک جاری رہے گا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ یمنی مسلح افواج ملک کی خودمختاری کے دفاع، شہریوں کے تحفظ اور بین الاقوامی قوانین کے مطابق حملہ آوروں کے ٹھکانوں کو نشانہ بنانے کے لیے پرعزم ہیں۔ یمنی وزارتِ خارجہ نے سعودی حکومت کی حالیہ فوجی سرگرمیوں میں اضافے کو یمن کے جوابی اقدامات کی وجہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب کی جانب سے یمنی عوام کے خلاف سینکڑوں فضائی حملے کیے جا چکے ہیں۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ یمن کبھی کسی کے لیے خطرے کا ذریعہ نہیں رہا اور نہ بنے گا۔ یمن باہمی احترام پر مبنی تعلقات کا خواہاں ہے اور علاقائی سلامتی کے نظام کا حصہ بننے کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سعودی عالمی رائے عامہ کو گمراہ کرنے کے لیے مسلسل جھوٹے بیانیوں کا سہارا لے رہا ہے۔ یمنی وزارتِ خارجہ نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ واقعات کا غیر جانبدارانہ جائزہ لے اور سعودی عرب کو یمن پر حملے، اس کی خودمختاری کی خلاف ورزی اور اس کے وسائل کی لوٹ مار روکنے پر مجبور کرے۔ صنعاء کی مذاکراتی کمیٹی کے سربراہ محمد عبدالسلام نے حالیہ کشیدگی پر سعودی عرب کے رویے کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ سعودی حکومت کو کشیدگی بڑھانے اور جرائم کے ارتکاب کے بجائے صنعاء کی امن کی اپیل کا جواب دینا چاہیے تھا۔

سعودی عرب کے وہم و گمان کے ساتھ خطے میں امریکی و صیہونی سازش بھی ناکام: نائب وزیر اطلاعات

یمنی نائب وزیر اطلاعات نے کہا کہ المخا بندرگاہ پر کنٹرول حاصل کر کے یمنی عوام کامیاب ہو گئے اور سعودی عرب کے وہم و گمان کے ساتھ خطے میں امریکی و صیہونی سازش بھی ناکام ہو گئی۔ انہوں نے ایک انٹرویو میں کہا کہ المخا کو دوبارہ حاصل کرنے سے اسرائیل اور امریکہ کا خطے میں منصوبہ ناکام ہو گیا ہے۔ المنصور نے کہا کہ یمن ہماری سرزمین ہے اور المخا کی آزادی سے پہلے بھی باب المندب یمنی مسلح افواج کے کنٹرول میں تھا۔ یمنی مسلح افواج پورے یمن کو آزاد کروانے اور یمنی عوام کے حقوق واپس دلانے کے لیے پرعزم ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ عرب حکومتیں ناقابلِ بیان خوف میں مبتلا ہیں اور خود کو غاصب صیہونی حکومت کے آلۂ کار کے طور پر پیش کر رہی ہیں۔ یمنی عہدیدار نے زور دیکر کہا کہ یمن کی جانب سے جاری محاصرہ اسی وقت ختم ہوگا جب اماراتی اور سعودی قابض افواج پسپائی اختیار کریں گی۔ یمن کے نائب وزیر اطلاعات نے مزید کہا کہ ابوظہبی اور ریاض کے درمیان جاری خفیہ کشمکش بھی کھل کر سامنے آگئی ہے اور الحدیدہ میں فتح پورے محورِ مزاحمت کی فتح ہے۔

سعودی عرب کا یمن کے 6 صوبوں پر 70 فضائی حملہ

یمن کی سرکاری خبر رساں ایجنسی سبا کے مطابق سعودی جنگی طیاروں نے گزشتہ چند گھنٹوں کے دوران یمن کے مختلف علاقوں پر 70 فضائی حملے کیے۔ اس رپورٹ کے مطابق تعز، الجوف، مارب، الحدیدہ، صعدہ اور البیضاء کے مختلف علاقوں کو سعودی جنگی طیاروں نے نشانہ بنایا۔ اس دوران پورے علاقے میں افراتفری دیکھی گئی۔

سپاہ پاسداران نے آبنائے ہرمز میں امریکی بغیر پائلٹ بحری جہاز تباہ کر دیا

تہران، (ایجنسی) سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کی بحریہ نے آبنائے ہرمز کے داخلی راستے پر امریکی فوج کے ایک بغیر پائلٹ بحری جہاز کو نشانہ بنا کر تباہ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ مہر خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی کی بحریہ نے آبنائے ہرمز کے

داخلی راستے پر امریکی فوج کے ایک بغیر پائلٹ بحری جہاز کو نشانہ بنا کر تباہ کر دیا ہے۔ سپاہ پاسداران کی بحریہ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ امریکی دہشت گرد اور جارح فوج نے گزشتہ دنوں ایرانی فورسز کے قریب آنے اور ان کے ساتھ مقابلے کے خوف سے آبنائے ہرمز میں متعدد بغیر پائلٹ بحری جہاز بھیجے تھے۔ اعلامیے کے مطابق سپاہ پاسداران کی بحریہ نے آبنائے ہرمز کے داخلی راستے پر دشمن کے ایک بغیر پائلٹ بحری جہاز کو نشانہ بنایا۔ مذکورہ بحری جہاز پر 5838 نمبر درج تھا اور اسے نشانہ بنا کر اس کے جارحانہ مشن کو ناکام بنا دیا گیا۔ سپاہ پاسداران کی بحریہ نے واضح کیا ہے کہ آبنائے ہرمز مکمل طور پر بند اور سپاہ پاسداران کے کنٹرول میں ہے، جبکہ اس تزویراتی آبی گزرگاہ میں کسی بھی مخاصمت آمیز حرکت پر دشمن کو نشانہ بنایا جائے گا۔

شیخ حسینہ کی بیٹی پر دھوکہ دہی کے الزامات، ڈبلیو ایچ او کے عہدے سے مستعفی

جنیوا، (ایجنسی): ڈبلیو ایچ او کے جنوب مشرقی ایشیا کی ریجنل ڈائریکٹر اور معزول بنگلہ دیشی وزیراعظم شیخ حسینہ واجد کی بیٹی صائمہ

واجد نے بدھ کو استعفیٰ دے دیا۔ ان کا استعفیٰ برطانوی خبر رساں ادارے روئٹرز کو موصول ہونے والے خط میں سامنے آیا، جو اقوام متحدہ اور بنگلہ دیشی حکام کی تحقیقات کے بعد دیا گیا۔ یہ معاملہ ظاہر کرتا ہے کہ 2024 کے وسط میں حسینہ واجد کی حکومت کے خلاف خونریز بغاوت کے بعد اس کے اثرات ان کے خاندان تک بھی پھیل گئے ہیں۔ حسینہ کے کئی اتحادی یا تو مقدمات کا سامنا کر رہے ہیں یا جلاوطنی اختیار کر چکے ہیں۔ ڈبلیو ایچ او نے کہا کہ ایک کمیٹی نے صائمہ واجد کی برطرفی کی سفارش کی تھی۔ انہیں 2024 میں 5 سالہ مدت کے لیے منتخب کیا گیا تھا لیکن جولائی 2025 میں بنگلہ دیشی انسدادِ بدعنوانی کمیشن کی جانب سے دھوکہ دہی اور جعل سازی کے الزامات کے بعد بغیر تنخواہ رخصت پر بھیج دیا گیا۔ ڈبلیو ایچ او نے الزام لگایا کہ انہوں نے چین کے سفر کے دوران مالی دھوکہ دہی کی اور اپنی تعلیمی اسناد غلط ظاہر کیں۔ ایک خط کے مطابق ان پر بنگلہ دیش میں زمین غیر قانونی طور پر حاصل کرنے کا بھی الزام ہے۔ صائمہ واجد نے کہا کہ یہ زمین انہوں نے ڈبلیو ایچ او میں شمولیت سے پہلے حاصل کی تھی اور وہ اس کی قانونی حق دار تھیں۔

تھائی لینڈ میں اسرائیلی سفارت خانے کے سامنے احتجاج، فلسطینیوں کی نسل کشی بند کرنے کا مطالبہ

بنکاک: تھائی لینڈ کے دارالحکومت بنکاک میں اسرائیلی سفارت خانے کے سامنے ایک احتجاجی مظاہرہ کیا گیا جس کی قیادت نمایاں سیاسی کارکن سونڈی لیمتھونگکول نے "تھائی لینڈ کی بحالی" مہم کے فریم ورک کے تحت کی جس کے دوران اسرائیلی پالیسیوں پر نکتہ چینی کی گئی اور غزہ پٹی میں شہریوں کو نشانہ بنانا بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

مہم کے حامی دارالحکومت کے واٹانا کے علاقے میں اوشین 2 ٹاور کے سامنے جمع ہوئے جہاں لیمتھونگکول اور تحریک کے رہنماؤں نے تقریریں کیں اور اسرائیلی سفیر کے نام ایک بیان پیش کیا جس میں ماحولیاتی کارکن سیرانود بسی سکوت سمیت دیگر کارکنوں اور عوامی شخصیات نے شرکت کی جو تھائی قومی پرچم اٹھائے ہوئے دکھائی دیے۔

تھائی لینڈ کے اسرائیل مخالف احتجاج میں غزہ موجود

اگرچہ یہ تحریک بنیادی طور پر اس چیز پر توجہ مرکوز کرتی ہے جسے اس کے منتظمین بیرونی اثر و رسوخ اور تھائی لینڈ میں بعض اسرائیلی شہریوں اور سیاحوں کی خلاف ورزیوں سے تعبیر کرتے ہیں تاہم غزہ کے خلاف اسرائیلی جنگ نے مظاہرین کے خطاب اور مطالبات میں واضح طور پر جگہ پائی۔

لیمتھونگکول نے تقریب کے دوران اسرائیلی پالیسی اور اس کے نتیجے میں غزہ اور فلسطین میں شہریوں کو پہنچنے والے مصائب پر تنقید کی اور شہریوں کے خلاف حملے روکنے اور بین الاقوامی انسانی قانون کی پاسداری کرنے کی اپیل کی۔ منتظمین نے یہ مطالبہ اسرائیلی حکومت کے نام جاری کردہ بیان میں شامل کیا جو تھائی لینڈ میں عوامی اور سیاسی تحریک کے ایک نئے دائرے میں فلسطینی مسئلے کی منتقلی کی عکاسی کرتا ہے۔

اسرائیلی سفارت خانے کے سامنے چار مطالبات

بیان میں چار اہم مطالبات شامل تھے جن میں سے تین اندرونی مسائل پر مرکوز تھے جو تھائی لینڈ میں اسرائیلی شہریوں اور مفادات کے وجود سے متعلق تھے جبکہ چوتھا مطالبہ شہریوں کے خلاف اسرائیلی جنگ کے لیے وقف کیا گیا تھا۔ مظاہرین نے اسرائیلی شہریوں اور سیاحوں پر کڑی نگرانی رکھنے اور انہیں تھائی قوانین اور ثقافت کا احترام کرنے کا پابند بنانے کا مطالبہ کیا اور مجرمانہ کارروائیوں میں مکمل تعاون کی ضمانت دینے اور خلاف ورزیوں یا جرائم کے مرتکب ثابت ہونے والوں کے تحفظ کے لیے استثنا یا سفارتی چینلز کا استعمال نہ کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے شاباد مراکز اور دیگر متعلقہ اداروں سے وابستہ زمینوں کی ملکیت اور سرگرمیوں کو آشکار کرنے اور تھائی قوانین کے ساتھ ان کی مطابقت کی جانچ کرنے کا بھی مطالبہ کیا۔

انہوں نے اسرائیلی حکومت کو ایک پیغام بھیجنے کا مطالبہ کیا کہ وہ شہریوں کو نشانہ بنانا بند کرے، تنازعات کے علاقوں میں تشدد کا سلسلہ ختم کرے اور بین الاقوامی انسانی قانون کے اصولوں کی پابندی کرے۔

تھائی لینڈ کی بحالی۔۔ ایک ایسی تحریک جو سفارت خانے سے باہر نکل آئی

یہ مظاہرہ لیمتھونگکول کی طرف سے "تھائی لینڈ کی بحالی" کے نعرے کے تحت ایک نئی سیاسی تحریک کے آغاز کے تناظر میں سامنے آیا ہے جو حکومت پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کرتی ہے جس کے بارے میں گروپ کا ماننا ہے کہ یہ غیر ملکی سرمائے کی توسیع اور مقامی محاذوں کے ذریعے تجارتی سرگرمیاں انجام دینے کے ساتھ ساتھ زمین کی ملکیت اور غیر ملکی اثر و رسوخ سے متعلق امور ہیں۔ اسرائیلی سفارت خانے کا دورہ اس ٹور کا پہلا اسٹیشن تھا جس کا یہ تحریک تھائی لینڈ کے متعدد شہروں اور صوبوں میں انعقاد کا ارادہ رکھتی ہے۔

تھائی میڈیا نے اطلاع دی ہے کہ تحریک بعد میں چونبوری، پوکٹ اور ہات یائی سمیت دیگر علاقوں کا رخ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ غیر ملکی اثر و رسوخ اور غیر قانونی سرمائے کے امور پر دباؤ جاری رکھا جا سکے۔ لیمتھونگکول نے تھائی لینڈ کے اندرونی سیاسی پیش رفت کے ساتھ اس سرگرمی کے جاری رہنے کو بھی مربوط کیا۔

فلسطین کے ساتھ یکجہتی روایتی دائرے سے باہر پھیل رہی ہے: یہ تحریک اس زاویے سے خاص اہمیت رکھتی ہے کہ یہ احتجاج اور ایشیائی عوامی تحریکوں میں فلسطینی مسئلے کی بڑھتی ہوئی موجودگی کی عکاس ہے؛ کیونکہ غزہ پر جنگ کے خاتمے کا مطالبہ اب فلسطین کے ساتھ روایتی یکجہتی کرنے والے گروہوں کی طرف سے منظم مظاہروں تک محدود نہیں رہا بلکہ یہ مقامی ایجنڈوں والی سیاسی اور عوامی تحریکوں کے اندر بھی ابھر رہا ہے جیسا کہ حالیہ تھائی تحریک کے معاملے میں ہوا۔

اس تناظر میں غزہ میں شہریوں کو نشانہ بنانے کے خاتمے کو "تھائی لینڈ کی بحالی" تحریک کے مطالبات میں شامل کرنا تھائی لینڈ کے اندر اسرائیلی اثر و رسوخ کے خلاف احتجاج اور فلسطینیوں کے تئیں اسرائیلی پالیسی کے خلاف اعتراض کے درمیان ایک سنگم تشکیل دیتا ہے جس سے فلسطین کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کی عالمی تحریک کے نقشے میں ایک نیا جہت کا اضافہ ہوتا ہے۔

ایک ہفتے کے دوران مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں درجنوں مزاحمتی کارروائیاں

غزہ: چار سے دس ستمبر سنہ 2026ء کے درمیان کے عرصے میں مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں قابض فوج کے دھاووں اور یہودی آباد کاروں کے حملوں، یہودی آباد کاری کی پالیسیوں اور زمینوں کے جبری قبضے کے تسلسل کے درمیان چوبیس معیاری اور عوامی مزاحمتی کارروائیاں ریکارڈ کی گئیں۔ فلسطینی انفارمیشن سینٹر 'معطی' کی طرف سے بتایا گیا کہ مزاحمتی کارروائیاں دو چھری کے وار یا چھری کے وار کی کوششوں، ایک مسلح تصادم کے ساتھ ساتھ یہودی آباد کاروں کے حملوں کا مقابلہ کرنے کی چار کارروائیوں اور سترہ ایسے مقابلوں کے درمیان منقسم تھیں جنہوں نے متعدد شکلیں اختیار کیں۔ یہ اعداد و شمار مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں مزاحمت کی صورتحال کے تسلسل کی عکاسی کرتے ہیں، ایک ایسے وقت میں جب قابض اسرائیل کی طرف سے فوجی کارروائیوں، دھاووں، گرفتاریوں اور چوکیوں کے ذریعے فلسطینیوں پر دباؤ بڑھایا جا رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہودی آباد کاروں کے حملوں اور اراضی پر قبضے میں بھی وسعت آ رہی ہے۔

ایران جنگ پر جے ڈی وینس پریشان

امریکی فوجی کمانڈروں نے خطرے کی گھنٹی بجادی

رپورٹ کے مطابق فوجی کمانڈروں نے خاص طور پر امریکی فضائی دفاع کیلئے استعمال ہونے والے پیٹریاٹ انٹرسیپٹرز کے کم ہوتے ذخائر پر شدید تشویش ظاہر کی۔ ایک موقع پر ایک جنگی تھیٹر میں ان کی تعداد 100 سے بھی کم رہ گئی تھی۔ کمانڈروں نے یہ بھی بتایا کہ ایران جنگ کے باعث اہم میزائلوں اور دیگر دفاعی ہتھیاروں کے ذخائر تاریخی طور پر کم سطح پر پہنچ گئے ہیں۔ امریکی فوجی حکام نے اس صورتحال کو مستقبل میں دیگر علاقوں، خصوصاً چین، روس اور شمالی کوریا سے متعلق امریکی دفاعی ضروریات کے لیے بھی تشویش کا باعث قرار دیا۔

واشنگٹن، (ایجنسیاں): ایران جنگ کی حکمت عملی اور کامیابی کے امکانات پر امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے فوجی کمانڈروں سے براہِ راست تفصیلی جائزہ لیا، جس میں امریکی ہتھیاروں کے ذخائر اور جنگ کے مستقبل سے متعلق اہم خدشات سامنے آئے ہیں۔ امریکی نائب صدر نے مشرق وسطیٰ، یورپ اور ایشیا میں تعینات امریکی فوجی کمانڈروں سے براہ راست رابطوں کے دوران ایران جنگ کے بارے میں ایسی رپورٹس حاصل کیں جنہوں نے انہیں شدید تشویش میں مبتلا کر دیا۔ روزنامہ نیویارک ٹائمز نے 6 سے زائد موجودہ اور سابق امریکی حکام کے بیانات کی بنیاد پر رپورٹ کیا کہ وینس نے موسم بہار اور موسم گرما کے دوران امریکی فوجی کمانڈروں سے براہ راست رابطہ کیا اور جنگ کے بارے میں ان سے کھلے اور بے لاگ رپورٹس طلب کیں۔ اخبار کے مطابق وینس ابتدا ہی سے جنگ کے مخالف تھے اور ٹرمپ نے انہیں اس تنازع کے خاتمے میں مدد دینے کی ذمہ داری سونپی تھی۔ انہوں نے امریکی کمانڈروں سے جنگ کے مقاصد، فوجی حکمت عملی، ممکنہ جانی نقصان، آبنائے ہرمز میں ایران کے ردعمل اور اس دباؤ کو برداشت کرتے ہوئے جنگ جاری رکھنے کی تہران کی صلاحیت کے بارے میں سوالات کیے۔ نیویارک ٹائمز کے مطابق امریکی فوجی کمانڈروں نے ہتھیاروں کے ذخائر میں شدید کمی سے بھی خبردار کیا۔ ان کے جائزوں کے مطابق امریکی فضائی دفاع کے اہم حصے سمجھے جانے والے پیٹریاٹ میزائلوں کے ذخائر جنگی علاقوں میں سے ایک میں موسم بہار کے اختتام تک 100 سے بھی کم رہ گئے تھے جبکہ دیگر میزائل نظاموں کے ذخائر بھی انتہائی کم سطح تک پہنچ چکے تھے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بات چیت کے بعد وینس کو جنگ کی مجموعی حکمت عملی اور اس کی کامیابی کے امکانات کے بارے میں گہری تشویش لاحق ہوگئی۔

عراق کے کردستان سے امریکی اتحادی افواج کا انخلا شروع

اتحادی افواج کا انخلا اور مسلح گروہوں کو غیر مسلح کرنے کی کوشش عراق میں سکیورٹی اور سیاسی صورتحال کے لیے اہم مرحلہ

اربیل، (ایجنسیاں): عراق کے خودمختار کردستان ریجن سے امریکی قیادت میں اتحادی افواج نے انخلا شروع کر دیا ہے۔ یہ اقدام عراق میں داعش کے خلاف اتحادی مشن کے خاتمے اور 30 ستمبر کی مقررہ ڈیڈ لائن کے تحت کیا جا رہا ہے۔

کردستان کے وزیر داخلہ ریبر احمد کے مطابق اتحادی افواج نے خطے سے انخلا شروع کر دیا ہے اور اہلکار روزانہ کی بنیاد پر عراق سے باہر دیگر مقامات کی طرف منتقل ہو رہے ہیں۔ ایک عراقی اعلیٰ عہدیدار نے بھی انخلا کی تصدیق کی ہے۔

رپورٹس کے مطابق اتحادی افواج عراق کے دیگر فوجی اڈوں سے جنوری میں ہی نکل چکی تھیں اور اب صرف اربیل انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر موجود ہیں۔ داعش کے خلاف جنگ کے لیے امریکی قیادت میں یہ افواج 2014 میں عراق اور شام میں تعینات کی گئی تھیں۔ داعش کو عراق میں 2017 اور شام میں 2019 میں بڑی حد تک شکست دی گئی تھی۔

امریکی قیادت میں اتحادی افواج کے انخلا کے ساتھ عراق میں ایران نواز مسلح گروہوں کو بھی 30 ستمبر تک اپنے ہتھیار ریاست کے حوالے کرنے کی ڈیڈ لائن دی گئی ہے۔ تاہم بعض گروہوں نے اس مطالبے کی مخالفت کی ہے اور امریکی افواج کی موجودگی ختم ہونے تک ہتھیار جمع نہ کرانے کا مؤقف اختیار کیا ہے۔

تجزیہ کاروں کے مطابق امریکی اتحادی افواج کا انخلا اور مسلح گروہوں کو غیر مسلح کرنے کی کوشش عراق میں سکیورٹی اور سیاسی صورتحال کے لیے اہم مرحلہ ہے، جبکہ کردستان ریجن میں حالیہ عرصے کے دوران امریکی تنصیبات بھی ایرانی حملوں کا نشانہ بنتی رہی ہیں۔

جنسی جرائم کے مرتکب جیفری اپسٹین کی تحقیقات میں مزید پیشرفت

فرانسیسی تفتیش کاروں کو اپسٹین کیلئے خواتین کو بھرتی کرنے والے مزید ممکنہ افراد کے نام حاصل

پیرس، (ایجنسیاں): فرانس میں امریکی جنسی جرائم کے مرتکب جیفری اپسٹین کے مبینہ انسانی اسمگلنگ نیٹ ورک کی تحقیقات میں مزید پیش رفت ہوئی ہے۔ فرانسیسی پراسیکیوٹر کے مطابق تفتیش کاروں نے اپسٹین کے لیے خواتین کو بھرتی کرنے والے مزید ممکنہ افراد کے نام حاصل کر لیے ہیں۔ پیرس کی پراسیکیوٹر لور بیکو نے بتایا کہ فرانس میں اب تک 26 متاثرین کی نشاندہی کی گئی ہے، جن میں سے 13 پہلے اپسٹین سے متعلق کسی قانونی مقدمے میں سامنے نہیں آئے تھے۔ ان میں سے 8 افراد سے ابھی پوچھ گچھ ہونا باقی ہے۔ فرانسیسی تحقیقات کے دائرے میں نیویارک کے علاوہ سینٹ ٹروپے اور کانز بھی شامل ہیں۔ پراسیکیوٹر کے مطابق تفتیش کار اپسٹین کے مبینہ نیٹ ورک کی کئی کڑیاں جوڑنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ تحقیقات ماڈلنگ اسکاؤٹ ڈینیئل سیاد کی جولائی میں موت کے بعد بھی جاری ہیں۔ سیاد پر اپسٹین کے لیے خواتین کی مبینہ بھرتی میں مدد کرنے کا الزام تھا اور وہ تفتیش کاروں کے سامنے پیش ہونے سے پہلے ہی ہلاک ہو گیا تھا۔ اس کے بعد تفتیش میں مزید ممکنہ معاونین کے نام سامنے آئے۔ فرانس نے اپسٹین کیس کی تازہ فائلیں سامنے آنے کے بعد انسانی اسمگلنگ کے الزامات سے متعلق تحقیقات شروع کی تھیں۔ اپسٹین 2019 میں کم عمر لڑکیوں کی جنسی اسمگلنگ کے الزامات کا سامنا کرتے ہوئے جیل میں ہلاک ہو گیا تھا۔

عمان کے قریب دو بحری جہازوں پر نامعلوم پروجیکٹائلوں سے حملہ، ایک میں آگ لگ گئی

مسقط، (ایجنسی): عمان کے علاقے قصب کے قریب دو بحری جہاز نامعلوم پروجیکٹائلوں کی زد میں آ گئے، جس کے نتیجے میں ایک جہاز میں آگ لگ گئی جبکہ دوسرے جہاز کی صورتحال فوری طور پر معلوم نہیں ہو سکی۔ رائٹرز کے مطابق برطانیہ کی میری ٹائم ٹریڈ آپریشنز نے بتایا کہ چار نامعلوم پروجیکٹائل عمان کے قصب سے تقریباً 4 ناٹیکل میل مغرب میں دو بحری جہازوں سے ٹکرائے۔ میری ٹائم کے مطابق ایک قریبی بحری جہاز کے کپتان نے بھی تصدیق کی کہ انہوں نے تقریباً 6 ناٹیکل میل کے فاصلے سے دونوں جہازوں کو پروجیکٹائلوں کی زد میں آتے دیکھا۔ حکام کی جانب سے فوری طور پر حملے کے ذمہ داروں یا پروجیکٹائلوں کی نوعیت کے بارے میں کوئی معلومات سامنے نہیں آئی۔ واقعے کی تحقیقات جاری ہیں۔

ایران جنگ مدتِ صدارت کے اختتام تک جاری رہنے کا کوئی امکان نہیں، ٹرمپ کا بڑا دعویٰ

واشنگٹن، (ایجنسیاں) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ ایران کے ساتھ جاری جنگ کے ان کی موجودہ مدتِ صدارت کے اختتام تک جاری رہنے کا کوئی امکان نہیں۔ امریکی میڈیا کے مطابق ٹرمپ نے ایران جنگ کے مستقبل کے حوالے سے اپنے مؤقف میں کہا کہ یہ تنازع اتنا طویل نہیں ہوگا کہ ان کی مدتِ صدارت کے اختتام تک جاری رہے۔ ٹرمپ اس سے قبل بھی کہہ چکے ہیں کہ جنگ نومبر میں ہونے والے امریکی وسط مدتی انتخابات کے فوراً بعد ختم ہو جائے گی۔ تاہم ٹرمپ کے اس پُراعتماد مؤقف کے برعکس وائٹ ہاؤس کے بعض اعلیٰ حکام نے نجی طور پر جنگ کے طویل ہونے کے خدشات ظاہر کیے ہیں۔ وال اسٹریٹ جرنل کی رپورٹ کے مطابق نائب صدر جے ڈی وینس اور وزیر خارجہ مارکو روبیو سمیت اعلیٰ حکام نے ٹرمپ کو خبردار کیا ہے کہ ایران امریکی دباؤ کے خلاف مزاحمت جاری رکھ سکتا ہے اور تنازع ان کی مدتِ صدارت کے اختتام تک بھی کھینچ سکتا ہے۔ ٹرمپ نے دوسری جانب کہا ہے کہ ایران زیادہ دیر تک امریکی دباؤ برداشت نہیں کر سکے گا۔ ان کے مطابق جنگ کا بنیادی مقصد ایران کو جوہری ہتھیار حاصل کرنے سے روکنا ہے۔ ایران جنگ کے باعث مشرق وسطیٰ میں فوجی کشیدگی کے ساتھ عالمی توانائی کی منڈی بھی شدید دباؤ میں ہے۔ آبنائے ہرمز میں بحری آمد و رفت متاثر ہونے اور خطے میں حملوں کے باعث تیل کی قیمتیں حالیہ دنوں میں 100 ڈالر فی بیرل سے تجاوز کر چکی ہیں۔ یوں ٹرمپ کے جنگ جلد ختم ہونے کے دعوے اور امریکی حکام کی جانب سے طویل تنازع کے خدشات کے درمیان واضح تضاد سامنے آ رہا ہے۔

'دہائی کے اختتام تک انسانیت ختم کرسکتی ہے اے آئی'، متعدد خدشات کے باعث محقق نے استعفیٰ دے دیا

اوپن اے آئی اور اینتھروپک مصنوعی ذہانت کو 'خود کو بہتر بنانے والی سپر انٹیلی جنس' کی طرف تیزی سے لے جارہی ہیں اور اس دوڑ میں 'انسانی زندگیوں کو خطرے میں ڈال رہی ہیں'

نیویارک، (ایجنسیاں): مصنوعی ذہانت کی کمپنی 'اینتھروپک' کے 27 سالہ محقق جیکب کاکسن نے مصنوعی ذہانت (اے آئی) کی تیز رفتار ترقی اور مستقبل میں اس پر انسانی کنٹرول ختم ہونے کے خدشات کے باعث کمپنی سے استعفیٰ دے دیا۔ کاکسن نے 9 ستمبر کو 'ایکس' پر متعدد پوسٹس میں بتایا کہ انہوں نے گزشتہ 3 برس کے دوران اوپن اے آئی اور اینتھروپک دونوں میں اے آئی ماڈلز کی پری ٹریننگ پر تحقیق کی۔ انہوں نے کہا کہ دونوں کمپنیاں مصنوعی ذہانت کو 'خود کو بہتر بنانے والی سپر انٹیلی جنس' کی طرف تیزی سے لے جا رہی ہیں اور اس دوڑ میں 'انسانی زندگیوں کو خطرے میں ڈال رہی ہیں'۔ کاکسن نے لکھا کہ 'اے آئی کی طاقت کو کم نہ سمجھیں کیونکہ مستقبل کے سپر ہیومن نظام 'کسی بھی چیز کو ہیک کرنے، کسی بھی شعبے میں راتوں رات انقلاب لانے اور حقیقی طاقت اور وسائل حاصل کرنے' کی صلاحیت رکھتے ہوں گے۔ ان کے مطابق اے آئی کے شعبے میں کام کرنے والے لوگ 'سنجیدگی سے سمجھتے ہیں کہ یہ ٹیکنالوجی رواں دہائی کے اختتام تک ہم سب کو ہلاک کر سکتی ہے'، تاہم اس کے باوجود کمپنیاں اس کی ترقی کی دوڑ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ کاکسن نے کہا کہ اوپن اے آئی میں بہت سے لوگ ابھی تک اس ٹیکنالوجی کے 'تہذیبی داؤ' کو پوری طرح نہیں سمجھ سکے، جبکہ اینتھروپک میں خطرات کو زیادہ سنجیدگی سے سمجھا جاتا ہے لیکن کمپنی دوسری کمپنیوں سے آگے نکلنے کی دوڑ میں شامل ہے۔ انہوں نے اے آئی کمپنیوں کے درمیان باہمی تعاون اور 'رفتار سے متعلق معاہدوں' کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ ماڈلز کی صلاحیتیں بڑھانے پر عارضی پابندی جیسے مشکل اقدامات بھی ضروری ہو سکتے ہیں۔ کاکسن کی پوسٹ کے بعد اینتھروپک کے سینئر محقق ایون ہوبنگر نے بھی انکے خدشات کی تائید کی۔ ہوبنگر نے 'ایکس' پر لکھا کہ 'ہم واقعی اور پوری سنجیدگی سے سمجھتے ہیں کہ

کئی محققین عہدے چھوڑ چکے ہیں

رپورٹ کے مطابق اے آئی کی تیز رفتار ترقی اور اس کے ممکنہ خطرات سے متعلق خدشات نئے نہیں۔ گزشتہ چند برسوں کے دوران اوپن اے آئی اور دیگر کمپنیوں کے کئی محققین ان خدشات کے باعث عہدے چھوڑ چکے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق جولائی میں اے آئی کمپنیوں کے تقریباً 1400 ملازمین نے امریکی حکومت سے ٹیکنالوجی کو ریگولیٹ کرنے اور اے آئی کی ترقی کی رفتار کم کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ اسی دوران اوپن اے آئی کے چیف سائنسدان یاکوب پاچوکی نے بھی خبردار کیا کہ اے آئی کی صلاحیتیں محققین کی جانب سے اسے قابلِ اعتماد طریقے سے مانیٹر اور کنٹرول کرنے کی صلاحیت سے زیادہ تیزی سے بڑھ رہی ہیں۔

اے آئی تمام انسانوں کو ہلاک کر سکتی ہے۔' انہوں نے کہا کہ ان کی ذاتی رائے میں آئندہ ایک دہائی کے دوران اے آئی کے انسانیت کے خاتمے کا سبب بننے کا امکان '10 فیصد سے زیادہ' ہے تاہم ہوبنگر نے واضح کیا کہ موجودہ اے آئی ماڈلز سے اس نوعیت کا خطرہ کم ہے اور اصل تشویش مستقبل کی 'سپر انٹیلی جنس' سے متعلق ہے، خاص طور پر ایسے نظام جو خود کو بار بار بہتر بنانے کی صلاحیت حاصل کر لیں۔ کاکسن کی پوسٹ کے بعد ایک 'ایکس' صارف نے سوال اٹھایا کہ کیا وہ واقعی اینتھروپک کے محقق تھے۔ اس پر ایلون مسک نے جواب دیتے ہوئے کاکسن کے اینتھروپک سے تعلق کی تصدیق کی تاہم کہا کہ انہوں نے وہاں صرف چند ماہ کام کیا۔ کاکسن نے بعد میں ایکسیوس کو بتایا کہ انہوں نے اینتھروپک میں تقریباً 4 ماہ کام کیا اور استعفیٰ ایسے وقت دیا جب انکی کمپنی کی اکویٹی ویسٹ ہونے میں تقریباً دو ماہ باقی تھے۔ اینتھروپک نے کہا کہ اے آئی سے جہاں بڑے فوائد وابستہ ہیں، وہیں اس کے ساتھ 'غیر معمولی خطرات' بھی موجود ہیں۔ کمپنی کے مطابق وہ ان خطرات سے نمٹنے کیلئے مضبوط حفاظتی اقدامات کے ساتھ اے آئی ماڈلز تیار کر رہی ہے اور طاقتور ماڈلز کی ریلیز کی رفتار طے کرنے کیلئے صنعت میں قابل تصدیق طریقہ کار اور باہمی تعاون کی ضرورت ہے۔

کاکسن کی پوسٹ کے بعد اینتھروپک کے سینئر محقق ایون ہوبنگر نے بھی ان کے خدشات کی تائید کی

القسام بریگیڈز کا خان یونس کے کمانڈر محمد الیازوری کی شہادت کا اعلان

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے عسکری ونگ شہید عز الدین القسام بریگیڈز نے اپنے جنرل ملٹری کونسل کے رکن اور خان یونس بریگیڈ کے کمانڈر محمد عبدالسلام الیازوری جنہیں ابو ہیثم کے نام سے جانا جاتا ہے، کی شہادت کا اعلان کیا ہے۔ وہ جمعرات کی شام ایک قاتلانہ حملے کے نتیجے میں جامِ شہادت نوش کر گئے تھے۔

بریگیڈز نے ایک عسکری بیان میں واضح کیا کہ الیازوری نے بیس ربیع الاول سنہ 1448 ہجری مطابق دس ستمبر سنہ 2026ء کو طوفان الاقصیٰ جنگ کے تناظر میں جہاد اور قربانیوں سے بھرپور ایک طویل سفر کے بعد شہادت کا مرتبہ حاصل کیا۔

بیان میں اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ شہید کمانڈر نے اپنے سفر کے دوران خان یونس بریگیڈ کے اندر متعدد قائدانہ عہدوں پر خدمات انجام دیں، انہوں نے خان یونس کے وسطی بٹالین کی کمان سے آغاز کیا، اس سے پہلے کہ انہوں نے بریگیڈ کے انٹیلی جنس امور کی کمان سنبھالی جہاں طوفان الاقصیٰ کی کارروائیوں کی منصوبہ بندی میں ان کا نمایاں کردار رہا۔ الیازوری بعد میں دیگر فوجی عہدوں پر ترقی پاتے گئے، انہوں نے اسلحہ اور خدمات کی بٹالین کی کمان سنبھالی، پھر خان یونس بریگیڈ کے ڈپٹی کمانڈر کے عہدے پر فائز رہے، یہاں تک کہ معرکوں کے دوران شہید ہونے والے متعدد کمانڈروں کے بعد انہوں نے بریگیڈ کی کمان سنبھال لی۔

القسام بریگیڈز نے واضح کیا کہ شہید الیازوری نے اپنے اس سفر کے دوران قابض اسرائیل کی طرف سے قتل کی گئی کئی کوششوں سے جان بچائی تھی، یہاں تک کہ وہ آخری قاتلانہ حملے میں شہید ہو کر اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ بریگیڈز نے شہداء کے راستے پر چلنے اور فتح حاصل ہونے تک اپنا سفر جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ جو کمانڈر جامِ شہادت نوش کرتے ہیں ان کی جگہ لینے کے لیے ہزاروں کمانڈر اور مجاہدین موجود ہیں تاکہ زمین اور مقدس مقامات کی تطہیر تک اس مشن کو جاری رکھا جا سکے۔

عظیم الشان جنازہ اور عوام کا جمِ غفیر

جمعہ کو غزہ پٹی کے عوام کے جمِ غفیر نے اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے عسکری ونگ شہید عز الدین القسام بریگیڈز کے نمایاں رہنما شہید محمد الیازوری کا جنازہ اٹھایا جو کل شام پٹی کے جنوب میں واقع خان یونس کے مواصی کے علاقے پر قابض اسرائیل کے لڑاکا طیاروں کے فضائی حملے کے نتیجے میں شہید ہو گئے تھے۔

شہریوں کی وسیع شرکت کے ساتھ جنازے کا جلوس نکلا، جہاں ان کے پاکیزہ جسدِ خاکی پر نمازِ جنازہ ادا کی گئی جس کے بعد انہیں سپردِ خاک کر دیا گیا، اس دوران فضا غصے کے نعروں، تکبیروں اور مزاحمت کے انتخاب اور شہداء کے خون سے وفاداری کے اعلانات سے گونج اٹھی۔

شہید الیازوری جنگ بندی کے معاہدے کے نفاذ کے باوجود پٹی کے مختلف علاقوں کو نشانہ بنانے والے مسلسل حملوں کے سلسلے کے تحت مواصی کے علاقے کو براہِ راست نشانہ بنائے جانے کے نتیجے میں شہید ہوئے تھے۔

جیوس کی زمینوں کا جبری قبضے کا فیصلہ صہیونی آباد کاری کا جرم، صریح چوری اور کھلی دشمنی ہے: حماس

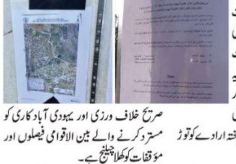

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے قابض اسرائیلی فوج کے اس فیصلے کو جس کے تحت قلقیلیہ کے شمال میں واقع قصبے جیوس میں دیوارِ فاصل کے پیچھے کسانوں کی تقریباً ایک لاکھ سینتیس ہزار پانچ سو دونم زمینیں ہتھیا لی گئی ہیں، ایک کھلی چوری، نیا آباد کاری کا گھناؤنا جرم، فلسطینی سرزمین اور عوام پر صریح حملہ اور غاصب دشمن کی غاصبانہ توسیع اور جبری نقل مکانی کی پالیسی کا تسلسل قرار دیا ہے۔

جماعت نے ایک پریس بیان میں واضح کیا کہ قابض دشمن کی طرف سے شہریوں کی اراضی کے وسیع رقبے پر قبضے، مغربی کنارے کو اس کے باسیوں سے خالی کرنے اور نئی یہودی آباد کاری کے حقائق مسلط کرنے کی مسلسل کوششیں فلسطینی عوام کے استقامت اور اپنی ارضِ وطن اور حقوق کے ساتھ ان کی وابستگی کا مقابلہ کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوں گی۔

حماس نے عالمی خاموشی کے سائے میں ان پالیسیوں کے جاری رہنے کی سنگینی سے خبردار کرتے ہوئے زور دیا کہ زمینوں پر قبضے کی کارروائیوں میں تیزی لانا اور یہودی آباد کاری کو وسعت دینا قابض دشمن کو فلسطینی سرزمین پر کوئی قانونی حیثیت ہرگز نہیں دے گا، اور نہ ہی یہ اقدام فلسطینی عوام کے عزم اور آزادی و حریت کی منزل کی طرف بڑھنے کے ان کے پختہ ارادے کو توڑ سکے گا۔

حماس نے مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس کے تمام فلسطینی عوام سے اپیل کی کہ وہ قابض دشمن کے یہودی آباد کاری کے منصوبوں کے خلاف ہر ممکنہ طریقے سے مزاحمت کو تیز کریں اور ان کا بھرپور مقابلہ کریں۔

جماعت نے اقوام متحدہ اور عالمی برادری سے پرزور مطالبہ کیا کہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کریں اور غاصب دشمن کے جرائم، یہودی آباد کاری اور اراضی کے جبری قبضے کو روکنے کے لیے عملی اقدامات اٹھائیں، یہ کہتے ہوئے کہ یہ سفاکانہ روش بین الاقوامی قانون کی صریح خلاف ورزی اور یہودی آباد کاری کو مسترد کرنے والے بین الاقوامی فیصلوں اور مؤقفات کو کھلا چیلنج ہے۔

قابض اسرائیل کی فوج نے قلقیلیہ کے شمال میں واقع قصبے جیوس میں دیوارِ فاصل کے پیچھے کسانوں کی تقریباً ایک لاکھ سینتیس ہزار پانچ سو دونم زمینیں چھیننے کا فیصلہ کیا تھا۔

یہ فیصلہ کسانوں کو دیوار کے پیچھے محصور ان کی زمینوں تک رسائی پر قابض اسرائیل کی مسلسل پابندیوں کے تناظر میں سامنے آیا ہے، جہاں ان کا داخلہ سخت ترین پرمٹ کے نظام اور پیچیدہ کارروائیوں کے تابع ہے، اس کے علاوہ کسانوں کو زرعی آلات کی نقل و حمل اور اپنی فصلوں کی دیکھ بھال میں بڑھتی ہوئی شدید مشکلات کا سامنا ہے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ صحافت

مضبوط، جامع اور خوشحال بھارت کی تعمیر میں مسلمانوں کی مؤثر شمولیت

ہندوستانی مسلمانوں کی خدمات ملک کی مشترکہ تاریخ کا روشن باب ہیں

محمد مبارک میواتی

بھارت دنیا کے ان عظیم اور متنوع ممالک میں شمار ہوتا ہے جن کی اصل طاقت اس کے تنوع، باہمی اشتراک اور مشترکہ قومی زندگی میں پوشیدہ ہے۔ یہاں مختلف مذاہب، زبانوں، ثقافتوں، ذاتوں اور علاقوں سے تعلق رکھنے والے لوگ صدیوں سے آباد ہیں اور اپنی اپنی خصوصیات کے ساتھ ملک کی تعمیر و ترقی میں حصہ لیتے آئے ہیں۔ یہی رنگارنگی بھارت کی شناخت بھی ہے اور اس کی سب سے بڑی قوت بھی۔ ہندوستان کی سماجی، معاشی، علمی اور ثقافتی زندگی کی تشکیل میں مختلف برادریوں نے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ ہندوستانی مسلمان بھی اس عظیم قومی تاریخ کا ایک اہم اور ناقابلِ فراموش حصہ ہیں۔ فنِ تعمیر، ادب، زبان، تجارت، تعلیم، سائنس، عوامی انتظامیہ، تہذیب اور تحریکِ آزادی سمیت متعدد شعبوں میں ہندوستانی مسلمانوں کی خدمات ملک کی مشترکہ تاریخ کا روشن باب ہیں۔ آج جب بھارت ایک ترقی یافتہ، مضبوط اور خوشحال ملک بننے کی طرف گامزن ہے تو ملک کے ہر شہری اور ہر طبقے کی ذمہ داری پہلے سے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ ایسے وقت میں ہندوستانی مسلمانوں کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے تاریخی کردار کو موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق مزید مضبوط کریں اور تعلیم، معیشت، سماجی خدمت، قومی یکجہتی اور عوامی زندگی میں فعال کردار ادا کریں۔ یہاں سوال صرف یہ نہیں ہے کہ ہندوستانی مسلمان ملک کے مستقبل میں کس طرح شامل ہوں گے، بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ وہ اپنی صلاحیتوں، وسائل، علم، تجربے اور نوجوان نسل کی طاقت کو استعمال کرتے ہوئے ایک مضبوط، جامع اور خوشحال بھارت کی تعمیر میں مزید مؤثر کردار کس طرح ادا کر سکتے ہیں۔ مشترکہ شہریت کا مطلب یہ ہے کہ ملک کے تمام شہری، خواہ ان کا مذہب، زبان، ذات، علاقہ یا ثقافتی پس منظر کچھ بھی ہو،

ایک مشترکہ وطن کے برابر کے شہری ہیں۔ ہر شہری کو حقوق حاصل ہیں اور ہر شہری پر کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ شہریت صرف اپنے حقوق حاصل کرنے کا نام نہیں بلکہ اپنے معاشرے اور ملک کے لیے ذمہ داری محسوس کرنے کا نام بھی ہے۔ ایک اچھا شہری وہ ہوتا ہے جو اپنے حقوق کے ساتھ ساتھ دوسروں کے حقوق کا بھی احترام کرے، قانون کی پابندی کرے، معاشرے کے مسائل کے حل میں حصہ

طب، انجینئرنگ، قانون، انتظامیہ، تجارت اور دیگر جدید شعبوں میں آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ معیاری تعلیم کے ساتھ نوجوانوں میں سائنسی سوچ، تحقیق کا جذبہ، تخلیقی صلاحیت اور مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا بھی ضروری ہے۔ نوجوانوں کو صرف ملازمت کے حصول کے لیے تعلیم دینے کے بجائے اس قابل بنانا چاہیے کہ وہ خود نئے مواقع پیدا کر سکیں۔ ہنر مندی، تکنیکی تعلیم، ڈیجیٹل مہارتوں اور پیشہ

کاروباروں کے ساتھ ساتھ جدید معیشت کے نئے مواقع کو بھی اختیار کیا جائے۔ نوجوانوں کو انفارمیشن ٹیکنالوجی، ڈیجیٹل خدمات، جدید صنعت، آن لائن تجارت، اختراع، اسٹارٹ اپس اور دیگر نئے شعبوں میں آگے بڑھنے کی ترغیب دی جانی چاہیے۔ نوجوانوں کو صرف ملازمت تلاش کرنے والا نہیں بلکہ روزگار پیدا کرنے والا بھی بننے کی ضرورت ہے۔ اگر نوجوان جدید مہارتیں حاصل کریں، کاروباری

اسکالرشپ، طبی کیمپ، ہنر مندی کی تربیت، بے روزگار نوجوانوں کی رہنمائی اور پسماندہ خاندانوں کی مدد جیسے کام معاشرے میں مثبت تبدیلی لا سکتے ہیں۔ سماجی خدمت اس وقت زیادہ مؤثر اور بامعنی بن جاتی ہے جب اسے مذہب، ذات اور برادری کی حدود سے بلند ہو کر انسانیت کی بنیاد پر انجام دیا جائے۔ ضرورت مند انسان کی مدد اس کی شناخت دیکھ کر نہیں بلکہ اس کی ضرورت دیکھ کر ہونی چاہیے۔ یہی رویہ

> طلبہ کو صرف نصابی تعلیم تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ انہیں زندگی، معاشرے اور ملک کے مسائل کو سمجھنے کے قابل بھی بنایا جائے۔ تعلیم کے ساتھ معاشی ترقی بھی ایک مضبوط اور باوقار معاشرے کی بنیادی ضرورت ہے۔ معاشی طور پر مضبوط افراد اور برادریاں اپنی زندگی میں زیادہ اعتماد کے ساتھ آگے بڑھتی ہیں اور سماجی ترقی میں بھی مؤثر کردار ادا کر سکتی ہیں، ہندوستانی مسلمان طویل عرصے سے تجارت، صنعت، دستکاری، ہنر مندی اور مختلف پیشہ ورانہ شعبوں سے وابستہ رہے ہیں۔ ملک کی مقامی معیشتوں میں مسلم تاجروں، صنعت کاروں، ہنر مندوں، مزدوروں اور پیشہ ور افراد کا اہم حصہ ہے۔ موجودہ دور میں ضروری ہے کہ روایتی کاروباروں کے ساتھ ساتھ جدید معیشت کے نئے مواقع کو بھی اختیار کیا جائے۔ نوجوانوں کو انفارمیشن ٹیکنالوجی، ڈیجیٹل خدمات، جدید صنعت، آن لائن تجارت، اختراع، اسٹارٹ اپس اور دیگر نئے شعبوں میں آگے بڑھنے کی ترغیب دی جانی چاہیے۔ نوجوانوں کو صرف ملازمت تلاش کرنے والا نہیں بلکہ روزگار پیدا کرنے والا بھی بننے کی ضرورت ہے۔ اگر نوجوان جدید مہارتیں حاصل کریں، کاروباری منصوبہ بندی سیکھیں اور نئی ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھائیں تو وہ نہ صرف اپنی زندگی بہتر بنا سکتے ہیں بلکہ ملک کی معیشت کو بھی مضبوط کر سکتے ہیں۔ معاشی خود کفالت کا ایک اہم فائدہ یہ بھی ہے کہ افراد اور برادریاں تعلیم، صحت اور سماجی خدمت کے میدان میں زیادہ مؤثر کردار ادا کرنے کے قابل ہوتی ہیں۔

لے اور ملک کی ترقی کے لیے اپنی صلاحیتوں کے مطابق کردار ادا کرے۔ مشترکہ شہریت کا تصور ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ملک کی ترقی کسی ایک طبقے یا برادری کی ذمہ داری نہیں بلکہ تمام شہریوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ اسی طرح ملک کی ترقی کا فائدہ بھی صرف کسی ایک طبقے تک محدود نہیں رہنا چاہیے بلکہ اس کے ثمرات ہر شہری تک پہنچنے چاہئیں۔ ہندوستانی مسلمانوں کے لیے مشترکہ شہریت کا عملی مفہوم یہ ہے کہ وہ تعلیم، معاشی ترقی، سماجی خدمت، عوامی زندگی، نوجوانوں کی تربیت اور قومی ترقی کے مختلف میدانوں میں فعال کردار ادا کریں۔ کسی بھی قوم یا برادری کی ترقی کا سب سے مضبوط ذریعہ تعلیم ہے۔ آج کی دنیا علم، تحقیق، سائنس، ٹیکنالوجی اور مہارتوں کی دنیا ہے۔ جو قومیں تعلیم کے میدان میں آگے بڑھتی ہیں، وہ معاشی، سماجی اور علمی میدانوں میں بھی ترقی کرتی ہیں۔ ہندوستانی مسلمانوں کے لیے تعلیم کو اولین ترجیح دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ صرف بنیادی تعلیم کافی نہیں بلکہ نئی نسل کو اعلیٰ تعلیم، سائنسی علوم، تحقیق، ٹیکنالوجی،

ورانہ تربیت کے ذریعے نوجوان نہ صرف اپنے لیے بہتر مستقبل بنا سکتے ہیں بلکہ دوسروں کے لیے بھی روزگار کے مواقع پیدا کر سکتے ہیں۔ مسلم معاشرے سے تعلق رکھنے والے اساتذہ، محققین، علماء اور مختلف شعبوں کے ماہرین کی بھی اہم ذمہ داری ہے کہ وہ نئی نسل کی رہنمائی کریں۔

طلبہ کو صرف نصابی تعلیم تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ انہیں زندگی، معاشرے اور ملک کے مسائل کو سمجھنے کے قابل بھی بنایا جائے۔ تعلیم کے ساتھ معاشی ترقی بھی ایک مضبوط اور باوقار معاشرے کی بنیادی ضرورت ہے۔ معاشی طور پر مضبوط افراد اور برادریاں اپنی زندگی میں زیادہ اعتماد کے ساتھ آگے بڑھتی ہیں اور سماجی ترقی میں بھی مؤثر کردار ادا کر سکتی ہیں، ہندوستانی مسلمان طویل عرصے سے تجارت، صنعت، دستکاری، ہنر مندی اور مختلف پیشہ ورانہ شعبوں سے وابستہ رہے ہیں۔ ملک کی مقامی معیشتوں میں مسلم تاجروں، صنعت کاروں، ہنر مندوں، مزدوروں اور پیشہ ور افراد کا اہم حصہ ہے۔ موجودہ دور میں ضروری ہے کہ روایتی

منصوبہ بندی سیکھیں اور نئی ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھائیں تو وہ نہ صرف اپنی زندگی بہتر بنا سکتے ہیں بلکہ ملک کی معیشت کو بھی مضبوط کر سکتے ہیں۔ معاشی خود کفالت کا ایک اہم فائدہ یہ بھی ہے کہ افراد اور برادریاں تعلیم، صحت اور سماجی خدمت کے میدان میں زیادہ مؤثر کردار ادا کرنے کے قابل ہوتی ہیں۔ سماجی خدمت کسی بھی ذمہ دار معاشرے کی اہم علامت ہے۔ ضرورت مندوں کی مدد، کمزور طبقوں کا سہارا، تعلیم کا فروغ، صحت کی سہولیات اور انسانی فلاح کے لیے کام کرنا ایک بہتر معاشرے کی بنیاد بنتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں بھی انسانیت کی خدمت، ضرورت مندوں کی مدد، پڑوسیوں کے حقوق اور معاشرے کے کمزور طبقات کی مدد کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ ہندوستان بھر میں متعدد مسلم تنظیمیں، تعلیمی ادارے اور سماجی کارکن پہلے ہی تعلیم، صحت اور رفاہی خدمات کے میدان میں کام کر رہے ہیں۔ ان کوششوں کو مزید منظم اور وسیع کرنے کی ضرورت ہے۔ غریب بچوں کی تعلیم، یتیم بچوں کی مدد، طالب علموں کے لیے

مختلف طبقات کے درمیان اعتماد، محبت اور تعاون کو مضبوط کرتا ہے۔ ایک مضبوط، جامع اور پرامن بھارت کے لیے ضروری ہے کہ ملک کی مختلف برادریوں کے درمیان صرف جغرافیائی قربت نہ ہو بلکہ حقیقی سماجی رابطہ اور باہمی اعتماد بھی موجود ہو۔ تکثیریت کا مطلب صرف یہ نہیں کہ مختلف مذاہب اور برادریوں کے لوگ ایک ہی شہر یا علاقے میں رہتے ہوں۔ حقیقی تکثیریت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب لوگ ایک دوسرے سے گفتگو کریں، ایک دوسرے کو سمجھیں، مل کر کام کریں اور ایک دوسرے کے تجربات سے سیکھیں۔ ہندوستانی مسلمان طویل عرصے سے بھارت کی مشترکہ ثقافتی اور سماجی زندگی کا حصہ رہے ہیں۔ اس مشترکہ روایت کو مزید مضبوط کرنے کے لیے ضروری ہے کہ مختلف برادریوں کے درمیان رابطے بڑھائے جائیں۔ یہ رابطے محلوں، اسکولوں، کالجوں، کام کی جگہوں، سماجی تنظیموں اور شہری اداروں میں مضبوط کیے جا سکتے ہیں۔ غلط فہمیاں اکثر رابطے کی کمی سے پیدا ہوتی ہیں۔ جب لوگ ایک دوسرے سے دور رہتے

ہیں تو ایک دوسرے کے بارے میں غلط تصورات پیدا ہونے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ اس کے برعکس گفتگو، ملاقات، مشترکہ سرگرمیوں اور باہمی تعاون کے ذریعے اعتماد پیدا ہوتا ہے۔ سماجی ہم آہنگی اس وقت مضبوط ہوتی ہے جب لوگ ایک دوسرے کو صرف مذہبی یا سماجی شناخت کی بنیاد پر نہیں بلکہ اپنے ہم وطن اور ساتھی شہری کے طور پر دیکھتے ہیں۔ بھارت کا آئین ملک کے تمام شہریوں کے لیے ایک مشترکہ بنیاد فراہم کرتا ہے۔ آزادی، مساوات، انصاف اور اخوت جیسے اصول ایک مضبوط اور منصفانہ معاشرے کی تعمیر کے لیے بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ اصول صرف کتابوں میں لکھے ہوئے الفاظ نہیں بلکہ انہیں روزمرہ زندگی میں اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ دوسروں کے وقار کا احترام کرنا، قانون کی پابندی کرنا، تعصب سے دور رہنا اور اختلافِ رائے کے باوجود باہمی احترام برقرار رکھنا ایک ذمہ دار شہری کی پہچان ہے۔ ملک کی جمہوری زندگی میں مثبت اور تعمیری انداز سے حصہ لینا بھی تمام شہریوں کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ ہندوستانی مسلمان بھی دیگر تمام برادریوں کی طرح ملک کی جمہوری اور شہری زندگی کا حصہ ہیں۔ انہیں شہری سرگرمیوں، تعلیمی اداروں، سماجی تنظیموں اور عوامی معاملات میں مثبت کردار ادا کرنا چاہیے۔ خاص طور پر نوجوانوں میں ذمہ دار شہریت کا شعور پیدا کرنا ضروری ہے تاکہ وہ اپنے حقوق کے ساتھ ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو بھی سمجھیں۔ کسی بھی معاشرے کی ترقی اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی جب تک خواتین کو تعلیم، ہنر اور ترقی کے مناسب مواقع حاصل نہ ہوں، خواتین کی تعلیم کو مزید فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ تعلیم یافتہ خواتین نہ صرف اپنی زندگی میں ترقی کرتی ہیں بلکہ خاندان اور آنے والی نسلوں کی بہتر تربیت میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ خواتین کو تعلیم، صحت، سائنس، قانون، تجارت، سماجی خدمت اور دیگر پیشہ ورانہ شعبوں میں اپنی صلاحیتوں کے مطابق آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کیے جانے چاہئیں۔ ایک تعلیم یافتہ اور باصلاحیت خاتون صرف ایک خاندان کی نہیں بلکہ پورے معاشرے کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ خواتین کی ترقی کو قومی ترقی کے ایک بنیادی حصے کے طور پر دیکھنے کی ضرورت ہے۔

(جاری)

خراجِ تحسین بحضور: حضرت مولانا عبد الودود صاحب حبیبی اشرفیؒ

قاری رئیس احمد خان

گزشتہ سے پیوستہ

حضرت مولانا عبد الودود صاحب علیہ الرحمہ کی سوانحِ حیات کے حوالے سے بخوبی واقفیت حاصل کرنے کے لیے ان کے مداح و معتقدین "سوانحِ حیاتِ شیخ الہند" کا ضرور مطالعہ کریں اور اہلِ عقیدت، حضرت اور حضرت کے مرشد و مجاز، سلطان الواعظین

حضرت علامہ مولانا پیر سید کمیل اشرف اشرفی الجیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کے فیض سے اپنے آپ کو بھی خوب خوب فیضیاب کریں۔

حضرت موصوف علیہ الرحمہ کے بعد دارالعلوم نورالحق، چرہ محمد پور، فیض آباد، ضلع ایودھیا کے شیخ الادب حضرت مولانا محمد کمال اختر صاحب قادری رضوی کے والدِ محترم حضرت مولانا قطب الدین صاحب حشمتی علیہ الرحمہ مرکزی جامع مسجد ٹاٹ شاہ، فیض آباد میں منصب امامت پر فائز ہوئے اور وہ بھی طویل عرصہ تک رہ کر اپنے تمام تر فرائض کو بحسن وخوبی سرانجام دیتے رہے۔

علالت کے باعث حضرت اپنے آبائی گاؤں چلے گئے اور اب وہیں آسودۂ خواب ہیں۔ اللہ رب العزت اپنے محبوب کے صدقے ان کی کامل مغفرت فرمائے، ان کی تمام تر خدمات کو قبول فرما کر انہیں جنت الفردوس عطا فرمائے۔ علاوہ ازیں دیگر سابق ائمۂ کرام علیہم الرحمہ کی بھی بال بال مغفرت فرمائے اور ان حضرات کی بھی خدمات کو قبول فرما کر کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ آمین!

احبابِ گرامی! مضمون کے آخر میں یہ خاکسار بھی اپنی خوش نصیبی کا ذکر کرتے ہوئے اظہارِ مسرت اس لیے کر رہا ہے کہ جب بھی

حضرت مولانا عبد الودود صاحب علیہ الرحمہ کے توسط سے حضور مجاہدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کی فیض آباد آمد ہوتی تو اس خاکسار کو بھی حضور مجاہدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کا دیدار کرنے اور دعائیں لینے کے اکثر مواقع میسر آتے رہے۔

اور اسی پر بس نہیں ہے، خاکسار کے لیے خوشی بالائے خوشی کی بات یہ بھی رہی کہ جب تجوید و قرأت کی تکمیل ہوئی تو حضور مجاہدِ ملت رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ مبارک سے اس خاکسار کے سر پر دستارِ قرأت بھی رکھی گئی۔ سبحان اللہ!

رفیقانِ گرامی! ہم سب کے لیے یہ دنیا دارالعمل ہے، لہٰذا ہم سب کو چاہیے کہ اللہ و رسول کی رضا و خوشنودی کے لیے ہمہ وقت اپنے اپنے حصے کا کام کرتے رہیں، چونکہ ایک دن وہ ضرور آئے گا کہ ہم سب کو یہ فانی دنیا چھوڑنی پڑے گی۔

حضرت مولانا عبد الودود صاحب علیہ الرحمہ کے لیے بھی وہ دن آیا کہ وہ بھی اس فانی دنیا کو چھوڑ کر ہمیشہ ہمیش کے لیے اپنے اہلِ خانہ، معتقدین اور مداحوں کو چھوڑ کر چلے گئے، اور اب وہ اپنے آبائی گاؤں بکسراواں میں قائم خانقاہِ اشرفیہ مخدوم ثانی کے احاطۂ نور میں آسودۂ خواب ہیں۔ حضرت تو نہیں رہے، لیکن وہ اپنے کارناموں کی بنیاد پر ہمیشہ زندہ رہیں گے، اور ان کے مداح ان کے کارناموں کو یاد کر کے محبت سے حضرت کا تذکرہ بھی کرتے رہیں گے، جو ان کی روح کے لیے تسکین کا باعث ہوگا۔ بارگاہِ عبد الودود علیہ الرحمہ میں خاکسار کی جانب سے بطورِ خراجِ تحسین یہ شعر نذر ہے:

اکیلا ہوں مگر آباد کر دیتا ہوں ویرانہ
بہت روئے گی میرے بعد میری شام تنہائی

آئیے! ہم سب مل کر حضرت مولانا عبد الودود صاحب حبیبی اشرفی علیہ الرحمہ کے لیے دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے صدقے ان کی کامل مغفرت فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے، ان کی تمام تر خدمات کو قبول و مقبول فرما کر انہیں ہر پل جنت الفردوس کی بہاریں نصیب فرمائے اور حضرت کے فرزندان کو ان کا سچا جانشین و وارث بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین

صاف ہوا سب کا حق ہے

کلین ایئر سروے 2026 کے نتائج کے مطابق ملک کے 108 شہروں میں ہوا کے معیار میں بہتری آئی ہے۔ ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کی وزارت کے مطابق، نیشنل کلین کلائمیٹ پروگرام کے تحت، 2017-18 کے مقابلے 2025-26 میں 130 میں سے 108 شہروں میں ہوا کے معیار کی سطح میں کمی واقع ہوئی ہے۔ ان میں سے 72 شہروں میں 20 فیصد سے زیادہ اور 26 شہروں میں 40 فیصد سے زیادہ کی کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ چودہ شہر قومی فضائی معیار کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ گرین ٹریبونل کے چیئرمین جسٹس پرکاش سریواستو نے کہا کہ صاف ہوا کا حصول ممکن ہے، اس کے لیے زمین پر مناسب منصوبہ بندی اور مؤثر کارروائی کی ضرورت ہے۔ انہوں نے آلودگی کے ذرائع کو کنٹرول کرنے اور نئی ٹیکنالوجی کو اپنانے میں بلدیاتی اداروں کی اہمیت پر زور دیا۔ سروے کے نتائج پر گہری نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ اگرچہ یہ کچھ شہروں کے لیے ایک راحت ہے، لیکن یہ دوسروں کے لیے تشویش کا باعث بھی ہے۔ مثال کے طور پر، 10 لاکھ سے زیادہ آبادی والے شہروں میں اتر پردیش کی درجہ بندی میں لکھنؤ یقیناً حوصلہ افزا ہے۔ تاہم، قومی راجدھانی، دہلی کا اس فہرست میں اکیسویں نمبر پر ہونا، اور ٹاپ ٹین میں ہماچل پردیش سے صرف ایک شہر کا ہونا، سوالات کو جنم دیتا ہے۔ ہم نے طویل عرصے سے پہاڑوں کو صاف ہوا، ہریالی اور قدرتی حسن کا مترادف سمجھا ہے اور اگر وہاں بھی آلودگی بڑھ رہی ہے تو پھر مسئلہ ہماری ترقی کے نقطہ نظر میں ہے۔ ہوا کے معیار کو بہتر بنانے میں چنڈی گڑھ کی مثال نمایاں ہے۔ چنڈی گڑھ 2024 میں ستائیسویں نمبر پر تھا، 2025 میں آٹھویں نمبر پر آ گیا، اور اب ساتویں نمبر پر ہے۔ شہروں میں فضائی آلودگی میں کمی کے پیچھے کئی وجوہات ہیں۔ سرسبز علاقوں میں اضافہ، تعمیراتی مقامات سے دھول کو کنٹرول کرنے، سائنسی فضلے کو ٹھکانے لگانے، الیکٹرانک گاڑیاں اور ٹریفک مینجمنٹ جیسے اقدامات نے اس میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ درحقیقت سوال صرف یہ نہیں کہ کون سا شہر ہوا کے معیار کی فہرست میں سرفہرست ہے، بلکہ اتنا ہی اہم یہ ہے کہ کس شہر نے بہتری کی راہ اختیار کی اور اپنے شہریوں کے لیے ہوا کو صاف ستھرا بنایا اور کون سا صرف کاغذی کارروائیوں میں الجھا ہوا ہے۔ پہاڑی ریاستوں میں بڑھتی ہوئی فضائی آلودگی بھی تشویشناک ہے۔ یہ حیران کن ہے کہ ہماچل پردیش کے کانگڑا میں صرف دھرم شالہ ہی کلین ایئر سروے کی فہرست میں ٹاپ ٹین میں جگہ بنانے میں کامیاب ہوا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر ہم نے اس مسئلے کو بروقت حل نہ کیا تو سیاحت، تعمیرات، ٹریفک اور فضلہ کا دباؤ پہاڑی ہوا کو سانس لینے کے قابل نہیں بنا دے گا۔ سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ اس کا ذمہ دار کون ہے؟ حکومتیں، بلدیاتی ادارے، آلودگی کنٹرول کرنے والے ادارے، صنعتیں، گاڑیاں یا عام آدمی؟ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ آلودگی کو کم کرنے میں سب کی شرکت ضروری ہے۔ تاہم، پالیسی سازوں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی ذمہ داری زیادہ ہے۔ صاف ہوا شہریوں کا حق ہے، ہر سطح پر کوششیں ہونی چاہئیں۔

برکس سربراہی اجلاس: ہندوستان کے عالمی مقام کیلئے ایک فیصلہ کن لمحہ

عفیف احسن

جب دنیا کی انتہائی اہم ابھرتی ہوئی معیشتوں کے رہنما پرگتی میدان میں واقع بھارت منڈپم میں بارہ اور تیرہ ستمبر کو جمع ہوں گے، تو یہ ایک دہائی سے زائد کا سفر مکمل کرے گی جس کا آغاز روس میں پہلے دن ہوا تھا، جب ہندوستان نے اپنی تاریخ میں چوتھی بار باضابطہ طور پر برکس کی صدارت سنبھالی تھی۔ اس سے قبل 2012، 2016 اور 2021ء میں بھی اس منصب پر فائز رہ چکا ہے۔ اظہار یہ ہے کہ برکس سربراہی اجلاس بین الاقوامی میزبانی کے حوالے سے ہندوستان کے مصروف ترین کیلنڈر میں محض ایک اور اضافہ نہیں ہے، یہ ایسے وقت میں منعقد ہو رہا ہے جب یہ گروپ اپنے بانی پانچ ممالک (برازیل، روس، انڈیا، چین اور جنوبی افریقہ) سے کہیں آگے بڑھ چکا ہے، اور اس میں انڈونیشیا، ایران، مصر، ایتھوپیا اور متحدہ عرب امارات کے علاوہ بیلاروس، کیوبا اور ویتنام جیسے اسٹریٹجک شراکت داروں کا ایک وسیع دائرہ بھی شامل ہو چکا ہے۔ دو دہائیوں قبل [illegible] کی نشاندہی کے [illegible] سے گھڑی گئی [illegible] ایسے بلاک کی [illegible] کے تقریباً نصف [illegible] چالیس فیصد کے [illegible] ہندوستان اس بلاک کو اس کی مختصر ادارہ جاتی زندگی کے انتہائی پرآشوب دور میں آگے بڑھا رہا ہے۔

ہندوستان نے اپنی صدارت کے لیے جو نعرہ یا موضوع منتخب کیا ہے، "لچک، جدت طرازی، تعاون اور پائیداری کے لیے تعمیر"

Building for Resilience, Innovation, Cooperation and Sustainability

وہ جان بوجھ کر سادگی کا حامل ہے، اور یہ سادگی خود میں ایک اشارہ ہے۔ اس سربراہی اجلاس کو کسی خاص طاقت کے خلاف محاذ آرائی کے طور پر پیش کرنے کے برعکس، نئی دہلی نے اپنی صدارت کو ایک ایسے انسان دوست اور عوام مرکوز نقطہ نظر کے تحت ڈھالنے کی کوشش کی ہے، جو گلوبل ساؤتھ کی معاشی امنگوں کے لیے دروازے کھلے رکھے لیکن ہندوستان کو اس صریحاً مغرب مخالف موقف میں نہ پھنسائے جس پر اس گروپ کے اندر موجود کچھ عناصر، بالخصوص چین اور روس، وقتاً فوقتاً زور دیتے رہے ہیں۔ یہ توازن برقرار رکھنا ہندوستانی سفارت کاری کے لیے نیا نہیں ہے، لیکن اس کا اس قدر واضح امتحان شاذ و نادر ہی ہوا ہے جیسا کہ اس ستمبر میں ہوگا، جب دہلی ایسے مہمانوں کی میزبانی کرے گا جن میں ولادیمیر پوتن، جن کی شرکت کی پہلے ہی تصدیق ہو چکی ہے، اور شی جن پنگ، جن کی آمد متوقع ہے (ریو ڈی جنیرو کے پچھلے سربراہی اجلاس میں ان کی عدم موجودگی کے بعد)، شامل ہو سکتے ہیں۔ ہندوستانی زمین پر مودی کا دونوں رہنماؤں کے ساتھ کھڑے ہونے کا منظر، اس کے باوجود کہ ہندوستان واشنگٹن سے سرمایہ کاری اور تجارت میں رعایت حاصل کرنے کی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے، ہر اس وزارتِ خارجہ میں گہرائی سے پرکھا جائے گا جو بڑی طاقتوں کے درمیان اثر و رسوخ کی جنگ پر نظر رکھتی ہے۔

گزشتہ ایک سال کے دوران یہ رسہ کشی مزید تیز ہو گئی ہے۔ واشنگٹن کا ہندوستانی برآمدات پر بھاری ٹیرف عائد کرنے کا فیصلہ، جس کی جزوی وجہ روس سے ہندوستان کی مسلسل تیل اور دفاعی سامان کی خریداری ہے، نے اس تعلق کو تناؤ کا شکار کر دیا ہے جسے دونوں دارالحکومتوں نے دو دہائیوں کا بیشتر حصہ لگا کر احتیاط سے تعمیر کیا تھا۔ اس دباؤ پر دہلی کا ردعمل برازیل کی اس قیادت کے طرزِ عمل سے ملتا جلتا ہے جو اس نے ایسے ہی خطرات کے خلاف اختیار کیا تھا، یعنی کھلی محاذ آرائی کے بجائے ایک مضبوط لیکن نپا تلا مزاحمتی رویہ۔ ہندوستانی حکام نے اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ برکس پلیٹ فارم کو امریکہ مخالفت کا آلہ کار نہ بننے دیا جائے، یہاں تک کہ گروپ کے دیگر اراکین نے مشترکہ اعلانات میں یکطرفہ ٹیرف اور مشرق وسطیٰ میں مغربی فوجی کارروائیوں پر سخت تنقید کی راہ اپنائی ہے۔ ان اعلانات کے اندر ہندوستان کا ضبط و تحمل کا اصرار اس سے کہیں زیادہ اہمیت رکھتا ہے جتنا کاغذ پر نظر آتا ہے؛ ایک ایسا برکس جو صرف چین کی آواز میں بولے، اس برکس سے بہت مختلف ہوگا جس میں ہندوستان ایک اعتدال پسند قوت کا کردار ادا کر رہا ہو، اور دہلی کی صدارت اسے وہ قلم دیتی ہے جس سے سال کے اعلامیے تحریر کیے جاتے ہیں۔ یہ وہ کردار ہے جسے ہندوستان نے گروپ کے ابتدائی دنوں سے ہی جان بوجھ کر پروان چڑھایا ہے، جب اس نے اپنے بڑے شراکت داروں کے رجحانات کے برعکس یہ مؤقف اپنایا تھا کہ برکس کو موجودہ عالمی نظام کو مکمل طور پر ختم کرنے والے آلے کے بجائے اس کی اصلاح کا پلیٹ فارم بننا چاہیے۔

جغرافیائی و سیاسی منظرنامے کے علاوہ، اس صدارت کے ذریعے ہندوستان جو کچھ حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، اس کا مادی مادہ بھی اتنی ہی توجہ کا مستحق ہے۔ فروری سے، جب نئی دہلی میں ہندوستان کے برکس شیرپا سندھا کر دالیلا کی نگرانی میں پہلا شیرپا اجلاس شروع ہوا تھا، اس پورے سال کو تجارت، ٹیکنالوجی، توانائی، تعلیم اور پائیداری کے موضوعات پر وزرا اور ورکنگ گروپس کے اجلاسوں کے گرد ترتیب دیا گیا ہے، جو مئی میں دہلی میں ہونے والے وزرائے خارجہ کے اجتماع پر منتج ہوا جو قائدین کے اہم اجلاس سے پہلے منعقد ہوا۔ ان ملاقاتوں نے خاموشی کے ساتھ ان مباحث کو آگے بڑھایا ہے جو ہندوستان کے معاشی مستقبل کے لیے حقیقی اہمیت کے حامل ہیں: ایک متبادل ادائیگیاں کرنے والے نظام کی تشکیل کی کوششیں جو ڈالر پر مبنی ان سسٹمز پر کم انحصار کرے جو فی الحال عالمی تجارت کی بنیاد ہیں، اہم ٹیکنالوجیز اور ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر پر تعاون (جس کی ایک جھلک ہندوستان اپنے ڈیجیٹل پیمنٹس اسٹیک کے ذریعے کامیابی سے برآمد کر چکا ہے)، اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل اور بین الاقوامی مالیاتی ڈھانچے جیسے کثیر الجہتی اداروں میں اصلاحات کے لیے مسلسل زور دینا، جن کے بارے میں برکس کے ارکان طویل عرصے سے یہ دلیل دیتے آئے ہیں کہ وہ ترقی پذیر دنیا کی نمائندگی نہیں کرتے۔ ان میں سے کسی بھی مقصد کا حل ایک ہی سربراہی اجلاس میں ممکن نہیں، لیکن ہر ایک وہ منزل ہے جسے بطور صدر ہندوستان نے تشکیل دینے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔

ایک مشترکہ برکس کرنسی کا مسئلہ، جسے روس کی طرف سے وقتاً فوقتاً اٹھایا گیا اور ماسکو و بیجنگ میں دہلی کے مقابلے میں زیادہ جوش و خروش سے دیکھا گیا، اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ ہندوستان کو گروپ کے اندرونی تضادات سے کتنی احتیاط سے نمٹنا پڑا ہے۔ ہندوستانی حکام نے مشترکہ کرنسی کے امکان کو مسلسل غیر فوری اور غیر ضروری قرار دیا ہے، کیونکہ وہ ایسے کسی بھی منصوبے سے ہوشیار ہیں جسے واشنگٹن میں ڈالر کی برتری پر براہ راست حملے کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے اور اس سے وہی تعزیری ٹیرف کا ردعمل آ سکتا ہے جس کی دھمکی ٹرمپ ان ممالک کو پہلے ہی دے چکے ہیں جن کے بارے میں وہ سمجھتے ہیں کہ وہ امریکہ مخالف پالیسیاں اپنا رہے ہیں۔ اس کے بجائے، ہندوستان نے گفتگو کو زیادہ اعتدال پسند اور قابلِ حصول اہداف کی طرف موڑ دیا ہے، جن میں بنیادی طور پر مقامی کرنسی میں تجارتی تصفیہ کا پھیلاؤ اور برکس کے اپنے ادائیگی کے نظام کی ترقی شامل ہے تاکہ مغربی کنٹرول والے مالیاتی پیغامات کے نیٹ ورکس پر انحصار کو کم کیا جا سکے۔ یہ تدریجی نقطہ نظر ہندوستان کی صدارت کے وسیع تر نمط کی عکاسی کرتا ہے: یعنی بڑے علامتی اقدامات جن میں حد سے زیادہ جغرافیائی سیاسی خطرات ہوں لیکن اس کے مقابلے میں معاشی فوائد کم ہوں، کے مقابلے میں پائیدار ادارہ جاتی صلاحیت کی تعمیر کو ترجیح دینا، جیسے کہ شنگھائی میں واقع نیو ڈیولپمنٹ بینک۔

2023ء کے بعد سے برکس کی رکنیت میں تیزی سے ہونے والے اضافے نے گورننس کے ایسے چیلنجز بھی پیدا کیے ہیں جن سے ہندوستان کی صدارت کو براہ راست نمٹنا پڑا ہے۔ انڈونیشیا، ایران، مصر، ایتھوپیا اور یو اے ای کو ایک ایسے گروپ میں شامل کرنا جو اصل میں یکساں معاشی پروفائل والے پانچ بانی اراکین کے ارد گرد بنایا گیا تھا، خارجہ پالیسی کے رجحانات، توانائی کے مفادات اور مغرب کے ساتھ تعلقات میں مزید تیز اختلافات لے کر آیا ہے۔ خاص طور پر ایران کی موجودگی مشرق وسطیٰ کے تنازعات پر متحدہ بیانات جاری کرنے کی بلاک کی صلاحیت کو پیچیدہ بناتی ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ خلیجی شراکت داروں جیسے کہ متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب (جسے شمولیت کی دعوت دی گئی ہے لیکن اس نے ابھی تک باضابطہ طور پر رکنیت حاصل نہیں کی) کو ناراضگی کا سامنا کرنا پڑے۔ لہٰذا، ہندوستان کی صدارت نے ادارہ جاتی استحکام کے لیے کافی توانائی صرف کی ہے، تاکہ مزید توسیع کے لیے اور اسٹریٹجک شراکت دار ممالک کی نئی قسم کے لیے واضح ضابطے اور طریقہ کار وضع کیے جا سکیں، جو کہ بیلاروس، کیوبا، ویت نام اور ان دیگر ممالک کو ایڈجسٹ کرنے کے لیے خاص طور پر بنایا گیا ایک درجہ ہے جو مکمل رکنیت کی ذمہ داریوں کے بغیر بلاک کے ساتھ وابستگی کے خواہشمند ہیں۔ دہلی سربراہی اجلاس میں اس ڈھانچے کو کس طرح باضابطہ بنایا جاتا ہے، یہ اس بات کی تشکیل کرے گا کہ آیا برکس ایک زیادہ مربوط ادارہ جاتی اداکار بنتا ہے یا ایک ایسا ڈھیلا ڈھالا مربوط فورم رہتا ہے جس کے اراکین موجودہ عالمی نظام سے عدم اطمینان کے علاوہ کسی اور چیز پر متفق نہیں ہوتے۔

ہندوستان کے اندرونی گھریلو سطح پر داؤ پر لگنے والے مسائل اتنے ہی اہم ہیں جتنے کہ باہر کا سفارتی حساب کتاب۔ اس پیمانے کا سربراہی اجلاس منعقد کرنا، جو کہ ہندوستانی سرزمین پر برکس رہنماؤں کی چوتھی ملاقات ہے، نئی دہلی کو ایک ایسے وقت میں ایک مستحکم اور قابلِ منتظم قوت کی تصویر پیش کرنے کا موقع دیتا ہے جب اس کی معیشت کے ساتھ قریباً ہر بڑا بلاک بیک وقت روابط استوار کر رہا ہے۔ دارالحکومت بھر میں سیکیورٹی اور لاجسٹکس کے تفصیلی انتظامات، جن میں سربراہی اجلاس کے دنوں میں سڑکوں کی بندش، اسکولوں کی تعطیلات اور ٹریفک کے متبادل راستے شامل ہیں، خود ملکی اور بین الاقوامی سامعین کے سامنے انتظامی صلاحیت کا ایک واضح مظاہرہ ہیں، جو بالکل ویسا ہی ہے جیسا بنیادی ڈھانچہ اور سیکیورٹی آپریشن ہندوستان نے 2023ء میں اپنی جی 20 صدارت کے لیے کیا تھا۔ اس میں ایک علامتی پہلو بھی ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے: یہ سربراہی اجلاس برکس کے تصور کے شکل اختیار کرنے کے دو دہائیوں کا سنگ میل ہے، اور ہندوستان کا اس سالگرہ کے اجتماع کی میزبانی کا فیصلہ، جو بلاک کی تاریخ کے سب سے بڑے توسیعی عمل کے فوراً بعد آ رہا ہے، نئی دہلی کو ایک ایسے گروپ کے مرکز میں لا کھڑا کرتا ہے جو فعال طور پر اپنی شناخت اور مقصد کی از سرِ نو تشکیل کر رہا ہے۔

برکس میں ہندوستان کے مؤقف کو اس کے بیک وقت مسابقتی اور متداخل فریم ورک کے ساتھ تعلقات سے الگ ہو کر نہیں سمجھا جا سکتا۔ وہی حکومت جو ستمبر میں پوتن اور شی جن پنگ کا بھارت منڈپم میں استقبال کرتی ہے، امریکہ، جاپان اور آسٹریلیا کے ساتھ کواڈ (Quad) شراکت داری کو مزید گہرا کرتی ہے، جی 20 اور جی 7 کے آؤٹ ریچ فارمیٹس میں سرگرم حصہ لیتی ہے، اور یورپی یونین اور خلیجی ممالک کے ساتھ دو طرفہ تجارتی انتظامات طے کرتی ہے۔ یہ کثیر الجہتی صف بندی کی حکمت عملی، جسے ہندوستانی حکام اکثر اسٹریٹجک خود مختاری سے تعبیر کرتے ہیں، برکس کو ہندوستان کے وسیع تر شراکت داریوں کے جال کے متبادل کے بجائے کئی آلات میں سے ایک آلہ سمجھتی ہے، اور دہلی کا سربراہی اجلاس اس بات کا مظاہرہ کرنے کا ایک نایاب موقع فراہم کرتا ہے کہ واشنگٹن کی طرف سے زیادہ واضح طور پر کسی ایک فریق کو چننے کا دباؤ بڑھنے کے باوجود اس توازن کو برقرار رکھا جا سکتا ہے۔ آیا دوسرے اراکین ہندوستان کے اس نقطہ نظر کو اصولی عملیت پسندی کے طور پر دیکھتے ہیں یا ایک ایسے بچاؤ کے طور پر جو بلاک کے اتحاد کو نقصان پہنچاتا ہے، اس بات پر اثر انداز ہوگا کہ سربراہی اجلاس کے بعد کے مہینوں میں ہندوستان اپنی صدارت سے کتنی حقیقی طاقت حاصل کر سکتا ہے۔

پھر، یہ سربراہی اجلاس ہندوستان کے لیے حقیقی معنوں میں اہم کیوں ہے، یہ بھارت منڈپم سے نکلنے والا کوئی واحد معاہدہ نہیں بلکہ وہ وسیع تر مقام ہے جس کا ہندوستان دعویٰ کرنے کا مجاز بنتا ہے۔ ہندوستان اس صدارت کے لیے ایک ایسے ملک کے طور پر پہنچتا ہے جو کسی ایک کے ذریعے جکڑے جانے کے بجائے ہر بڑے گروپ کے لیے ناگزیر بننے کے لیے پرعزم ہے، جو واشنگٹن کے ساتھ اپنے تعلقات کو گہرا کرتا ہے یہاں تک کہ وہ روس اور چین کو ایک ہی چھت کے نیچے میزبان بناتا ہے، اور گلوبل ساؤتھ کے معاشی مفادات کی وکالت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ انہی مغربی دارالحکومتوں کے ساتھ تجارتی شرائط طے کرتا ہے جن کے ٹیرف وہ اس وقت جذب کر رہا ہے۔ بڑی طاقتوں کے درمیان تناؤ کے شدت اختیار کرنے کے ساتھ اس احتیاط سے متوازن مؤقف کو برقرار رکھا جا سکتا ہے یا نہیں، یہ ایک کھلا سوال ہے، لیکن ستمبر میں دو دنوں کے لیے، دہلی اس اسٹیج کے طور پر کھڑا ہوگا جس پر ہندوستان صف بندی کے بجائے اسٹریٹجک خود مختاری پر مبنی خارجہ پالیسی کے لیے اپنی سب سے واضح عوامی دلیل پیش کرتا ہے، ایسی دلیل جو اس بات کی تشکیل کرے گی کہ ملک کو کس طرح دیکھا جاتا ہے، اور یہ اپنے آپ کو کس طرح دیکھتا ہے، سربراہی اجلاس کے اختتامی سیشن کے بعد کے برسوں تک۔ ●●

ممبرا کی 19 سالہ لڑکی اے ٹی ایس کے رڈار پر

جعلی پاسپورٹ کی جانچ میں لڑکی کے والد کے مبینہ دہشت گرد تنظیموں سے روابط کا انکشاف

ممبئی: ممبرا کی 19 سالہ لڑکی نمیرہ طارق خان نئے پاسپورٹ کے معاملے میں انسداد دہشت گردی دستے (اے ٹی ایس) کے رڈار پر آگئی ہے۔ اے ٹی ایس کی ابتدائی تحقیقات میں انکشاف ہوا ہے کہ نمیرہ کے پاس پہلے ہی لکھنؤ، اتر پردیش کے انتظامیہ کی جانب سے جاری کردہ پاسپورٹ موجود تھا، لیکن نیا پاسپورٹ بنواتے وقت اس نے مبینہ طور پر پرانے پاسپورٹ کی معلومات فراہم نہیں کیں اور ممبرا کے پتے پر نیا پاسپورٹ حاصل کیا۔ اس معاملے کی جانچ کے دوران اے ٹی ایس کو نمیرہ کے والد طارق خان کے ممنوعہ تنظیم سیمی اور انڈین مجاہدین سے مبینہ روابط کے بارے میں معلومات ملی ہیں۔ ابتدائی تحقیقات کے بعد ممبرا پولیس نے نمیرہ کے خلاف مختلف دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ اے ٹی ایس اب اس کے پرانے اور نئے پاسپورٹ، بیرونِ ملک سفر اور فرار والد سے متعلق معلومات کی جانچ کر رہی ہے۔ تفتیشی حکام کے مطابق طارق خان کے خلاف ماضی میں تین مقدمات درج کیے جا چکے ہیں۔ 2001 میں اس پر ممنوعہ تنظیم سیمی سے روابط کا الزام عائد کیا گیا تھا، جبکہ 2006 میں ممبئی کرائم برانچ نے اس کے خلاف غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام سے متعلق قانون کے تحت مقدمہ درج کیا تھا۔ 2011 میں بھی اس کے خلاف جعلی کرنسی کے معاملے میں مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ تفتیشی حکام کے مطابق طارق خان کو انڈین مجاہدین سے وابستہ ریاض بھٹکل اور یاسین بھٹکل کا قریبی ساتھی بھی سمجھا جاتا تھا۔ اس پر الزام ہے کہ اس نے اپنے رابطے میں آنے والے کئی نوجوانوں کو پاکستان میں لشکر طیبہ کے تربیتی کیمپوں میں بھیجا تھا۔ ذرائع کے مطابق 2006 میں وہ ہندوستان، نیپال سرحد پر انڈین مجاہدین سے وابستہ ایک تربیتی مرکز میں سرگرم تھا اور کئی نوجوانوں کو تربیت کے لیے بھیجنے کا الزام اس پر عائد کیا گیا تھا۔ 2007 میں بھی طارق خان پر پونے کے کونڈھوا میں انڈین مجاہدین سے وابستہ کئی نوجوانوں کو پناہ دینے کا الزام لگا تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ وہ نوجوانوں کو موبائل فون کے ذریعے تربیت دیتا تھا۔ اب نمیرہ کے نئے پاسپورٹ کے معاملے کی اے ٹی ایس کی جانب سے تحقیقات شروع کیے جانے کے بعد اس کی والدہ شبانہ بھی مبینہ طور پر فرار ہوگئی ہیں۔ چند روز قبل ہی شبانہ نے اپنے پاسپورٹ کی تجدید کرائی تھی۔ اے ٹی ایس اب نمیرہ، اس کی والدہ شبانہ اور والد طارق خان کے ممکنہ روابط کی بھی جانچ کر رہی ہے۔ تفتیش کا اہم نکتہ یہ ہے کہ نمیرہ نے اپنے پرانے پاسپورٹ کی معلومات ظاہر کیے بغیر نیا پاسپورٹ کیوں بنوایا اور اس دوران اس نے بیرونِ ملک کہاں کہاں سفر کیا۔

گورے گاؤں: تھیلے کے تنازع پر دوست کا قتل

ممبئی: گورے گاؤں ویسٹ میں کپڑوں کے تھیلے اور دیگر ذاتی سامان کے تنازع پر 26 سالہ سورج ڈولے کو اس کے 37 سالہ دوست بابا صاحب عرف سُھو دوا گھمارے نے مبینہ طور پر قتل کر دیا۔ پولیس کے مطابق یہ واقعہ 8 ستمبر کی رات تقریباً ساڑھے 11 بجے ایس وی روڈ پر کنگ اسٹوڈیو کے قریب پیش آیا۔ سورج کے والد شنکر ڈولے کی شکایت کے مطابق دونوں دوستوں کے درمیان بحث ہو رہی تھی، جس پر ان کے دوست سدھانشو پانڈے نے مداخلت کر کے جھگڑے کی وجہ پوچھی۔ واگھمارے نے مبینہ طور پر الزام لگایا کہ سورج اکثر اس کے کپڑے اور دیگر سامان بغیر اجازت استعمال کرتا تھا اور اس کا کپڑوں کا تھیلا بھی بغیر پوچھے لے گیا تھا، جسے واپس نہیں کیا۔ بحث کے دوران سورج نے مبینہ طور پر واگھمارے کو گالی دی، جس کے بعد ملزم نے پہلے ہاتھوں سے مارپیٹ کی اور پھر فٹ پاتھ پر پڑا پتھر اٹھا کر سورج کے چہرے پر دے مارا، جس سے وہ شدید زخمی ہوگیا۔ حملے کے بعد واگھمارے موقع سے فرار ہوگیا۔ بعد میں سورج کو مردہ پایا گیا۔ گورے گاؤں پولیس نے بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعات (2)115، (1)103 اور 352 کے تحت قتل کا مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔

وارڈ افسران کے خلاف توہین عدالت کی کارروائی کا انتباہ

شہر میں بڑھتی گندگی پر عدالت برہم، صفائی کے ذمہ دار افسران کی فہرست طلب کی، سنگاپور طرز پر کارروائی کا اشارہ

ممبئی: شہر میں کچرے اور گندگی کے بڑھتے مسئلے پر بمبئی ہائی کورٹ نے بی ایم سی کو سخت پھٹکار لگاتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ اگر وارڈ افسران نے صفائی کی ذمہ داری پوری نہیں کی تو ان کے خلاف توہین عدالت کی کارروائی کی جائے گی۔ جسٹس جی ایس کلکرنی اور جسٹس نیلا گوکھلے کی بنچ نے عدالت میں پیش کی گئی تصاویر دیکھنے کے بعد کہا کہ عوامی سڑکوں پر گندگی کا برا حال ہے اور اگر میونسپل کمشنر کو اس صورتحال کا علم نہیں تو عدالت پورے شہر کی تصاویر دکھا سکتی ہے۔ عدالت نے بی ایم سی کو 10 دن کے اندر حلف نامہ داخل کر کے شہر میں صفائی اور حفظان صحت کے ذمہ دار تمام وارڈ افسران اور ان کے ماتحت اہلکاروں کے نام پیش کرنے کی ہدایت دی اور کہا کہ شکایات جاری رہنے کی صورت میں افسران کی ذمہ داری طے کی جائے گی۔ عدالت نے کہا کہ صرف سڑکوں پر کچرا پھینکنے والوں پر 500 روپے جرمانہ عائد کرنا کافی نہیں، بلکہ غیر قانونی طور پر کچرا پھینکنے والوں کے خلاف مقدمہ چلانے کا طریقہ کار شروع کیا جائے اور پولیس کی مدد سے زیادہ سے زیادہ جرمانہ وصول کیا جائے۔ بنچ نے شہریوں کے رویے پر بھی تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ جہاں بھی کھلی جگہ نظر آتی ہے، لوگ وہاں کچرا پھینک دیتے ہیں، جبکہ قوانین کی کمی نہیں بلکہ ان پر عمل درآمد کا مسئلہ ہے۔ عدالت نے سنگاپور کی مثال دیتے ہوئے ممبئی میں بھی سخت جرمانوں اور قوانین کے مؤثر نفاذ کی ضرورت پر زور دیا اور بی ایم سی کو پہلے اپنا نظام درست کرنے کی ہدایت دی۔ یہ معاملہ کنجور مارگ کچرا ڈمپنگ مقام پر مسلسل شہری کچرا ڈالے جانے کے خلاف مشرقی مضافات کے رہائشیوں، غیر سرکاری تنظیم وان شکتی اور دیگر کی جانب سے دائر عرضیوں سے متعلق ہے۔ درخواست گزاروں نے کنجور مارگ، بھانڈوپ، وکھرولی اور ملنڈ میں خصوصاً رات کے وقت ڈمپنگ گراؤنڈ سے اٹھنے والی بدبو کی بھی شکایت کی ہے۔ عدالت نے ڈمپنگ مقام کا دوبارہ دورہ کرنے کا بھی عندیہ دیا ہے۔

ممبئی، پونے اور بنگلورو کے 12 مقامات پر سی بی آئی کے چھاپے

بلڈروں اور مالیاتی اداروں کے مبینہ گٹھ جوڑ کی تحقیقات سپریم کورٹ کے حکم پر پانچ مقدمات میں کارروائی

ممبئی: مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) نے سپریم کورٹ کے حکم کی بنیاد پر دو الگ الگ بلڈروں کے خلاف درج پانچ فوجداری مقدمات کی تحقیقات کے سلسلے میں ممبئی، پونے اور بنگلورو میں 12 مقامات پر چھاپہ ماری کی۔ ان مقدمات میں بنگلورو اور ممبئی کے ایک بلڈر گروپ اور اس سے وابستہ اداروں کے خلاف چار مقدمات، جبکہ ایک دیگر بلڈر کے بنگلورو منصوبے اور مختلف مالیاتی اداروں کے نامعلوم افسران کے خلاف ایک مقدمہ شامل ہے۔ ان پر مجرمانہ سازش، دھوکہ دہی، امانت میں خیانت اور مالیاتی اداروں کے افسران کی مبینہ بدعنوانی جیسے الزامات ہیں۔

سی بی آئی کے مطابق بلڈروں اور مالیاتی اداروں کے افسران کے مبینہ گٹھ جوڑ کے نتیجے میں معصوم مکان خریداروں کے ساتھ دھوکہ دہی اور انہیں مالی نقصان پہنچانے کی شکایات سامنے آئی ہیں۔ بڑی تعداد میں مکان خریداروں نے بلڈروں کی مبینہ دھوکہ دہی سے کئی برسوں سے متاثر ہونے کے بعد راحت کی درخواست لے کر سپریم کورٹ سے رجوع کیا تھا۔ جمعرات کو کی گئی چھاپہ ماری کے دوران اہم دستاویزات، برقی آلات اور دیگر قابل اعتراض مواد ضبط کیا گیا، جن کی جانچ کی جا رہی ہے۔

سی بی آئی کا کہنا ہے کہ اس کارروائی کا مقصد ہاؤسنگ اور رئیل اسٹیٹ شعبے میں مبینہ مالی بے ضابطگیوں، رقم کی مبینہ منتقلی اور دھوکہ دہی پر مبنی سرگرمیوں کے پیچھے موجود وسیع تر سازش سے متعلق اہم شواہد جمع کرنا ہے۔

بیرون ملک ملازمت کا جھانسہ دے کر دھوکہ دہی

تین ریاستوں سے 3 ملزمان گرفتار، 50 پاسپورٹ، 6 کمپیوٹر، 9 موبائل فون اور جعلی تقرری خطوط برآمد، کم از کم 10 افراد کے متاثر ہونے کا انکشاف

ممبئی: پائیدھونی پولیس نے بیرون ملک ملازمت دلانے کے نام پر نوجوانوں سے مبینہ طور پر دھوکہ دہی کرنے والے گروہ کے تین ارکان کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس کے مطابق ملزمان مسجد بندر ویسٹ میں 'الشفا ٹریولس' نامی دفتر سے بیرون ملک ملازمت کا جھانسہ دے کر امیدواروں سے اصل پاسپورٹ، تعلیمی و ذاتی کوائف اور فی کس 15 ہزار روپے وصول کرتے تھے، لیکن ملازمت فراہم کیے بغیر دفتر بند کر کے موبائل فون بند کر کر فرار ہوگئے۔ شکایت کے بعد پولیس نے بھارتیہ نیائے سنہتا کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا اور تکنیکی جانچ کی مدد سے تینوں ملزمان کو گرفتار کیا۔ گرفتار ملزمان کی شناخت ہریانہ سے تبریز عالم انصاری، بہار کے مدھوبنی سے محمد شمیم انصاری اور ممبئی کے ٹیمکر اسٹریٹ واقع جے جے ڈورمیٹری سے وینکٹیش گنگاویا چکل کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس نے ملزمان کے قبضے سے 50 بھارتی پاسپورٹ، 6 کمپیوٹر و لیپ ٹاپ، 9 موبائل فون، 13 بینک چیک بکس و ڈیبٹ کارڈ، آدھار، پین کارڈ اور ووٹر شناختی کارڈ سمیت دو جعلی تقرری خطوط برآمد کیے ہیں۔ تفتیش میں اب تک کم از کم 10 افراد کے ساتھ دھوکہ دہی کا انکشاف ہوا ہے، جبکہ پولیس کو شبہ ہے کہ متاثرین کی تعداد 50 سے زیادہ ہو سکتی ہے۔ پولیس نے ایسے افراد سے اپیل کی ہے جنہیں اسی طریقے سے دھوکہ دیا گیا ہو کہ وہ پائیدھونی پولیس اسٹیشن پہنچ کر شکایت درج کرائیں۔

امرتا فڑنویس کی منوج جارنگے کو گھر پر کھانے کی دعوت

امرتا فڑنویس نے جارنگے کو 'بھائی' قرار دے کر مدعو کیا، دعوت کیلئے بھاؤ بیج کا دن منتخب

ممبئی: مہاراشٹر کے وزیراعلیٰ دیویندر فڑنویس کی اہلیہ امرتا فڑنویس نے مراٹھا ریزرویشن تحریک کے لیڈر منوج جارنگے کو اپنے گھر پر کھانے کی دعوت دی ہے، جسے جرنگے نے قبول کر لیا ہے۔ دونوں کے درمیان یہ ملاقات بھاؤ بیج کے موقع پر ہوگی۔ امرتا فڑنویس نے جارنگے کو اپنا بھائی قرار دیتے ہوئے ان سے ملاقات اور ساتھ کھانا کھانے کی خواہش ظاہر کی۔ جرنگے نے بھی امرتا فڑنویس کو اپنی بہن قرار دیتے ہوئے دعوت قبول کی، تاہم انہوں نے ملاقات کے لیے بھاؤ بیج کا دن منتخب کیا۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب منوج جرنگے مراٹھا ریزرویشن کے مطالبے کو لے کر مسلسل احتجاج کر رہے ہیں اور ممبئی مارچ پر بھی قائم ہیں۔ ایک روز قبل ہی امرتا فڑنویس نے گربا پروگراموں میں مذہب کی بنیاد پر پابندیوں کی مخالفت کرتے ہوئے اپنی رائے ظاہر کی تھی۔ جرنگے کی امرتا فڑنویس سے ملاقات کی پیشکش قبول کرنے کو موجودہ سیاسی اور سماجی کشیدگی کے درمیان اہم پیش رفت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، تاہم جرنگے نے واضح کیا ہے کہ ذاتی تعلقات اپنی جگہ ہیں اور مراٹھا ریزرویشن کا مطالبہ اور ان کی تحریک اپنی جگہ جاری رہے گی۔

اسپیشل 26' جیسی واردات، انکم ٹیکس افسروں کا جعلی چھاپہ

ایک کروڑ روپے مانگنے کی سازش، اجازت نامے طلب کرنے پر جعلی کارروائی کا پردہ فاش

ممبئی: ممبئی میں بالی ووڈ فلم 'اسپیشل 26' کی طرز پر ایک حیران کن وصولی کی کوشش اس وقت ناکام ہوگئی جب ایک برطرف ڈرائیور نے مبینہ طور پر دو انکم ٹیکس افسران اور دیگر افراد کے ساتھ مل کر اپنے سابق مالک کے دفتر پر جعلی چھاپہ مارنے کی سازش رچی۔ اطلاعات کے مطابق یہ گروہ خود کو انکم ٹیکس محکمہ کا اہلکار ظاہر کرتے ہوئے کمپنی کے دفتر پہنچا اور کارروائی کے نام پر کمپنی کے مالک سے ایک کروڑ روپے کا مطالبہ کیا۔ تاہم کمپنی مالک کو کارروائی پر شک ہوگیا اور اس نے چھاپہ مار ٹیم سے سرکاری اجازت نامے اور کارروائی سے متعلق ضروری دستاویزات پیش کرنے کو کہا، مبینہ طور پر ٹیم مطلوبہ دستاویزات پیش نہیں کر سکی، جس کے بعد پوری کارروائی مشکوک ہوگئی اور جعلی چھاپے کا راز فاش ہوگیا۔ ابتدائی معلومات کے مطابق برطرف ڈرائیور نے سابق آجر کے خلاف اس کارروائی کی منصوبہ بندی میں اہم کردار ادا کیا تھا، جبکہ دو انکم ٹیکس افسران سمیت دیگر افراد بھی مبینہ طور پر اس سازش میں شامل تھے۔ پولیس اور متعلقہ حکام اب معاملے کی مزید تحقیقات کر رہے ہیں تاکہ جعلی چھاپے میں شامل تمام افراد کا کردار اور ایک کروڑ روپے کی مبینہ وصولی کی کوشش کے پیچھے اصل سازش کا پتہ چلایا جا سکے۔

شوہر کو 'مردہ' قرار دے کر فلیٹ فروخت کر دیا، خاتون گرفتار

جعلی موت کے سرٹیفکیٹ اور فرضی دستاویزات کے استعمال کا الزام، ملزمہ پولیس تحویل میں

ممبئی: ممبئی کے بوریولی میں ایک خاتون پر اپنے شوہر کو کاغذات میں مردہ ظاہر کر کے مشترکہ ملکیت والا فلیٹ فروخت کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ ہوٹل تاج، قلابہ میں سینئر شفٹ آپریٹر کے طور پر کام کرنے والے ریان کرسٹا نے پولیس سے شکایت کرتے ہوئے الزام لگایا کہ ان کی اہلیہ شالینی ڈیانا کرسٹا نے ان کی اجازت کے بغیر جعلی موت کا سرٹیفکیٹ اور دیگر فرضی دستاویزات تیار کر کے فلیٹ فروخت کر دیا۔ ریان اور شالینی کی شادی 2007 میں ہوئی تھی، جبکہ 2016 میں دونوں نے بوریولی کے ایل ایم روڈ پر واقع راج والا کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی میں ایک بیڈروم کا فلیٹ 73.80 لاکھ روپے میں خریدا تھا۔ دونوں نے اس کے لیے 56 لاکھ روپے کا قرض بھی لیا تھا، جس کی قسطیں ریان کے مطابق وہ خود ادا کرتے رہے، جبکہ فلیٹ دونوں کے نام پر رجسٹرڈ تھا۔ دونوں کے درمیان اب علیحدگی ہو چکی ہے۔ ریان کے مطابق مبینہ جعلسازی کا معاملہ مئی 2026 میں اس وقت سامنے آیا جب ان کے دوست پرساد پٹادے نے انہیں اطلاع دی کہ مذکورہ فلیٹ ایک نجی بینک کے پاس رہن رکھا گیا ہے اور دھرمیش جگدیش ہتا اور ان کی اہلیہ دھارا دھرمیش ہتا کے نام پر 1.11 کروڑ روپے کا قرض منظور کیا گیا ہے۔ اس اطلاع کے بعد ریان اور ان کی والدہ نے بینک سے رابطہ کیا تو انکشاف ہوا کہ شالینی نے 11 اپریل 2025 کو رجسٹرڈ دستاویز کے ذریعے فلیٹ ہتا خاندان کو فروخت کر دیا تھا۔ پولیس کے مطابق اس لین دین کے لیے ریان کا جعلی موت کا سرٹیفکیٹ پیش کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ ہاؤسنگ سوسائٹی کی جانب سے جاری کیا جانے والا اجازت نامہ بھی مبینہ طور پر جعلی بنایا گیا۔ ریان نے یہ دستاویز سوسائٹی کے چیئرمین گوتم پروہت، سکریٹری پوجا پٹادے اور خزانچی ایس پٹیل کو دکھائی، جنہوں نے مبینہ طور پر اجازت نامہ جاری کرنے سے انکار کرتے ہوئے اس پر موجود دستخطوں کو بھی جعلی قرار دیا۔ پولیس کے مطابق ایک حلف نامہ بھی تیار کیا گیا تھا، جس میں شالینی کو ریان کا قانونی وارث ظاہر کیا گیا تھا۔ اب پولیس اس بات کی تحقیقات کر رہی ہے کہ جعلی موت کا سرٹیفکیٹ اور سوسائٹی کا اجازت نامہ تیار کرنے میں کس نے شالینی کی مدد کی۔ ابتدائی تفتیش میں پولیس کو شبہ ہے کہ شالینی نے فلیٹ فروخت کرنے کے عوض ہتا خاندان سے 1.11 کروڑ روپے حاصل کیے۔ پولیس یہ بھی معلوم کر رہی ہے کہ یہ رقم کہاں لگائی گئی اور فروخت سے حاصل ہونے والی رقم کا استعمال کس طرح کیا گیا۔ شالینی کو بدھ، 9 ستمبر کو گرفتار کیا گیا اور بوریولی کی مجسٹریٹ عدالت میں پیش کیا گیا، جہاں سے عدالت نے اسے پولیس تحویل میں بھیج دیا۔

ڈاکٹروں کے کلینک پر کیو آر کوڈ لازمی | خلاف ورزی پر 15 ہزار روپے جرمانہ

مریض کیو آر کوڈ اسکین کر کے ڈاکٹر کی رجسٹریشن، تعلیمی قابلیت اور لائسنس کی مدت معلوم کر سکیں گے

ممبئی: مہاراشٹر میں ڈاکٹروں کو 31 اکتوبر تک اپنے کلینک پر لازمی طور پر کیو آر کوڈ نصب کرنا ہوگا، جسے اسکین کر کے مریض ڈاکٹر کی رجسٹریشن، تعلیمی قابلیت، رجسٹریشن بورڈ اور طبی خدمات انجام دینے کے لائسنس کی مدت کی تصدیق کر سکیں گے۔ اس حکم کی خلاف ورزی پر 15 ہزار روپے تک جرمانہ اور پولیس کارروائی بھی ہو سکتی ہے۔ مہاراشٹر میڈیکل کونسل نے 9 ستمبر کو جعلی اور غیر اہل ڈاکٹروں کے خلاف ریاستی حکومت کی 'اپنے ڈاکٹر کو جانیں' مہم کے تحت یہ فیصلہ کیا ہے۔ شفاف تختیوں پر درج کیو آر کوڈ ہر کلینک میں نمایاں جگہ پر لگانا ہوگا، جبکہ اسپتالوں کو بھی اپنے یہاں خدمات انجام دینے والے تمام رجسٹرڈ ڈاکٹروں کے کیو آر کوڈ آویزاں کرنے ہوں گے۔ یہ کوڈ ڈاکٹروں کے رجسٹریشن ریکارڈ سے منسلک ہوں گے اور ہر پانچ سال بعد لائسنس کی تجدید ہونے پر معلومات خود بخود تازہ ہو جائیں گی۔ مہاراشٹر میڈیکل کونسل کے منتظم ونکی روگھوانی کے مطابق ریاست میں تقریباً ایک لاکھ 43 ہزار ڈاکٹر رجسٹرڈ ہیں، لیکن گزشتہ سال جاری کی گئی ہدایت کے بعد صرف تقریباً 20 ہزار ڈاکٹروں نے کیو آر کوڈ کے لیے درخواست دی تھی، جس کے بعد اسے لازمی قرار دیا گیا۔ آیورویدک اور ہومیو پیتھک ڈاکٹر گزشتہ ڈیڑھ سال سے اس نظام پر عمل کر رہے ہیں۔ مہاراشٹر ملک کی پہلی ریاست ہے جہاں ڈاکٹروں کی تصدیق کے لیے کیو آر کوڈ نظام لازمی کیا گیا ہے۔ میڈیکل کونسل کو ریاست میں جعلی ڈاکٹروں کے علاج کرنے سے متعلق اوسطاً ہر ماہ ایک شکایت موصول ہوتی ہے، جنہیں متعلقہ ضلع کلکٹر کی سربراہی والی انسداد جعلی طب کمیٹی اور پولیس کو بھی بھیجا جاتا ہے۔

ورکشاپ میں 17 سالہ لڑکے نے گاڑی چلائی مزدور کچلا گیا

ایس یو وی کی زد میں آکر 32 سالہ ساجد علی شیخ ہلاک، ٹھیکیدار سمیت تین افراد پر کارروائی

ممبئی: سیوری کے کولگیٹ جیٹی میں واقع گاڑیوں کی ورکشاپ میں بدھ کو 32 سالہ مزدور ساجد علی شیخ کی ایس یو وی کی زد میں آکر موت ہوگئی۔ پولیس کے مطابق گاڑی مبینہ طور پر 17 سالہ نابالغ مزدور چلا رہا تھا۔ ساجد گاڑی دھونے کے مقام پر دیوار کے قریب بیٹھا تھا کہ صبح تقریباً ساڑھے 11 بجے ایکس یو وی 700 آگے بڑھ گئی اور اسے کچل دیا۔ شدید زخمی ساجد کو کے ای ایم اسپتال لے جایا گیا، جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ پولیس نے ٹھیکیدار محمد گڈو خان، سروس ملازم منوج وسنت شیو ریکر اور واشنگ سائٹ کے نگران ظفر شیخ کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ (1)106 اور کم عمر مزدوروں سے متعلق قانون کی دفعہ 14 کے تحت کارروائی کی ہے، جبکہ نابالغ کو حراست میں لیا گیا ہے۔ اہل خانہ کا الزام ہے کہ ٹھیکیدار نے لڑکے کی عمر کی تصدیق کیے بغیر اسے ملازمت دی اور گاڑی چلانے کی اجازت دی۔ قانون کے مطابق 14 سے 18 سال کے کم عمر افراد کو خطرناک کاموں، جن میں گاڑیوں کی ورکشاپ بھی شامل ہے، میں کام کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ ساجد گزشتہ 13 سے 14 برس سے گاڑیوں کی دھلائی اور صفائی کا کام کر رہا تھا اور ماہانہ تقریباً 16 سے 18 ہزار روپے کماتا تھا۔ اہل خانہ کے مطابق وہ خاندان کا واحد اہم کفیل تھا اور اس کی موت سے بیوی اور بوڑھے والدین بے سہارا ہو گئے ہیں۔

جوگیشوری ریلوے اسٹیشن پر ٹکٹ چیکر سے مارپیٹ، مسافر گرفتار

ممبئی: جوگیشوری ریلوے اسٹیشن پر بغیر ٹکٹ سفر کرنے کے الزام میں روکے گئے 31 سالہ نوجوان نے ڈیوٹی پر مامور ٹکٹ چیکر سے مبینہ طور پر مارپیٹ کر دی، جس کے بعد اسے گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس کے مطابق یہ واقعہ بدھ کی دوپہر پیش آیا۔ مغربی ریلوے کے 33 سالہ ٹکٹ چیکر آشیش رنجن گپتا معمول کے ٹکٹ چیکنگ کے دوران اجے شیو کمار دھوار کو بغیر درست ٹکٹ سفر کرتے ہوئے روک کر قانونی کارروائی کے لیے ریلوے حفاظتی دستے کی چوکی لے جا رہے تھے۔ اسی دوران دھوار نے مبینہ طور پر گالی گلوچ شروع کر دی اور بعد ازاں گپتا سے مارپیٹ کی۔ واقعے کے وقت اسٹیشن پر موجود دیگر مسافروں اور ریلوے حفاظتی اہلکاروں نے مداخلت کرتے ہوئے دھوار کو قابو کر لیا اور پولیس کو اطلاع دی۔ بعد میں گپتا نے اندھیری ریلوے پولیس سے رجوع کر کے شکایت درج کرائی۔ شکایت کی بنیاد پر پولیس نے سرکاری ملازم کو اس کی ڈیوٹی انجام دینے سے روکنے کے لیے جان بوجھ کر زخمی کرنے سمیت بھارتیہ نیائے سنہتا کی متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا اور دھوار کو گرفتار کر لیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ واقعے کی مزید تحقیقات جاری ہیں اور اسٹیشن پر موجود افراد کے بیانات بھی قلمبند کیے جا رہے ہیں۔

تاجر سے 11.25 کروڑ روپے کے ہیروں کا فراڈ، حیدرآباد سے ملزم گرفتار

ممبئی: ممبئی پولیس کی اقتصادی جرائم شاخ نے 29 سالہ حیدرآباد کے ہیروں کے تاجر آنند سنگھ ٹھاکر عرف کنال کو مبینہ طور پر 11.25 کروڑ روپے مالیت کے ہیرے ہڑپ کرنے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ پولیس کے مطابق ملزم نے باندرہ کرلا کمپلیکس میں ہیروں کا کاروبار کرنے والے کیتن چوکسی سے پہلے چھوٹے پیمانے پر کاروباری لین دین کر کے اعتماد قائم کیا اور بعد میں ممکنہ خریداروں کو ہیرے دکھانے کے بہانے 6.7 کروڑ اور 4.5 کروڑ روپے مالیت کے مجموعی 3370 قیراط ہیرے حاصل کیے، جو تاحال برآمد نہیں ہو سکے ہیں۔ اقتصادی جرائم شاخ کے مطابق ٹھاکر اور شیو نارائن پانڈے نے ستمبر 2025 سے جنوری 2026 کے درمیان چوکسی سے تعلقات قائم کیے اور پھر کروڑوں روپے کے ہیرے ادھار لیے۔ پولیس کے مطابق ملزم نے حیدرآباد کے حمایت نگر میں سواستک ڈائمنڈ شاپ قائم کی تھی، جہاں اس نے متعدد تاجروں سے تعلقات بنا کر ادھار پر ہیرے حاصل کیے۔ بعد میں دکان بند کر دی گئی اور مبینہ طور پر نہ رقم واپس کی گئی اور نہ ہی ہیرے لوٹائے گئے۔ پولیس کو شبہ ہے کہ چوکسی واحد متاثرہ تاجر نہیں ہے اور ملزمان نے دیگر تاجروں سے بھی لاکھوں روپے کی دھوکہ دہی کی ہے۔

منترالیہ کے 570 ملازمین اپنے اصل محکموں میں واپس

سفارش، عارضی تقرری اور زبانی احکامات پر تعینات ملازمین کی واپسی اصل محکمے میں حاضری نہ دینے والوں کی تنخواہ روکنے کا حکم

ممبئی: مہاراشٹر کے وزیراعلیٰ دفتر نے وزارت کے 570 ملازمین کو ان کے اصل محکموں میں واپس بھیجنے کا بڑا فیصلہ کیا ہے، جس کے بعد وزارت کے ملازمین میں بے چینی اور وزرا میں ناراضی کی لہر پائی جا رہی ہے۔ وزارت میں وزرا کے دفاتر میں سفارش، عارضی بنیادوں اور زبانی احکامات کے ذریعے تعینات کیے گئے ان ملازمین کو دوبارہ ان کے اصل محکموں میں بھیج دیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق عارضی طور پر وزارت میں تعینات کیے گئے ان ملازمین کے لیے 10 ستمبر تک کی مہلت مقرر کی گئی تھی، جو اب ختم ہوگئی ہے اور انہیں اپنے اپنے اصل محکموں میں واپس بھیج دیا گیا ہے۔ وزیراعلیٰ دفتر نے واضح کیا ہے کہ اب وزرا کی ذاتی پسند کے افسران یا ملازمین کو براہ راست تعینات کرنے کے بجائے وزیراعلیٰ دفتر کی جانب سے باقاعدہ جانچ پڑتال کے بعد ہی نئی تقرریاں کی جائیں گی۔ اہم بات یہ ہے کہ ان 570 ملازمین میں سے جو اپنے اصل محکمے میں دوبارہ ڈیوٹی پر حاضر نہیں ہوں گے، ان کی ستمبر کی تنخواہ روکنے کے احکامات بھی وزیراعلیٰ دفتر کی جانب سے جاری کیے گئے ہیں۔ بعض وزرا کے نجی سکریٹریوں کو بھی اپنے اصل محکموں میں دوبارہ حاضری دینے کی ہدایت دی گئی ہے۔ وزارت میں وزرا کے دفاتر کے لیے مجموعی طور پر 904 عہدوں کی حد مقرر ہے۔ ان میں اب تک 549 افسران اور ملازمین کو باقاعدہ طور پر تعینات کیا گیا تھا، جبکہ 355 عہدے خالی تھے۔ ان خالی عہدوں پر عارضی بنیادوں پر 570 افسران اور ملازمین کو تعینات کیا گیا تھا، جنہیں اب واپس بھیج دیا گیا ہے۔ وزیراعلیٰ، نائب وزرائے اعلیٰ، وزرائے مملکت اور دیگر وزرا کے دفاتر میں ملازمین کی تعداد کی ایک مقررہ حد پہلے ہی طے کی گئی ہے، جس پر اب مزید سختی سے عمل درآمد کیے جانے کا امکان ہے۔ سیاسی ماہرین کے مطابق اس فیصلے سے وزرا کے دفاتر میں اضافی افرادی قوت پر قابو پانے کے ساتھ ساتھ عارضی اور سفارش کی بنیاد پر ہونے والی تقرریوں کو بھی روکنے میں مدد مل سکتی ہے۔ مقررہ حد کے مطابق وزیر کے دفتر میں 16، وزیر مملکت کے دفتر میں 14، نائب وزیراعلیٰ کے دفتر میں 72، دوسرے نائب وزیراعلیٰ کے دفتر میں 72 اور وزیراعلیٰ کے دفتر میں 164 افسران و ملازمین کی گنجائش مقرر کی گئی ہے۔

سنت کبیر نگر پولس دفتر میں عوامی سماعت کا انعقاد
ایس پی نے شکایات سنیں اور حل پر زور دیا

سنت کبیر نگر: (ڈاکٹر عنبر بستوی) پولیس سپرنٹنڈنٹ سندیپ کمار مینا نے جمعہ کو پولیس آفس میں عوامی سماعت کی۔ سماعت کے دوران

انہوں نے ضلع کے مختلف علاقوں سے شکایت کنندگان کی شکایات اور تحفظات سنے۔ ایس پی نے ہر شکایت کنندہ کی بات غور سے سنی، متعلقہ کیسز کے بارے میں معلومات اکٹھی کیں اور موقع پر موجود افسران کو ضروری ہدایات دیں۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے افسران اور اسٹیشن انچارجز کو ہدایات جاری کیں۔ انہوں نے کہا کہ موصول ہونے والی شکایات کی تحقیقات ترجیحی اور حساسیت کے ساتھ کی جائیں۔ انہیں فوری، غیر جانبداری اور اعلیٰ معیار کے ساتھ حل کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے واضح کیا کہ کسی بھی شکایت پر بلاضرورت تاخیر نہ کی جائے اور مقررہ وقت کے اندر مؤثر کارروائی کی جائے۔ ایس پی نے یہ بھی کہا کہ شکایت کنندہ کو شکایت پر کی گئی کارروائی کے بارے میں مطلع کرنا ضروری ہے۔ اس سے عوامی سماعت کا عمل زیادہ شفاف اور مؤثر ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ عوامی سماعت کا مقصد عام لوگوں کے مسائل کو جلد حل کرنا اور انہیں انصاف اور تحفظ کی یقین دہانی کرانا ہے۔ سنت کبیر نگر پولیس عوامی مسائل کو حل کرنے اور پولیسنگ کو بہتر بنانے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔

لینگوتیج یونیورسٹی میں وکست بھارت ینگ لیڈر ڈائیلاگ کے تحت ایک پروگرام

لکھنؤ: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کی ابوالکلام آزاد اکیڈمک بلڈنگ میں آج وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کی قیادت میں این ایس ایس کی جانب سے وکست بھارت ینگ لیڈر ڈائیلاگ کے تحت ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا اس پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر اور ایس ڈی وایس ایل او این ایس ایس سیل محکمہ اعلیٰ تعلیم حکومت اترپردیش اور عوامی نمائندوں کی حیثیت سے اوشا سین بلاک پرکھ اور دنیش یادو نے شرکت کی۔ اس پروگرام کے مقصد پر گفتگو کرتے ہوئے این ایس ایس کوآرڈینیٹر ڈاکٹر ظلنی مشرا نے کہا کہ اس کے ذریعے نوجوان طلبہ کو منعقد ہونے والے کوئز کی اہمیت اور معنویت سے آگاہ کرنا ہے بلکہ نوجوانوں کو وکست بھارت میں فعال کردار ادا کرنے کے لئے ذہن سازی بھی کرنی ہے تاکہ ہندوستان کی تعمیر میں اپنا بہتر دے سکیں۔ اس موقع پر وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نوجوان ملک کی سب سے بڑی طاقت ہیں اور ملک کی ترقی و تعمیر میں ان کی فعال شرکت

بے حد اہم ہے۔ انہوں نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ علم، بیداری، مثبت فکر اور تخلیقی توانائی کے ساتھ ملک کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ یہ پروگرام وزیراعظم کے وکست بھارت کے خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے کی سمت نوجوانوں کی فعال شرکت ایک اہم قدم ہے۔ انہوں نے یونیورسٹی کے طلبہ اور نوجوانوں سے کوئز مقابلے میں بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے اور اس مہم کو وسیع پیمانے پر پہنچانے کی اپیل کی۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر منجو سنگھ نے طلبہ اور قومی خدمت اسکیم کے رضا کاروں سے خطاب کرتے ہوئے مشن موڈ چمپئن وی بی وائی ایل ڈی کے کوئز مقابلے میں زیادہ سے زیادہ نوجوانون طلبہ کو تعداد میں شرکت کے لیے ترغیب دیتے ہوئے کہا کہ نوجوانوں کی توانائی، علم اور بیداری ملک کی ترقی کی اہم بنیاد ہیں۔ انھوں نے طلبہ اور رضا کاروں سے اس مہم کو عوام تک پہنچانے اور زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو اس سے جوڑنے کی اپیل کی۔ انہوں نے نوجوانوں کو ملک کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور وکست بھارت کے عزم میں فعال کردار ادا کرنے کے لیے بھی تحریک دی۔ انھوں نے کہا کہ اس مہم کا مقصد یونیورسٹی اور معاشرے کے زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو کوئز مقابلے میں شامل کرنا اور ان میں ملک کی ترقی کے تئیں ذمہ داری اور فعال شرکت کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔ اس موقع پروشا سین، بلاک پرکھ اور دنیش یادو، پردھان، وکاس کھنڈ چنہٹ نے بھی نوجوانوں سے خطاب کیا اور اس طرح کے پروگراموں کی ستائش کی۔ اس پروگرام کو انعقاد اور مؤثر بنانے میں ڈاکٹر رام داس، ڈاکٹر ابھے کرشنا، ڈاکٹر تنیش کمار سنگھ، ڈاکٹر صائمہ علیم، ڈاکٹر آشیش شاہی، ڈاکٹر دھیریندر سنگھ، ڈاکٹر راشی شریواستو، ڈاکٹر عرفان، ڈاکٹر راج کمار سنگھ اور ڈاکٹر کرشن مکند نے فعال اور قابل ستائش کردار ادا کیا۔

محکمہ جنگلات نے ایک مادہ تیندوے کو پنجرے پکڑا

بہرائچ: (نامہ نگار) بہرائچ کے کترنیا گھاٹ وائلڈ لائف ڈویژن میں ایک مادہ تیندوے کو پنجرے میں پکڑ لیا گیا ہے۔ محکمہ جنگلات کی ٹیموں کو کئی دنوں کی محنت کے بعد یہ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ کترنیا گھاٹ وائلڈ لائف ڈویژن کی نشان گڑھا رینج کے تحت مٹھی

گاؤں میں ایک بچے پر تیندوے کے حملے کا واقعہ پیش آیا تھا۔ اس واقعے کے بعد محکمہ جنگلات نے تیندوے کو پکڑنے کے لیے علاقے میں پنجرہ لگایا تھا۔ واقعے کے بعد سے محکمۂ جنگلات کی ٹیمیں مسلسل سرگرم تھیں اور لوگوں کے لیے خطرہ بنے اس تیندوے کو پکڑنے کی پوری کوشش کر رہی تھیں۔ ٹیمیں علاقے میں مسلسل گشت کر رہی تھیں اور تیندوے پر نظر رکھے ہوئے تھیں۔ گزشتہ رات بالآخر ٹیم کو کامیابی مل گئی۔ تیندوا پنجرے میں قید ہو گیا اور اسے فوری طور پر محفوظ مقام پر منتقل کر دیا گیا۔ ماہر حیوانات نے تیندوے کی صحت کا مکمل معائنہ کیا۔ جانچ میں معلوم ہوا کہ یہ ایک مادہ تیندوا ہے، جس کی سائنسی نوع پینتھیرا پارڈس ہے۔ اس کی عمر تقریباً 6 سے 7 سال ہے اور وزن تقریباً 45 سے 50 کلوگرام ہے۔ صحت کے معائنے میں یہ پایا گیا کہ مادہ تیندوا مکمل طور پر صحت مند اور فعال ہے اور قدرتی رویے کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ طبیب ڈاکٹر دیپک ورما کے مطابق یہ تیندوا منتقلی اور محفوظ علاقے میں چھوڑے جانے کے لیے پوری طرح موزوں ہے۔ اعلیٰ حکام سے اور ضوابط کے مطابق ضروری منظوری ملنے کے بعد مزید کارروائی مکمل کی جائے گی۔

ایس پی لیڈران نے نشاد برادری کو تعلیم کیلئے اجاگر کیا

سنت کبیر نگر: (ڈاکٹر عنبر بستوی) سماج وادی پارٹی نے سومایہ بازار، بدھیا تھاتھر، مہندوال میں پی ڈی اے چوپال اور نشاد سمواد پروگرام کا انعقاد کیا۔ سماج وادی پارٹی کے سینئر لیڈروں اور متوقع امیدواروں نے سماج کے تمام طبقات کی فلاح و بہبود کے بارے میں بات کی، نشاد برادری کے لیے تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کیا، اور انہیں دھوکہ دہی کے دلالوں کا شکار ہونے سے خبردار کیا۔ واضح رہے کہ سماج وادی پارٹی نے آئندہ 2027 کے اسمبلی انتخابات کے لیے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ اس میں بوتھ کو مضبوط کرنا اور پارٹی کارکنوں سے رابطہ کرنا شامل ہے۔ سماج کے تمام طبقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو جوڑنے کی کوششیں بھی کی جارہی ہیں۔ اعلیٰ ذات کے ووٹروں کو بھی پی ڈی اے سے جوڑا جا رہا ہے۔ شہر کے نئی بازار محلے میں واقع نشاد دھرم شالہ میں جمعرات کو مینہد اول اسمبلی حلقہ کی نشاد برادری کے لیے پی ڈی اے چوپال اور نشاد سمواد پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ کئی ممکنہ امیدواروں کے ساتھ ایم پی لکشمی کانت عرف پپو نشاد بھی موجود تھے۔ سماج وادی پارٹی کے پسماندہ طبقات سیل کے سابق صدر چودھری لوتن رام نشاد جو مہمان خصوصی تھے، ایس پی لیڈروں نے ہار پہنا کر ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ متوقع امیدواروں نے رکن اسمبلی

لکشمی کانت عرف پپو نشاد کا بھی ہار پہنا کر استقبال کیا۔

پروگرام کا آغاز جنگجو خاتون پھولن دیوی اور لارڈ نشاد راج گوہیا سمیت دیگر عظیم شخصیات کے مجسموں پر پھول چڑھانے سے ہوا۔ ایم پی نے، جس نے اس تقریب میں شرکت کی، نے کمیونٹی کو خبردار کیا کہ نشاد برادری کو چوکنا رہنا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ کمیونٹی کے کچھ دلال ان کے ساتھ دھوکہ کریں۔ فی الحال، بی جے پی کی پالیسیاں زندگی کے تمام شعبوں کے لوگوں کو پریشان کر رہی ہیں۔ غریب، کسان اور نوجوان سب مہنگائی اور بے روزگاری جیسے مسائل سے دوچار ہیں۔ آئندہ اسمبلی انتخابات میں سماج وادی پارٹی کی حکومت بنانے کی اپیل کی گئی۔ مہمان خصوصی چودھری لوتن رام نشاد نے کہا کہ اگر نشاد برادری یادو برادری کی طرح ترقی کرنا چاہتی ہے تو انہیں اپنی برادری میں تعلیم لانا ہوگی۔ انہیں منشیات کی برائی سے دور رہنا چاہیے اور معاشرے کو دھوکہ دینے والوں سے ہوشیار رہنا چاہیے۔ بی جے پی حکومت اس وقت صرف مذہبی سیاست کر رہی ہے۔ یہ نکات اٹھائے گئے تھے۔ اس تقریب کا اہتمام ایس پی ضلع نائب صدر سوامی ناتھ ساہنی نے کیا تھا۔ اس تقریب کی نظامت اومکار یادو نے کی اور اس کی صدارت ضلع صدر عبدالکلام نے کی۔ ممکنہ امیدوار جیرام پانڈے، سوامی ناتھ ساہنی، لال جی یادو، اسحاق انصاری، انوارالحق، سنیل سنگھ، اور دیگر کے ساتھ ریاض احمد، ایڈوکیٹ رادھیشیام نشاد، دیوورت نشاد، حلیم منصوری، کرونا ندھی یادو، امرناتھ یادو، اور دیگر عہدیداران اور کارکنان موجود تھے۔

سنت کبیر نگر میں سسرال میں شادی شدہ خاتون کی موت
شوہر اور سسرال والوں کے خلاف مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ

سنت کبیر نگر: (ڈاکٹر عنبر بستوی) ضلع کے مینہد اول تھانہ علاقے کے بری پور کی رہنے والی ارمیلا نے پولیس سپرنٹنڈنٹ سے اپنی بیٹی کی مشتبہ حالات میں موت کی شکایت کی ہے۔ اس نے اپنے سسرال والوں کے خلاف مقدمہ درج کر کے سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ متوفی کی والدہ نے اپنے شوہر اور دیگر سسرال والوں پر جہیز کے لیے بیٹی کو ہراساں کرنے اور مار پیٹ کرنے کا الزام لگایا ہے۔ متاثرہ خاندان نے یہ بھی الزام لگایا ہے کہ موت کے بعد بھی

فوری کارروائی نہیں کی گئی جس کے بعد انہوں نے انصاف کی اپیل کی ہے۔ ارمیلا کی بیٹی وندنا کی شادی 2 نومبر 2025 کو ددھرا تھانہ علاقے کے چچیا کے رہنے والے جتیندر کے بیٹے سورج سے ہوئی تھی۔ اہل خانہ کا کہنا ہے کہ انہوں نے اپنی وساطت کے مطابق شادی کے وقت تقریباً چار لاکھ روپے نقد، سونے کی انگوٹھی، ایک چین، ایک موٹر سائیکل اور گھریلو سامان جہیز میں دیا تھا۔ الزام ہے کہ شادی کے فوراً بعد ہی شوہر سورج اور اس کے سسرال والوں نے جہیز کے طور پر مزید دو لاکھ روپے نقد اور ایک فور وہیلر کا مطالبہ کرنا شروع کر دیا۔ ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ جب ان کے مطالبات پورے نہیں ہوئے تو وندنا کو ذہنی اور جسمانی ہراساں کیا گیا۔ ماں کا الزام ہے کہ اس کی بیٹی نے اسے کئی بار فون کر کے سسرال کے گھر میں ہونے والی ہراسانی کی اطلاع دی۔ شکایت میں کہا گیا ہے کہ 10 ستمبر 2026 کو دوپہر ڈیڑھ بجے کے قریب وندنا نے اپنی ماں کو فون کیا اور کہا کہ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور ان کے ساتھ کسی بھی وقت کچھ ہو سکتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد اس کے شوہر سورج نے فون کیا اور کہا کہ اپنی بیٹی سے آخری بار ملو۔ جب گھر والے اس کے سسرال پہنچے تو وندنا غائب تھی۔ انہیں بتایا گیا کہ لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔

امن و امان کو بہتر بنانے کیلئے 11 پولیس افسران کے تبادلے

سنت کبیر نگر: (ڈاکٹر عنبر بستوی) ضلع میں امن و امان کو بہتر بنانے کے لیے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس پی) نے 11 پولیس افسران کے تبادلے کیے ہیں۔ اس میں دو اسٹیشن ہاؤس آفیسرز اور تین چوکی انچارجز شامل ہیں۔ یہ حکم جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب 2:21 پر جاری کیا گیا۔ ایس پی کی ٹرانسفر لسٹ کے مطابق انسپکٹر اجے کمار سنگھ کا تبادلہ سروس لانس انچارج سے دھنگھٹا پولیس اسٹیشن کے اسٹیشن ہاؤس آفیسر میں کیا گیا ہے۔ دھنگھٹا

اسٹیشن ہاؤس آفیسر دلیپ سنگھ کو سائبر پولیس اسٹیشن کا انسپکٹر انچارج مقرر کیا گیا ہے۔ انسپکٹر جئے پرکاش چوبے کو توالی خلیل آباد پولیس اسٹیشن کا کرائم انسپکٹر مقرر کیا گیا ہے۔ سب انسپکٹر سرویش کمار کا تبادلہ پولیس لائنز سے بیلہار کلا تھانے میں کر دیا گیا ہے۔ ہرکیش بھارتی کو بیلہار پولیس اسٹیشن کا چارج سنبھالتے ہوئے سینئر سب انسپکٹر کے طور پر ددھارا تھانے میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ سب انسپکٹر مکیش کمار گپتا کو پولیس لائنز سے تبدیل کر کے لوہرایا چوکی انچارج بنا دیا گیا ہے۔ حبیب احمد کو بسواری چوکی کے انچارج سے دھنگھٹہ پولیس اسٹیشن میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ ادے شنکر دویدی کا تبادلہ ددھرا پولیس اسٹیشن سے بسواری چوکی کے انچارج کے طور پر کیا گیا ہے۔ پولیس لائنز میں تعینات اودھیش کمار ترپاٹھی کو بیر ہر گھاٹ چوکی انچارج کے طور پر تبدیل کر دیا گیا ہے۔ پنکج کمار پانڈے کو پولیس لائنز سے یوپی 112 کے دفتر میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ پوسٹ مارٹم ہاؤس پہنچنے والے متوفی کے رشتہ دار منیندر سنگھ نے بتایا کہ وہ اتراکھنڈ کے رودر پور سے پنجاب جا رہے تھے اور راستے میں لنچ کے لیے رک گئے تھے۔ وہ گاڑی کی اگلی سیٹ پر بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے کہ ایک سوئفٹ کار جس کی لائٹ بند تھی نے انہیں ٹکر مار دی۔ تصادم کی طاقت اتنی شدید تھی کہ تینوں کو گھسیٹ کر ایک طرف لے گئی جہاں وہ دم توڑ گئے۔ واقعہ کی اطلاع ملنے پر پولیس سپرنٹنڈنٹ (سٹی) ڈاکٹر کے جی۔ سنگھ اور پولیس سپرنٹنڈنٹ (سی او) سنیل کمار سنگھ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ پولیس نے تینوں لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھجوا کر گاڑی کی تلاش شروع کر دی۔

اپنی ہی سرکار میں بے بس نظر آئے شہری ترقیات کے وزیر مملکت راکیش راٹھور

سیتاپور: (پی این ایس) سیتاپور میں سڑک کو چوڑا کرنے اور نالے کی صفائی کے لیے جاری بلڈوزر کارروائی نے سیاسی تنازعہ کو جنم دیا ہے۔ شہری ترقیات کے وزیر مملکت راکیش راٹھور غیر قانونی قبضہ ہٹانے کے دوران بی جے پی کارکنوں کو حراست میں لے کر لاک اپ میں رکھنے کے بعد ناراض ہو گئے۔ وہ حامیوں کے ساتھ پولیس اسٹیشن پہنچے اور جذباتی ہو کر ٹوٹ گئے۔ ہنگامہ آرائی کے بعد پولیس نے کارکنوں کو چھوڑ دیا۔ وزیر نے میونسپل اور پولیس حکام پر سنگین الزامات لگائے۔ انہوں نے کہا کہ ہسٹری شیٹرز اور مافیاؤں کو وی آئی پی ٹریٹمنٹ ملتا ہے، جبکہ بی جے پی کارکنوں کو لاک اپ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ کارکنوں کو بیٹھنے کے لیے کرسی تک نہیں دی گئی۔ راکیش راٹھور نے مجیب احمد کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ایسے لوگوں کے خلاف درجنوں مقدمات کے باوجود انہیں جیل بھیجنے اور ان کے ساتھ تصویر کھنچوانے کے فوراً بعد رہا کر دیا جاتا ہے۔ وزیر نے کہا کہ ان کی زندگی میں یہ پہلا موقع ہے کہ انہیں کسی معاملے کے لیے پولیس اسٹیشن جانا پڑا۔ انہوں نے بتایا کہ ضلع مجسٹریٹ (سی ای او)، پولیس افسران، اور سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس پی) کی سطح پر دوپہر سے رات دیر گئے تک بات چیت ہوئی، لیکن انہیں صرف یقین دہانیاں ہی موصول ہوئیں۔ وزیر نے اپنے قریبی دوست جتیندر مشرا اور منہ بولے بھتیجے سوربھ مشرا کی جانب سے نازیبا کلمات کہے جانے کی معافی بھی مانگی۔ بدھ کے روز رمپا محل-والدہ روڈ پر نالیوں اور سڑکوں کے کنارے تعمیر کی گئی غیر قانونی تعمیرات کو مسمار کر دیا گیا۔

عرس معمار ملت و میگا میڈیکل کیمپ 14 ستمبر

امبیڈکر نگر: معمار ملت علامہ الحاج محمد کوثر خان نعیمی کا 15 واں عرس معمار ملت 14 ستمبر بروز دوشنبہ بعد نماز عشاء جامعہ عربیہ اظہار العلوم نیا بازار جہانگیر میں مولانا حافظ وقاری سید اویس مصطفیٰ واسطی قادری ہردوئی کی سرپرستی، محمد جیلانی خان نعیمی برکاتی کی قیادت، آفاق رضا مشاہدی گنڈوی کی نظامت، مولانا یعقوب خان کی نگرانی، معمار ملت انتظامیہ کمیٹی کے بانی نور الزماں برکاتی اور معمار ملت انتظامیہ کمیٹی کے صدر ریحان برکاتی کی موجودگی میں منعقد ہوگا۔ بطور مہمان خصوصی سید سالار حسن واسطی و فیض الحق اعظمی بطور مقرر خصوصی شرکت کریں گے۔ مولانا یعقوب خان نعیمی و نور الزماں برکاتی کے مطابق عرسِ مبارک کے انتظامات کو حتمی شکل دی جا رہی ہے۔ دور دراز علاقوں سے آنے والے زائرین اور عقیدت مندوں کے لیے ضروری سہولیات کا انتظام کیا جا رہا ہے، جبکہ نظم و ضبط اور دیگر انتظامات کے لیے کمیٹیاں بھی تشکیل دی گئی ہیں۔ ساتھ ہی معمار ملت انتظامیہ کمیٹی کے زیر اہتمام ضلع کی سماجی کارکن و اردو سے وابستہ اہم شخصیات کو ایوارڈ سے نوازا جائے گا۔ عرسِ مبارک کے موقع پر جامعہ کے احاطے میں میگا میڈیکل کیمپ بھی لگایا جائے گا۔ کیمپ میں مختلف امراض کے ماہر ڈاکٹروں کی جانب سے مریضوں کا طبی معائنہ کیا جائے گا اور ضروری طبی مشورے دیے جائیں گے۔ منتظمین کے مطابق معاشرے کے مختلف طبقات کو صحت کی سہولیات فراہم کرنا بھی اس پروگرام کا اہم مقصد ہے۔ عرس کے موقع پر آنکھوں سے متعلق مسائل سے پریشان افراد کے لیے مفت امراضِ چشم کیمپ بھی منعقد کیا جائے گا۔ اس میں لوگوں کی آنکھوں کا معائنہ کرنے کے ساتھ طبی مشورے کی سہولت بھی دستیاب ہوگی۔

غازی آباد: پولیس چوکی کے باہر نوجوان نے خود کو لگائی آگ

غازی آباد: (پی این ایس) اتر پردیش کے غازی آباد میں تھانہ کھوڑا علاقے کی نہرو گارڈن پولیس چوکی کے باہر جمعرات کو اس وقت افراتفری مچ گئی، جب دو فریقوں کے درمیان جاری تنازع کے دوران عرفان عرف مونو نے چوکی سے باہر نکل کر خود پر آتش گیر مادہ ڈال کر آگ لگا لی۔ وہاں موجود پولیس اہلکاروں نے کسی طرح آگ بجھائی اور نوجوان کو اسپتال میں داخل کرایا۔ پرانی رنجش کو لے کر دونوں فریقوں کے درمیان دیر رات دوبارہ تنازع ہوا تھا۔ دونوں فریقوں نے ایک دوسرے کے خلاف کھوڑا پولیس میں شکایت دی ہے۔ پولیس معاملے کی تفتیش کر رہی ہے۔ عرفان عرف مونو نے پولیس پر الزام لگاتے ہوئے کہا، "سونی یادو اور اس کے ساتھیوں نے مجھے بہت مارا۔ شکایت لے کر پولیس چوکی پہنچا تو رپورٹ درج نہیں کی گئی اور وہاں سے بھگا دیا گیا۔ تھانے میں درخواست دینے کے بعد طبی معائنہ کرانے کے لیے کہا گیا، لیکن جب طبی معائنے کے لیے پہنچا تو وہاں بھی میری بات نہیں سنی گئی۔ اسی لیے میں نے آگ لگانے کا فیصلہ کیا۔" کھوڑا کی نہرو گارڈن کالونی میں عرفان عرف مونو اپنے خاندان کے ساتھ رہتے ہیں۔

کالونی میں پانی کا کام کرنے والے کچھ لوگوں سے ان کا پرانا تنازع چل رہا ہے۔ اسی پرانی رنجش کو لے کر دوبارہ جھگڑا ہو گیا۔ جھگڑے کے بعد دونوں فریق نہرو گارڈن پولیس چوکی پہنچے، جہاں دونوں نے ایک دوسرے کے خلاف شکایت دی۔ شکایت کے بعد پولیس نے دونوں فریقوں کو چوکی پر بلایا۔ دونوں فریقوں کے درمیان پولیس چوکی میں بات چیت ہو رہی تھی۔ اسی دوران عرفان عرف مونو چوکی سے باہر آیا اور اپنے اوپر پٹرول ڈال کر ماچس کی تیلی سے آگ لگا لی۔ پولیس اہلکاروں نے مقامی لوگوں کی مدد سے آگ بجھائی اور نوجوان کو علاج کے لیے اسپتال بھیجا۔ ڈاکٹروں نے اس کی حالت مستحکم بتائی ہے اور کہا ہے کہ وہ خطرے سے باہر ہے۔

بہرائچ: 'سیوا سنکلپ مہم' کی تیاریوں کے سلسلے میں دنیش پرتاپ سنگھ نے اجلاس کیا

بہرائچ: (نامہ نگار) وزیراعظم نریندر مودی کی 25 سالہ مسلسل عوامی خدمت کے دوران حاصل کی گئی عوامی فلاح و بہبود کی کامیابیوں کو ہر فرد تک پہنچانے اور ہر شہری کو 'ترقی یافتہ بھارت 2047' کے اجتماعی قومی عزم سے جوڑنے کے مقصد سے 17 ستمبر سے 17 اکتوبر 2026 تک منعقد ہونے والی 'سیوا سنکلپ مہم' کی تیاریوں کے سلسلے میں کلکٹریٹ کے اجلاس ہال میں ریاستی وزیر (آزادانہ چارج)، باغبانی، زرعی مارکیٹنگ، زرعی بیرونی تجارت و زرعی برآمدات محکمہ اور ضلع بہرائچ کے پربھاری وزیر دنیش پرتاپ سنگھ نے ایم ایل سی ڈاکٹر پرگیہ ترپاٹھی و پدم سین چودھری، پیاگ پور کے رکن اسمبلی سبھاش ترپاٹھی، مہسی کے رکن اسمبلی سریشور سنگھ، نانپارہ کے رکن اسمبلی رام نواس ورما، بلہا کی رکن اسمبلی محترمہ سروج سونکر، بی جے پی ضلع صدر برجیش پانڈے اور دیگر عوامی نمائندوں کے ساتھ اجلاس کیا۔ انہوں نے ہدایت دی کہ ایک ماہ تک جاری رہنے والی اس مہم کے دوران حکومت کی منشا کے مطابق منعقد کیے جانے والے پروگراموں کا محکمہ وار جائزہ لیتے ہوئے مقررہ وقت سے پہلے عملی منصوبہ تیار کیا جائے۔

پربھاری وزیر سنگھ نے کہا کہ اس مہم کا بنیادی مقصد وزیراعظم کی 25 سالہ مسلسل عوامی خدمت کے دوران کیے گئے پالیسی اصلاحات، عوامی فلاحی اقدامات اور ملک و

ریاست میں آنے والی تاریخی تبدیلیوں کو ہر فرد تک پہنچانا اور انہیں عوامی یادداشت میں مستقل جگہ دلانا ہے۔ مہم کے دوران ہم سب کی کوشش ہونی چاہیے کہ مرکزی حکومت کے 12 سال اور ریاستی حکومت کے 10 سال کے ترقیاتی کاموں سے عوامی زندگی میں آنے والی مثبت تبدیلیوں کو مستند انداز میں پیش کیا جائے۔ اس کے ساتھ نوجوانوں، خواتین، کسانوں اور محروم طبقات کو خودکفیل قوم کی تعمیر کے اجتماعی قومی عزم سے جوڑتے ہوئے 'ترقی یافتہ بھارت 2047' کے ہدف کی تکمیل کی سمت قدم بڑھایا جائے۔ اجلاس میں پربھاری وزیر نے کہا کہ 'سیوا سنکلپ مہم' کے ذریعے حکومت کی عوامی فلاحی اسکیموں اور ترقیاتی پروگراموں کو ہر فرد تک پہنچانے کے ساتھ ساتھ مستحق استفادہ کنندگان کو اسکیموں کا فائدہ دلانا یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ مہم کو وسیع عوامی شمولیت کے ساتھ چلایا جائے اور دیہی و شہری علاقوں میں مقررہ پروگراموں کا مؤثر انعقاد یقینی بنایا جائے۔ پربھاری وزیر نے کہا کہ مہم کے دوران مختلف محکموں کی جانب سے چلائی جانے والی اسکیموں کی معلومات عام لوگوں کو فراہم کرنے کے ساتھ مستحق افراد کی نشاندہی کر کے انہیں فائدہ پہنچایا جائے۔ اس کے علاوہ عوامی مسائل اور شکایات کا ترجیحی بنیادوں پر ازالہ کیا جائے۔ انہوں نے افسران سے کہا کہ حکومت کی منشا کے مطابق عوامی خدمت کو اولین ترجیح دیتے ہوئے مہم کو کامیاب بنایا جائے۔

ضلع مجسٹریٹ نے مہم کے کامیاب نفاذ کے لیے تمام متعلقہ افسران کو باہمی تال میل کے ساتھ کام کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ مہم کے تحت منعقد ہونے والے پروگراموں کی تیاریاں مقررہ وقت کے مطابق مکمل کر لی جائیں اور اسکیموں کی تشہیر و عوامی آگاہی کے لیے مؤثر عملی منصوبہ تیار کیا جائے۔ اجلاس میں ضلع مجسٹریٹ اکشے ترپاٹھی، پولیس سپرنٹنڈنٹ وشواجیت شریواستو، چیف ڈیولپمنٹ آفیسر سنیل کمار دھنوتا، ڈویژنل فارسٹ آفیسر سندریشا، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ امیت کمار، چیف ریونیو آفیسر سوربھ دوبے، چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر سنجے کمار، ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ آفیسر راج کمار، پروجیکٹ ڈائریکٹر ڈی آر ڈی اے منیش کمار سمیت مختلف محکموں کے افسران موجود رہے۔

سرکاری آراضی پر ناجائز قبضہ، چلا بلڈوزر

بہرائچ: (پی این ایس) ضلع کی پیاگے پور تحصیل کے حضور پور تھانہ علاقے میں واقع دھپارہ گاؤں میں انتظامیہ نے سخت رویہ اپنایا۔ انتظامیہ نے کینال ڈیپارٹمنٹ کی قیمتی اراضی پر برسوں سے جاری غیر قانونی قبضوں کے خلاف انہدامی مہم کا آغاز کیا۔ پولیس کی بھاری نفری اور ریونیو ٹیم کی موجودگی میں بلڈوزر نے تین غیر قانونی مکانات اور ایک دکان کو مسمار کر دیا۔ اس سخت کارروائی سے تجاوزات کرنے والوں میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔ افسران نے پولیس فورس کی موجودگی میں یہ کارروائی کی۔ تحصیلدار امبیکا پرساد چودھری نے بتایا کہ یہ ساری کارروائی ہائی کورٹ کی لکھنؤ بنچ کی سخت ہدایات کی تعمیل میں کی گئی ہے۔

ہونہار طالب علم رونق بیرسٹر کی تعلیم کیلئے لندن روانہ

متھرا: اے یونیورسٹی کے شعبہ قانون (لا فیکلٹی) کے ہونہار طالب علم رونق اپمنیو کی کامیابیوں کو دیکھتے ہوئے انہیں لندن کی کوئین میری لا یونیورسٹی میں بیرسٹر (ایل ایل ایم) کی تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا ہے، جہاں ان کی پڑھائی اور دیگر اخراجات جی ایل اے یونیورسٹی برداشت کرے گی۔ طالب علم بیرسٹر کی پڑھائی کے لیے جمعرات کو لندن کے لیے روانہ ہوں گے۔ واضح رہے کہ جی ایل اے کے قانون کے طالب علم رہے

ایڈوکیٹ رونق اپمنیو نے مون (MUN) اور یوتھ پارلیمنٹ کے 596 مباحثوں (ڈبیٹوں) میں حصہ لیا اور 312 فرسٹ پرائز حاصل کر کے ملک بھر میں تاریخ رقم کی ہے، اور اس سال آل انڈیا بار کونسل کا امتحان بھی پہلی ہی کوشش میں پاس کر لیا ہے۔ قومی سطح پر بھی جی ایل اے کی اعلیٰ قانونی تعلیم، تربیت اور تعلیمی معیار کا ایسا تاثر چھوڑا ہے جو ایک مثال بن گیا ہے۔ طالب علم نے اب تک ملک کے معتبر ادارے آئی آئی ٹی دہلی میں مسلسل پانچویں بار ایم یو این (MUN) جیت کر بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ واضح رہے کہ اسی ہفتے رونق نے دہلی یونیورسٹی کے میڈیکل کالج میں بھی یوتھ پارلیمنٹ جیت کر برج کا نام روشن کیا، اور آئی آئی ایم (IIM) اور ملک کی اعلیٰ یونیورسٹیوں میں منعقدہ 596 مباحثوں کے مقابلوں میں حصہ لیا ہے۔ کیا آپ اس ترجمے میں کوئی تبدیلی کرنا چاہتے ہیں، یا اردو کے کسی خاص لفظ کا مطلبان میں وہ 235 نمایاں ڈبیٹ مقابلوں میں جج بھی رہے اور 21 مقابلوں کو خود رونق اپمنیو نے آرگنائز کیا، اور سینکڑوں مقابلوں میں بحث کرتے ہوئے 312 مرتبہ پہلا مقام حاصل کر کے وہ ملک کے پہلے ایسے طالب علم ڈبیٹر بن گئے ہیں، جنہوں نے اتنی بڑی تعداد میں اعلیٰ مقام حاصل کرتے ہوئے نیا قومی ریکارڈ بنایا ہے۔ یہ کامیابی نہ صرف جی ایل اے یونیورسٹی، بلکہ پورے برج خطے کے لیے باعثِ فخر ہے۔ طالب علم نے 340 مقابلوں میں حصہ لے کر 312 میں پہلا انعام جیت کر یہ ثابت کر دیا کہ سخت محنت، دلیل کی طاقت اور تقریری مہارت کا تال میل ہی اصل کامیابی کی بنیاد ہے۔ رونق اپمنیو نے ملک کے کئی قومی سطح کے مقابلوں میں بطور منصف بھی فرائض انجام دیے۔ جی ایل اے یونیورسٹی کے چانسلر نارائن داس اگروال نے کہا کہ یہ کامیابی محض ایک طالب علم کی ذاتی کامیابی نہیں ہے، بلکہ اس کی صلاحیت، محنت اور جی ایل اے یونیورسٹی کی معیاری تعلیم کے بہترین تال میل کا نتیجہ ہے۔

بارش سے تباہ سڑکوں کو فوری طور پر درست کیا جائے: یوگی

لکھنؤ : وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اپنی سرکاری رہائش گاہ پر محکمہ تعمیرات عامہ کی جائزہ میٹنگ کرتے ہوئے۔

لکھنؤ : وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ہدایت دی ہے کہ بارش اور سیلاب سے تباہ شدہ سڑکوں کو جلد از جلد گزرنے کے قابل بنایا جائے۔ جمعہ کو محکمہ تعمیرات عامہ کے ساتھ ایک جائزہ میٹنگ میں انہوں نے کہا کہ بارش ابھی جاری ہیں، اس لیے سڑکوں کی حالت کو باقاعدگی سے مانیٹر کیا جائے اور نئی تباہ شدہ سڑکوں کا بھی سروے کیا جائے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ آنے والے تہواروں کے دوران بڑی تعداد میں لوگ سفر کریں گے۔ اس لیے بڑی سڑکوں پر ٹریفک میں خلل نہیں آنا چاہیے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ تہواروں سے قبل ضروری مرمت مکمل کی جائے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ گڑھے ہٹانے کا کام صرف پیچ ورک تک محدود نہیں ہونا چاہیے۔ سڑکوں کو اب موٹر ایبل بنایا جائے اور بارشوں کے بعد ضرورت کے مطابق مستقل مرمت کی جائے۔

681 بڑی سڑکوں کو ترجیح: میٹنگ میں بتایا گیا کہ شدید بارش کی وجہ سے ایکسپریس وے، نیشنل ہائی وے اور ریلوے پراجیکٹس کی وجہ سے بھاری گاڑیوں کی آمدورفت سے بھی سڑکوں کو نقصان پہنچا ہے۔ سروے کی بنیاد پر محکمہ وار گڈھے ہٹانے کے اہداف مقرر کیے جائیں گے۔ گنیش چترتھی، وشوکرما پوجا، نوراتری، دیوالی، چھٹھ پوجا اور کارتک پورنیما کے پیش نظر ریاست میں 681 اہم راستوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ 50 ہزار کلومیٹر سڑکیں گڈھے سے پاک ہوں گی: اس مہم میں نو محکموں کی تقریباً 4.36 لاکھ کلومیٹر سڑکیں شامل ہیں۔ 50,000 کلومیٹر سڑکوں کو گڈھے سے پاک بنانے کا ہدف ہے جس میں سے 5,751 کلومیٹر مکمل ہو چکے ہیں۔ ہدف تقریباً 30,000 کلومیٹر کی تزئین و آرائش اور 5,000 کلومیٹر کے لیے خصوصی مرمت کرنا ہے۔ اب تک بالترتیب 14000 اور 700 کلومیٹر کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ وزیراعلیٰ نے سکولوں، ہسپتالوں، بازاروں اور سرکاری دفاتر کے اطراف کی سڑکوں پر کام فوری شروع کرنے کی ہدایت کی۔ اجلاس میں متعدد وزراء اور متعلقہ محکموں کے افسران موجود تھے۔

لکھنؤ: پنچایت معاونین کے ایک وفد نے اپنے مطالبات کیلئے ایکو گارڈن میں غیر معینہ مدت کی ہڑتال پر ہیں، اکھلیش یادو سے ایس پی آفس میں ملاقات کی

نیلے گمچھے اور کپڑے پہننے سے ذات پات کی سوچ نہیں بدلتی: مایاوتی

لکھنؤ: (پی این ایس) بہوجن سماج پارٹی کی قومی صدر اور اتر پردیش کی سابق وزیراعلی مایاوتی نے سماج وادی پارٹی، کانگریس اور دیگر اپوزیشن جماعتوں پر سخت حملہ کیا۔ انہوں نے اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے اپنے پلیٹ فارم پر نیلے رنگ، نیلے گمچھے اور نیلے کپڑوں کے استعمال پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ محض دکھاوا کرنے سے ان جماعتوں کی پرانی ذات پرست، تنگ نظر، جاگیردارانہ اور سرمایہ دارانہ سوچ کو تبدیل نہیں ہوسکتی۔ مایاوتی نے واضح کیا کہ ان سیاسی جماعتوں کو بہوجن سماج کے حقیقی مفادات پر توجہ دینے سے پہلے اپنے دل و دماغ کو صاف کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنے آفیشل ٹویٹر ہینڈل پر پوسٹس کی ایک سیریز میں، بی ایس پی سربراہ نے براہ راست ایس پی کے ''پی ڈی اے'' (پسماندہ، دلت، اقلیت) نعرے کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ دلتوں، قبائلیوں، پسماندہ طبقات اور پسماندہ طبقات کے مسائل پر اپوزیشن پارٹیوں کا موقف ہمیشہ گرگٹ جیسا رہا ہے۔ یہ ایس پی کی سوچ، حکمت عملی، کردار اور چہرے کی نقل تیار کر رہا ہے۔ مایاوتی نے دعویٰ کیا کہ بی ایس پی پورے سماج اور بہوجن سماج کی واحد حقیقی خیر خواہ اور حقیقی امبیڈکرائٹ پارٹی ہے۔ مایاوتی نے پارٹی سے نکالے گئے سابق لیڈروں اور

ان کی اپوزیشن پارٹیوں میں شمولیت پر سخت موقف اختیار کیا۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ نظم و ضبط کی وجہ سے بی ایس پی سے نکالے گئے ہیں وہ مکمل طور پر خود غرض اور موقع پرست ہیں، مسلسل پارٹیاں بدلتے رہتے ہیں۔ ان میں سے کچھ لوگ دوسری پارٹیوں کے کہنے پر چھوٹی چھوٹی پارٹیاں اور تنظیمیں بناتے ہیں، جو بہوجن سماج کے اجتماعی مفاد میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ ایسی جماعتیں اتحاد کے بغیر الیکشن نہیں لڑسکتیں اور کسی حکومت میں شامل ہوئے بغیر زندہ نہیں رہ سکتیں۔ کانگریس پر حملہ کرتے ہوئے مایاوتی نے کہا کہ کوئی بھی کانگریس جیسی پارٹی میں شامل ہو کر اپنے مستقبل کو خطرے میں نہیں ڈالے گا، جو ایک ''ڈوبتا ہوا جہاز'' ہے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر نے اپنی زندگی میں بہوجن سماج کو کانگریس پارٹی سے دور رہنے کی تنبیہ کی تھی۔ مزید برآں، سابق ایم پی اشوک سدھارتھ کی سیاست سے ریٹائرمنٹ کے حوالے سے ایک بڑا انکشاف کرتے ہوئے مایاوتی نے کہا کہ جب پارٹی نے انہیں ریٹائر ہونے کا مشورہ دیا تو انہوں نے دباؤ کے باوجود فوری طور پر اس کا اعلان نہیں کیا۔ اس نے پوری رات فیصلے کو روکنے کی کوشش میں گزاری، اور جب وہ ناکام ہوا، تو وہ اگلی صبح ایک مشروط اعلان کرنے پر مجبور ہوا۔ مایاوتی نے خبردار کیا کہ اس معاملے سے جڑے دیگر اہم حقائق پارٹی کارکنوں کے سامنے صحیح وقت پر پیش کیے جائیں گے۔

بی جے پی کے بوتھ صدر نے انسپکٹر اور پولیس ٹیم پر گھر میں گھس کر حملہ کرنے کا لگایا الزام

لکھنؤ: (پی این ایس) لکھنؤ کے بنتھرا تھانہ علاقے کے کھسرواڑہ گاؤں میں پولیس کی کارروائی کو لے کر تنازعہ کھڑا ہو گیا ہے۔ بی جے پی کے بوتھ صدر اروند راوت نے انسپکٹر سچن یادو اور پولیس ٹیم پر ان کے گھر میں گھس کر حملہ کرنے کا سنگین الزام لگایا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ انسپکٹر نے اس کے سر پر پستول کے بٹ سے حملہ کیا، جب کہ اس کے بھائی، جو اسے بچانے کیلئے آئے، ان کو بھی لاٹھیوں سے مارا گیا۔ اروند کی بیوی پر بھی مار پیٹ کا الزام ہے۔ یہ واقعہ بدھ کی رات تقریباً 11 بجے پیش آیا۔ اروند راوت نے جمعرات کی دوپہر اے سی پی سے شکایت درج کرائی ہے۔ اس دوران پولیس ٹیم کے گھر پہنچنے اور وہاں موجود لوگوں پر مبینہ طور پر حملہ کرنے کے ویڈیو سامنے آئے ہیں۔ معلومات کے مطابق، اروند راوت کا بدھ کے روز اسی گاؤں کے رہنے والے ساحل، سرجن اور راہل کے ساتھ دکان لگانے کو لے کر جھگڑا ہوا۔ رات 8:30 بجے کے قریب دونوں فریقوں کے درمیان ہاتھا پائی ہوئی۔ اروند اس کے بعد بنتھرا پولیس اسٹیشن گیا اور دوسرے فریق پر زبانی بدسلوکی، حملہ اور جان سے مارنے کی دھمکیاں دینے کا الزام لگاتے ہوئے شکایت درج کرائی۔ پولیس نے اسے تحقیقات کا یقین دلایا اور گھر بھیج دیا۔ تھوڑی دیر بعد دوسرے فریق نے بھی اروند اور اس کے حامیوں پر الزام لگاتے ہوئے پولیس میں شکایت درج کرائی۔ دونوں فریقوں کی شکایت کے بعد پولیس کی ایک ٹیم تحقیقات کے لیے کھسرواڑہ پہنچی۔ اروند راوت کا الزام ہے کہ پولیس ٹیم تقریباً 11 بجے ان کے گھر پہنچی۔ گھر والے اس وقت سو رہے تھے۔

گونڈہ: ڈی ایم کی یقین دہانی کے بعد سنجے نشاد نے ختم کیا احتجاج

گونڈہ : سنجے نشاد احتجاج- برتنوں کے تاجر ونود ساہنی کے قتل کے بعد گونڈہ میں سیاسی ہنگامہ تیز ہو گیا ہے۔ جمعہ کو لکھنؤ سے گونڈہ پہنچے یوگی حکومت کے وزیر سنجے نشاد اپنی ہی حکومت

کے خلاف کلکٹریٹ پر احتجاج پر بیٹھ گئے۔ ڈی ایم پرینکا رنجن انہیں منانے کے لیے جائے وقوعہ پر پہنچیں۔ ڈی ایم نے وزیر کے ساتھ دھرنا کی بات چیت کی اور سخت کارروائی سمیت کئی یقین دہانیاں کروائیں۔ اس کے بعد سنجے نشاد نے احتجاج ختم کر دیا۔ وزیر نے متوفی کے اہل خانہ سے ملاقات کی اور انہیں ہر ممکن مدد کی یقین دہانی کرائی۔ اس سے پہلے ونود ساہنی کی لاش جمعرات کی دوپہر تقریباً ایک بجے ایمبولینس کے ذریعے ریکسڈیا گاؤں میں ان کے گھر پہنچی۔ لاش ملنے کی اطلاع ملتے ہی قریبی دیہات سے بڑی تعداد میں لوگ جمع ہو گئے۔ گاؤں کو پولیس کیمپ میں تبدیل کرتے ہوئے سیکورٹی کے لیے بھاری پولیس فورس تعینات کی گئی تھی۔ پولیس کے سمجھانے کے باوجود اہل خانہ نے آخری رسومات ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ لاش جمعہ کی دوپہر تک گھر میں پڑی رہی۔ ایس پی ابھیشیک نے بتایا کہ پرساپور اسٹیشن انچارج کملا شنکر چترویدی، شاہ پور چوکی کے انچارج انکت سنگھ، اور کانسٹیبل ابھیمنیو بھارتی کو ڈیوٹی میں لاپرواہی برتنے پر معطل کر دیا گیا ہے۔ محکمانہ انکوائری بھی شروع کر دی گئی ہے۔

مسجد کا نقشہ مانگنے والے وزیر اعلیٰ رہائش گاہ کا نقشہ دکھائیں: اجے رائے

مرادآباد: سہارنپور کے بعد اب مرادآباد کی مسجد مصطفیٰ کو لے کر جاری تنازع مزید گہرا ہوتا جا رہا ہے۔ مرادآباد ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایم ڈی اے) کے جاری کردہ نوٹس کے بعد سیاسی مداخلت بھی شروع ہو گئی ہے۔ جمعہ کو کانگریس کے ریاستی صدر اجے رائے مرادآباد پہنچے اور نمازیوں اور مسجد کے متولی سے بات کی جب وہ نماز جمعہ کے بعد نکل رہے تھے۔ مسجد کے نقشے پر حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے اجے رائے نے کہا کہ جس طرح مصطفیٰ مسجد کے نقشے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے، وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو بھی اپنی سرکاری رہائش گاہ کا نقشہ عوام کے سامنے پیش کرنا چاہیے تاکہ حقیقت سامنے آسکے۔ تیرتھنکرا مہاویر یونیورسٹی (ٹی ایم یو) کی دیوار سے متصل مصطفیٰ مسجد کے بارے میں حال ہی میں غیر قانونی تعمیرات کی شکایت درج کی گئی تھی۔ ایم ڈی اے نے مسجد کی انتظامی کمیٹی کو نوٹس جاری

کیا تھا۔ کوئی جواب نہ ملنے کے بعد، دوسرا نوٹس جاری کیا گیا، جس کی قانونی سماعت 25 ستمبر کو ہوگی۔ اجے رائے نے دلیل دی کہ مسجد تقریباً 40 سال پرانی ہے، جب ڈیولپمنٹ اتھارٹی کا وجود بھی نہیں تھا۔ سہارنپور جیسی حرکتیں نہیں ہونے دیں گے: سہارنپور میں مسجد کے حالیہ انہدام کا ذکر کرتے ہوئے اجے رائے نے الزام لگایا کہ حکومت جان بوجھ کر ماحول کو خراب کرنے اور لوگوں کو پریشان کرنے کا کام کر رہی ہے۔ کارکنوں کو چوکنا رہنے کی ہدایت دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ راہل گاندھی اور پوری کانگریس پارٹی کا ہر سپاہی مسجد مصطفیٰ کے ساتھ مضبوطی سے کھڑا رہے گا۔ ہندوستان کی مشترکہ ثقافت کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر کسی مسجد کو خطرہ ہوا تو ہندو اٹھ کھڑے ہوں گے اور اگر مندر کو خطرہ ہوا تو مسلمان حمایت کریں گے۔ اسمبلی انتخابات کے بارے میں انہوں نے کہا کہ کانگریس ریاست کی تمام 403 سیٹوں کے لیے اپنی تیاریوں کو مضبوط کر رہی ہے، اور اتحاد کے بارے میں حتمی فیصلہ مرکزی قیادت کرے گی۔

یوپی میں بی جے پی 100 سیٹوں تک محدود ہو جائے گی ایس پی 300 سے زیادہ جیتے گی: روی داس مہروترا

لکھنؤ: 2027 کے اتر پردیش اسمبلی انتخابات کو لے کر بیان بازی تیز ہو گئی ہے۔ سماج وادی پارٹی کے ایم ایل اے روی داس مہروترا نے بی جے پی پر سخت حملہ کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ آنے والے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی 100 سے کم سیٹوں پر رہ جائے گی، جبکہ سماج وادی پارٹی 300 سے زیادہ سیٹیں جیت کر حکومت بنائے گی۔ انہوں نے ایس پی- کانگریس اتحاد میں سیٹوں کی تقسیم پر بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس کو صرف ان سیٹوں پر دعویٰ کرنا چاہئے جہاں اس کے جیتنے کے قوی امکانات ہوں۔ مہروترا نے کانگریس کو تقریباً 60-65 سیٹوں کا امکان بھی ظاہر کیا۔ آکاش آنند کو بی ایس پی سے نکالے جانے کے بارے میں روی داس مہروترا نے بہوجن سماج پارٹی کو بی جے پی کی 'بی ٹیم' قرار دیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی ایس پی میں جو بھی لیڈر بی جے پی کے خلاف

بولتا ہے اس کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔ بی ایس پی میں رہتے ہوئے آکاش آنند نے بی جے پی حکومت کی پالیسیوں پر تنقید اور مخالفت کی، اسی وجہ سے انہیں پارٹی سے نکالنے کی کارروائی کی گئی۔ بی ایس پی میں رہنا، بی جے پی کے خلاف نہ بولنا تقریباً ایسی ہو گئی ہے۔ ایس پی ایم ایل اے نے اکھلیش یادو کے بلند شہر کے دورے کی اجازت سے مبینہ انکار پر بھی بی جے پی حکومت کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ 11 ستمبر کو بلند شہر میں اکھلیش یادو کیلئے ایک بڑی ریلی کا منصوبہ تھا، لیکن حکومت نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ اسے جمہوریت پر حملہ قرار دیتے ہوئے مہروترا نے کہا کہ بی جے پی حکومت نہیں چاہتی کہ اکھلیش یادو ریاست بھر کا دورہ کریں اور ریلیاں کریں۔ اجازت نہ ملنے کی مختلف وجوہات بتائی جا رہی ہیں۔ انہوں نے بی جے پی کے اس کو مغربی اتر پردیش میں جاٹ برادری کی ناراضگی سے جوڑنے پر بھی سوال اٹھایا۔

لکھنؤ سمیت ملک بھر میں بینک ملازمین کی 26 اکتوبر سے غیر معینہ مدت ہڑتال کا انتباہ

لکھنؤ: لکھنؤ اور ملک بھر میں بینک ملازمین ہڑتال پر ہیں۔ ایس بی آئی، پی این بی اور انڈین بینک سمیت بڑے بینکوں کے ملازمین اور افسران یونائیٹڈ فورم آف بینک یونینز (یو ایف بی یو) کی کال پر کام سے پرہیز کر رہے ہیں۔ لکھنؤ کے حضرت گنج میں انڈین بینک کے باہر ملازمین احتجاج کر رہے ہیں۔ ان کا بنیادی مطالبہ پانچ روزہ بینکنگ سسٹم کا نفاذ کیا جائے۔ یونین کا دعویٰ ہے کہ تقریباً 99 فیصد ملازمین اور افسران ہڑتال میں حصہ لے رہے ہیں۔ بینک کی شاخوں میں باقاعدہ کام متاثر ہو رہے ہیں، حالانکہ ڈیجیٹل بینکنگ، UPI، اور ATMs جیسی خدمات جاری ہیں۔ بینک یونینوں نے خبردار کیا ہے کہ اگر ان کے مطالبات تسلیم نہیں کیے گئے تو 28 سے 30 ستمبر تک تین روزہ ہڑتال کی جائے گی جس کے بعد 26 اکتوبر سے غیر معینہ مدت کی ہڑتال شروع کر دی جائے گی۔ پانچ دن کے کام کے دن کا معاہدہ دو سال قبل طے ہوا تھا: یو ایف بی یو کے ریاستی صدر ایس کے سنتانی نے بتایا کہ تقریباً دو سال قبل حکومت اور بینک ملازمین کے درمیان پانچ روزہ ورکنگ ڈے کے حوالے سے ایک معاہدہ طے ہوا تھا۔ اس کے باوجود ابھی تک اس پر عمل درآمد نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ آر بی آئی اور ایل آئی سی سمیت کئی سرکاری اداروں کے پاس پہلے سے ہی پانچ دن کا کام کا دن ہے۔ بینک ملازمین کو اب بھی چھ دن کام کرنا ہوگا۔ یونین کا مطالبہ ہے کہ پہلے سے طے شدہ پانچ روزہ ورکنگ ڈے کو جلد نافذ کیا جائے۔ پی ایل آئی میں امتیازی سلوک کے الزامات: بینک یونین کا دوسرا بڑا مطالبہ پروڈکٹیوٹی لنکڈ انسینٹیو (PLI) سے متعلق ہے۔ ایس کے سنتانی نے الزام لگایا کہ پی ایل آئی من مانی اور امتیازی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بینک ملازمین اسے قبول نہیں کریں گے۔ یونین کا مطالبہ ہے کہ UFBU کے ساتھ گفت و شنید کے ذریعے تمام بینک ملازمین کیلئے یکساں مشترکہ PLI قائم کیا جائے۔

گونڈہ تاجر قتل کیس: 3 پولیس اہلکار غفلت برتنے پر معطل

گونڈہ : گونڈہ نیوز، اتر پردیش کے ضلع گونڈہ میں 45 سالہ برتنوں کے تاجر ونود کمار ساہنی کو بیدردی سے قتل کے معاملے میں پولس انتظامیہ نے بڑی کارروائی کی ہے۔ پرساپور اسٹیشن ہاؤس آفیسر سب انسپکٹر کملا شنکر چترویدی، شاہ پور چوکی کے انچارج سب انسپکٹر انکت سنگھ، اور کانسٹیبل ابھیمنیو بھارتی کو ڈیوٹی میں غفلت اور لاپرواہی کے الزام میں فوری طور پر معطل کر دیا گیا ہے۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ (ایس پی) ابھیشیک نے معطلی کی تصدیق کی اور کہا کہ تینوں کے خلاف محکمانہ تحقیقات کا حکم دیا گیا ہے۔ کونڈرے اسٹیشن ہاؤس آفیسر کرشنا گوپال رائے کو پرساپور پولیس اسٹیشن کی کمان سونپی گئی ہے۔

ونود کمار ساہنی (45) جو پرساپور علاقے کے ریکسڈیا گاؤں کے رہنے والے تھے، شاہ پور بازار میں برتنوں کی دکان رکھتے تھے۔ بدھ کی شام جب وہ اپنی دکان بند کرنے کے بعد موٹر سائیکل پر گھر لوٹ رہے تھے تو چار بائک پر سوار 10 حملہ آوروں نے گھات لگا کر ان پر تیز دھاردار ہتھیاروں سے حملہ کر دیا۔ حملہ آور انہیں مردہ سمجھ کر فرار ہو گئے۔ بعد میں انہیں گونڈا میڈیکل کالج سے نازک حالت میں لکھنؤ کی کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی (KGMU) ریفر کیا گیا تھا، جہاں جمعرات کو علاج کے

دوران ان کی موت ہو گئی۔

ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (مغربی) رادھی شیام رائے نے کہا کہ ابتدائی تحقیقات میں قتل کے محرک کے طور پر سوشل میڈیا پوسٹ پر تنازعہ کا انکشاف ہوا ہے۔ مقتول ساہنی نے اپنی موت سے قبل تین حملہ آوروں کی شناخت کر لی تھی۔ پولیس نے شبھم سنگھ عرف گولو، سبھاش سنگھ اور آکاش سنگھ (تیسرے ملزم) کو گرفتار کر لیا ہے۔ قتل (بی این ایس) کی دفعہ کے تحت 10 نامزد ملزمان کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی ہے، اور باقی مفرور ملزمان کی تلاش کے لیے ٹیمیں تعینات کر دی گئی ہیں۔

وزیر سنجے نشاد کے جی ایم یو مردہ خانے میں احتجاج پر بیٹھ گئے۔ متوفی کی بیٹی وجے لکشمی نے الزام لگایا کہ اس کے والد پر حملے کے بعد گھر والے بار بار پولس اسٹیشن اور چوکی کے چکر لگاتے رہے لیکن پولس افسران نے شکایت پر کوئی توجہ نہیں دی۔ تاجر کی موت کے بعد لکھنؤ میں KGMU مردہ خانے کے باہر زبردست ہنگامہ ہوا۔ اتر پردیش حکومت کے وزیر اور نشاد پارٹی کے صدر سنجے نشاد اور ایس پی پسماندہ طبقے سیل کے ریاستی صدر راج پال کشیپ نے وہاں احتجاج کیا۔ سنجے نشاد نے متاثرہ کے خاندان سے ملاقات کی اور قصوروار پولیس اہلکاروں کو برخاست کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس دوران ایس پی صدر اکھلیش یادو نے بھی قتل کی اعلیٰ سطحی اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا۔

لکھنؤ میں بارش کے دوران آیوش طلبہ کا مظاہرہ، وظیفہ بڑھانے کا مطالبہ

لکھنؤ: آیوروید انٹرن نے جمعہ کو حضرت گنج میں واقع گاندھی مجسمہ پر وظیفہ بڑھانے کا مطالبہ کرتے ہوئے مظاہرہ کیا۔ بارش کے باوجود

طلبہ کی بڑی تعداد چوراہے جمع ہو گئی۔ مظاہرین نے موجودہ وظیفہ 7,500 روپے سے بڑھا کر 25,000 روپے ماہانہ کرنے کا مطالبہ کیا۔ طلباء کا کہنا تھا کہ 2011 سے اب تک ان کے وظیفے میں ایک روپے کا بھی اضافہ نہیں ہوا ہے، جبکہ ایم بی بی ایس اور بی ڈی ایس انٹرنز میں اضافہ ہوا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ اپنی پڑھائی کے ساتھ ساتھ مریضوں کی دیکھ بھال اور ہسپتال کے کام سے متعلق ڈیوٹی بھی انجام دیتے ہیں، اس کے باوجود وہ طویل عرصے سے صرف 7,500 روپے مل رہے ہیں۔

نقلی کرنسی پرنٹ کرنے والی ایک پوری فیکٹری کا پردہ فاش

ماسٹر مائنڈ سمیت 3 گرفتار، بڑی مقدار میں نقلی نوٹ بھی برآمد

کانپور: (پی این ایس) اتر پردیش کے سہارنپور میں پی این بی کرنسی چیسٹ میں 17.29 کروڑ روپے کے نقلی نوٹ ملنے کے بعد جانچ تیز ہو رہی ہیں۔ دریں اثنا، کانپور میں پولیس نے نقلی کرنسی پرنٹ کرنے والی ایک پوری فیکٹری کا پردہ فاش کیا ہے۔ پولیس نے ماسٹر مائنڈ سمیت تین لوگوں کو گرفتار کیا اور 2,04,650

روپے مالیت کے جعلی نوٹ برآمد کئے۔ پولیس کے مطابق، نقلی نوٹ ریل بازار تھانہ علاقے میں رام لیلا میدان کے قریب کرائے کے کمرے میں چھاپے گئے تھے۔ انہیں کانپور سینٹرل اور آس پاس کے ریلوے اسٹیشنوں اور بازاروں میں چلایا گیا۔ گرفتار ملزمان کی شناخت اناؤ کے شیر سنگھ، کانپور کے روشن علی اور اورئی کے سول گپتا کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس کے مطابق ملزمان لوگوں کو اصل رقم سے تین گنا مالیت کے جعلی نوٹ دیتے تھے۔ یہ زیادہ تر ریلوے اسٹیشن کے آس پاس کی چھوٹی دکانوں اور بازاروں میں استعمال ہوتے تھے۔ برآمد شدہ جعلی نوٹوں میں 100 روپیوں 1,991 کے نوٹ، 50 روپیوں 71 کے نوٹ، اور 500 کے 4 نوٹ شامل ہیں۔ ایک پرنٹر، پیپر کٹر، قینچی، پیمانہ، سیاہی، ریم پیپر اور دیگر اشیاء بھی برآمد ہوئیں۔ پولیس کے مطابق تینوں ملزمان پہلے بھی جیل جا چکے ہیں۔ شیر سنگھ کے خلاف 4 مجرمانہ مقدمات درج ہیں، روشن علی پر 7، اور سول گپتا پر 5۔ پولیس اب جعلی کرنسی کے پورے نیٹ ورک اور ان کے ماضی کے مجرمانہ ریکارڈ کی چھان بین کر رہی ہے۔

دہرہ دون بار ایسوسی ایشن جلد ہی اپنی پیشہ ورانہ دفتر کی عمارت بنائے گی

ڈی ایم نے بار ایسوسی ایشن کی عمارت کے ڈیزائن اور تعمیراتی منصوبہ کے حوالے سے ضروری ہدایات جاری کیں

دہرہ دون: ضلع مجسٹریٹ ڈاکٹر آشیش چوہان نے جمعہ کو مسوری دہرادون ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایم ڈی ڈی اے) اور بار ایسوسی ایشن کے عہدیداروں کے ساتھ دہرادون بار ایسوسی ایشن کے وکلاء کے لئے مجوزہ پیشہ ورانہ دفتر کی عمارت کے ڈیزائن اور تعمیراتی منصوبے کے بارے میں ایک میٹنگ کی۔ اجلاس میں مجوزہ عمارت کے مختلف تکنیکی پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا جن میں اس کا سروے پلان، کلیدی منصوبہ، علاقہ، سائٹ پلان، پارکنگ، داخلے اور خارجی انتظامات شامل ہیں۔ ایم ڈی ڈی اے کے سینئر آرکیٹیکٹ درشتی جین نے مجوزہ عمارت کے ڈیزائن اور تعمیراتی منصوبے کے بارے میں معلومات فراہم کیں اور بتایا کہ عمارت کے لیے 8,881.28 مربع میٹر اراضی کا سروے مکمل ہو چکا ہے۔ مجوزہ عمارت گراؤنڈ فلور کے علاوہ سات منزلوں پر مشتمل ہوگی۔ مجوزہ عمارت میں وکالت کے لیے 10x10 سائز کے چیمبر ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ عمارت کے ڈیزائن میں وکلاء اور عوام دونوں کی سہولت کے لیے داخلے اور باہر نکلنے کے مناسب انتظامات، گاڑیوں کی پارکنگ اور دیگر ضروری سہولیات شامل ہیں۔ عمارت کی ظاہری شکل اور افادیت کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام ضروری تکنیکی پہلوؤں کو بھی پلان میں شامل کیا گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈاکٹر آشیش چوہان نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ عمارت کے ڈیزائن اور تعمیراتی منصوبے میں فائر سیفٹی، ایمرجنسی ایگزٹ اور لفٹ سسٹم شامل ہوں۔ انہوں نے کہا کہ عمارت کو وکلاء اور عوام دونوں استعمال کریں گے، لہٰذا حفاظت، ہموار نقل و حرکت اور ہنگامی ردعمل کے انتظامات کو معیارات کے مطابق یقینی بنایا جائے، اور عمارت کی تعمیر کے لیے جلد ہی حتمی تجویز تیار کی جائے۔ میٹنگ میں ایم ڈی ڈی اے کے ایگزیکٹو انجینئر ایس ایس راوت، سینئر آرکیٹیکٹ درشتی جین، بار ایسوسی ایشن کے صدر انیل گگریتی، سکریٹری اجے بشت، سینئر کونسل آر ایس راوت، پریم چندر شرما، انوراگ گپتا، اور دھرم ویر نیگی موجود تھے۔

آج ڈیجیٹل ٹیکنالوجی ہماری زندگی کے تقریباً ہر پہلو میں داخل ہو چکی ہے

UPES یونیورسٹی میں منعقدہ سائبر سیکیورٹی اور ڈیجیٹل فرانزکس تقریب میں گورنر نے کی شرکت

دہرہ دون: گورنر لیفٹیننٹ جنرل گرمیت سنگھ (ریٹائرڈ) نے جمعہ کو UPES یونیورسٹی میں منعقدہ سائبر سیکیورٹی اور ڈیجیٹل فرانزکس (ICACSDF-2026) میں پیشرفت پر بین الاقوامی کانفرنس میں شرکت کی۔ UPES کے سکول آف کمپیوٹر سائنس کے زیر اہتمام، اس بین الاقوامی کانفرنس میں ہندوستان اور بیرون ملک کے محققین، سائبر سیکیورٹی کے ماہرین، صنعت کے ماہرین اور طلباء نے شرکت کی۔ کانفرنس میں سائبر کرائم، بڑھتے ہوئے سائبر خطرات اور ڈیجیٹل سیکورٹی سے متعلق موضوعات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر گورنر نے کہا کہ آج ڈیجیٹل ٹیکنالوجی ہماری زندگی کے تقریباً ہر پہلو میں داخل ہو چکی ہے۔ بینکنگ، تعلیم، صحت، مواصلات، اور گورننس سے لے کر صنعت، توانائی، نقل و حمل اور اہم بنیادی ڈھانچے تک، ڈیجیٹل سسٹمز پر ہمارا انحصار مسلسل بڑھ رہا ہے۔ اس تناظر میں، ڈیجیٹل انڈیا ہماری طاقت ہے، لیکن ایک محفوظ ڈیجیٹل انڈیا ہماری ضرورت ہے۔ کانفرنس کے انعقاد پر یو پی ای ایس اور تمام منتظمین کو مبارکباد دیتے ہوئے گورنر نے کہا کہ سائبر سیکورٹی کا براہ راست ملک کی تکنیکی ترقی، اقتصادی سلامتی، شہریوں کے اعتماد اور قومی سلامتی سے جڑا ہوا ہے۔ ٹیکنالوجی کی رفتار کے ساتھ سائبر سیکورٹی کی صلاحیتوں میں بھی اضافہ ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں کا ڈیجیٹل سسٹم پر اعتماد تبھی برقرار رہے گا جب وہ اپنے ڈیٹا، شناخت، محنت سے کمائی گئی رقم اور ملک کے اہم نظاموں کی حفاظت پر یقین رکھتے ہیں۔

ڈیجیٹل فرانزک کو سائبر سیکیورٹی کا ایک اہم ستون قرار دیتے ہوئے گورنر نے کہا کہ جیسے جیسے جرائم کی نوعیت بدلتی ہے اسی طرح جرائم کی تفتیش کے طریقوں کو بھی بدلنا ہوگا۔ اہم ثبوت موبائل فونز، کمپیوٹرز، سرورز، نیٹ ورکس اور دیگر ڈیجیٹل میڈیا پر دستیاب ہیں۔ اس ڈیجیٹل شواہد کی شناخت، تحفظ اور سائنسی تجزیہ نظام انصاف اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لیے بہت اہم ہو گیا ہے۔ گورنر نے کہا کہ یونیورسٹیوں اور تحقیقی اداروں کو سائبر سیکیورٹی کے شعبے میں نئے حل تیار کرنے کے لیے آگے آنا چاہیے۔ تعلیم، تحقیق اور اختراع کے ذریعے، ہمیں سائبر خطرات کو بدلنے سے آگے رہنے کی صلاحیت پیدا کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ سائبر سیکیورٹی میں خود انحصاری کا مطلب ہے اپنی ٹیکنالوجی، اپنے ماہرین، اپنے حل اور اپنی حفاظتی صلاحیتوں کو تیار کرنا۔ اس مقصد کے حصول کے لیے حکومت، یونیورسٹیز، انڈسٹری، سیکیورٹی ایجنسیوں اور معاشرے کو مل کر کام کرنا ہوگا۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ ICACSDF-2026 صرف ایک کانفرنس تک محدود نہیں رہے گا بلکہ نئے آئیڈیاز، تحقیق، تعاون اور اختراع کا ایک پلیٹ فارم بن جائے گا، جو ہندوستان کی ڈیجیٹل سیکورٹی کو ایک نئی سمت دے گا۔ اس موقع پر UPES یونیورسٹی کے صدر ڈاکٹر رام شرما، UPES یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر (ڈاکٹر) سنیل رائے، آرگنائزنگ چیئرمین ڈاکٹر سبھا بھن چودھری وغیرہ موجود تھے۔

اتراکھنڈ کو کھیل زمین بنانے کی راہ میں آؤٹ آف ٹرن جاب ہوگا میل کا پتھر ثابت

دہرہ دون: اتراکھنڈ حکومت نے قومی کھیلوں میں ریاست کا نام روشن کرنے والے تمغہ جیتنے والے کھلاڑیوں کو ایک اہم تحفہ دیا ہے۔ وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی کی صدارت میں ہوئی کابینہ کی میٹنگ نے قومی کھیلوں میں تمغہ جیتنے والوں کو سرکاری ملازمتیں فراہم کرنے کی تجویز کو منظوری دی۔ ریاستی وزیر کھیل ریکھا آریہ نے کابینہ کے اس فیصلے پر خوشی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ حکومت نے ماضی میں کھلاڑیوں کے فائدے کے لیے جو فیصلہ کیا تھا وہ اب عمل میں آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت کا یہ فیصلہ ہمارے کھلاڑیوں اور ان کے مستقبل کے لیے لائف لائن کا کام کرے گا، جو کسی وجہ سے اپنے مستقبل کے بارے میں فکر مند ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت کے اس فیصلے سے 38ویں قومی کھیلوں میں اتراکھنڈ کے لیے تمغے جیتنے والے کھلاڑیوں کو سرکاری ملازمت میں تقرری کا موقع ملے گا۔ معلومات دیتے ہوئے وزیر کھیل نے کہا کہ ان عہدوں پر تقرریاں مختلف محکموں بشمول کھیل اور یوتھ ویلفیئر، تعلیم، پولیس اور محکمہ ٹرانسپورٹ میں کی جائیں گی۔ نیز، کھلاڑیوں کو ان کے جیتنے والے تمغوں اور متعلقہ عہدے کے مطابق گریڈ پے دی جائے گی، جس کے لیے جلد ہی حکومتی حکم نامہ جاری کیا جائے گا۔ وزیر کھیل نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج ہماری اولمپک 2036 کی قرارداد کا واڑ یاترا کامیاب ثابت ہو رہی ہے۔ بھولے بابا کی مہربانی سے صرف ایک ماہ میں اسپورٹس یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ آج، کابینہ نے 38ویں قومی کھیلوں کے 243 فاتحین کو آؤٹ آف ٹرن روزگار فراہم کرنے کا تاریخی فیصلہ کیا ہے۔ جلد ہی، ہندوستان اس کا واڑ یاترا کی قرارداد کو پورا کرتے ہوئے 2036 کے اولمپکس کی میزبانی بھی کر سکے گا۔ وزیر کھیل ریکھا آریہ نے بتایا کہ کابینہ کی جانب سے آج آؤٹ آف ٹرن ملازمت کی تجویز کی منظوری کے بعد، محکمہ کھیل جلد ہی 38ویں قومی کھیلوں کے تمغہ جیتنے والے کھلاڑیوں کے لیے نوٹیفکیشن جاری کرے گا۔ اس کے بعد کھلاڑی جس محکمہ میں کام کرنا چاہتے ہیں اس میں درخواست دے سکیں گے۔ وزیر کھیل نے یہ بھی بتایا کہ جو کھلاڑی کھیل اور یوتھ ویلفیئر ڈپارٹمنٹ کے علاوہ دیگر محکموں میں خدمات انجام دیتے ہیں وہ پانچ سال تک سپورٹس اینڈ یوتھ ویلفیئر ڈپارٹمنٹ سے وابستہ رہیں گے اور وہ اپنی خدمات فراہم کر سکیں گے۔

رشی کل کو آیوروید، یوگا و ہندوستانی علمی روایت کیلئے منفرد مرکز کے طور پر تیار کریں

آیوروید، طبی سیاحت، یوگا، علم نجوم اور ویدک ریاضی کو خصوصی اہمیت حاصل ہونی چاہیے: وزیر اعلیٰ

ہری دوار/دہرہ دون: مدن موہن مالویہ اورینٹل انسٹی ٹیوٹ رشی کل میں افسران کے ساتھ میٹنگ کرتے وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی۔

ہری دوار/دہرہ دون: وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے جمعہ کو وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ پر ہریدوار میں واقع شری مدن موہن مالویہ اورینٹل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، رشیکول کی مجموعی ترقی کے لیے مجوزہ ماسٹر پلان کا جائزہ لیا۔ وزیر اعلیٰ کو ادارے کے مجوزہ ڈھانچے اور مختلف سرگرمیوں کے حوالے سے پریزنٹیشن دی گئی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ رشی کل کو آیوروید، یوگا اور ہندوستانی علمی روایت کے لیے ایک اہم مرکز کے طور پر تیار کیا جانا چاہیے۔ آیوروید، طبی سیاحت، یوگا، علم نجوم اور ویدک ریاضی کو اس کی مجموعی ترقی میں خصوصی اہمیت دی جانی چاہیے۔ ان شعبوں میں اعلیٰ سطحی تعلیمی، تحقیقی اور مطالعہ کی سہولیات تیار کی جانی چاہئیں، جس سے انسٹی ٹیوٹ کو ہندوستانی علمی روایت اور جدید تحقیق کے درمیان ایک موثر پل بننے کے قابل بنایا جائے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آیوش، یوگا اور سنسکرت دیوبھومی اتراکھنڈ کی کلیدی شناخت ہیں۔ ریاست کی اس منفرد شناخت کو رشیکول کی ترقی میں نمایاں طور پر جھلکنا چاہیے۔ انسٹی ٹیوٹ میں تیار کردہ تعلیمی سرگرمیاں اعلیٰ معیار کی ہونی چاہئیں، اور ہندوستانی علم، مشرقی علوم، آیوروید اور یوگا سے متعلق مطالعہ اور تحقیق کے لیے ایک بہترین ماحول پیدا کیا جانا چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے ہدایت دی کہ کیمپس کا فن تعمیر مشرقی اور روایتی طرز تعمیر کے مطابق ہونا چاہیے۔ عمارتوں کا بیرونی حصہ اور اگواڑا قدیم تعمیراتی روایات کی عکاسی کرے، جبکہ کیمپس میں فراہم کی جانے والی سہولیات اور سہولیات جدید ترین ہونی چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ کیمپس کی منفرد شناخت کو قدیم اور جدیدیت کے متوازن انضمام کے ذریعے استوار کیا جانا چاہیے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ منصوبے کے ہر پہلو میں اصل تصور واضح طور پر نظر آنا چاہیے۔ پورے کیمپس کو اس طرح سے تیار کیا جانا چاہئے جس سے زائرین ہندوستانی ثقافت، علم اور روحانیت کا تجربہ کر سکیں اور یہ انہیں روحانی، جسمانی اور جذباتی طور پر اپنی طرف متوجہ کرے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہریدوار ماں گنگا کی وجہ سے خاص مذہبی اور روحانی اہمیت رکھتا ہے۔ ملک اور دنیا بھر سے بڑی تعداد میں عقیدت مند اور سیاح ہریدوار آتے ہیں۔ لہٰذا، ہریدوار کی یہ انفرادیت رشیکول کی ترقی میں مرکزی ہونا چاہیے۔ زائرین کو ہندوستانی علمی روایات، آیوروید، یوگا اور روحانیت کے بھرپور ورثے کو سیکھنے اور تجربہ کرنے کا موقع ملنا چاہیے۔ چیف منسٹر نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ پروجیکٹ سے متعلق تمام کاموں کی مقررہ مدت میں تکمیل کو یقینی بنائیں۔ مختلف کاموں کے لیے واضح مراحل اور آخری تاریخ مقرر کی جانی چاہیے، مرحلہ وار انداز میں دو سال کے اندر ان کی تکمیل کو یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے کام کا باقاعدہ جائزہ لینے کی بھی ہدایت کی۔ پریزنٹیشن میں رشیکول کو یوگا اور مراقبہ، اعلیٰ سطحی تعلیمی سرگرمیوں، آیوروید اور کلی صحت، ہندوستانی فلسفہ، ویدک اور کلاسیکی علوم، آرٹ اور ثقافت اور تحقیقی سرگرمیوں کے لیے ایک مربوط مرکز کے طور پر تیار کرنے کا تصور کیا گیا تھا۔ مجوزہ ماسٹر پلان میں مختلف شعبوں کی مجموعی ترقی کا تصور کیا گیا ہے، جن میں ماہرین تعلیم، یوگا اور مراقبہ، آیورویدک ادویات اور تندرستی شامل ہیں۔ چیف سکریٹری جناب آنند بردھن، پرنسپل سکریٹری جناب آر کے۔ سدھانشو، ڈاکٹر آر میناکشی سندرم، سکریٹری شری دھیرج گربیال، شری دیپک کمار، شری یوگل کشور پنت، مسز رنجنا راجگرو، نائب صدر ہریدوار-روڑکی ڈیولپمنٹ اتھارٹی محترمہ۔ سونیکا، ایڈیشنل سکریٹری ابھیشیک روہیلا اور ضلع مجسٹریٹ ہریدوار موجود تھے۔

'بریڈڈ ایموشنز' کتاب کا کابینی وزیر گنیش جوشی نے رسم اجراء کیا

دہرہ دون: مصنف مکیش لال نے آج کابینہ کے وزیر گنیش جوشی سے ان کے کیمپ آفس میں بشکریہ ملاقات کی۔ دورے کے دوران، انہوں نے وزیر گنیش جوشی کو گڑھوالی رتنا نریندر سنگھ نیگی کے انگریزی میں ترجمہ کردہ گڑھوالی گانوں اور گیتوں کا ایک منفرد مجموعہ "بریڈڈ ایموشنز" پیش کیا۔ کابینہ کے وزیر گنیش جوشی نے مصنف مکیش لال کو کتاب پر مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا کہ نریندر سنگھ نیگی کے گانے اتراکھنڈ کی لوک ثقافت، روایات، پہاڑی طرز زندگی اور سماجی فکروں کو آواز دیتے ہیں۔ ان کے گانوں کا انگریزی میں ترجمہ اتراکھنڈ کی لوک زبان اور بھرپور ثقافتی ورثے کو ملک اور دنیا بھر کے قارئین تک پہنچانے میں مدد کرے گا۔ کابینی وزیر گنیش جوشی نے کہا کہ "بریڈڈ ایموشنز" جیسی کوششیں اتراکھنڈ کی لوک ثقافت اور ادب کو عالمی پہچان میں لانے میں اہم ہیں۔ انہوں نے مصنف کی کاوشوں کو سراہا اور کتاب کے روشن مستقبل کی خواہش کی۔

ٹیکنیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو ملے 9 ورکشاپ سپرنٹنڈنٹ

محکمہ وزیر ڈاکٹر راوت نے دیئے تقرری خطوط، نئے منتخب ہونے والے امیدواروں کو مبارکباد اور نیک خواہشات

دہرہ دون: ٹیکنیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو نو ورکشاپ سپرنٹنڈنٹ ملے ہیں۔ محکمہ کے وزیر ڈاکٹر دھن سنگھ راوت نے ریاستی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے منتخب کیے گئے ان ورکشاپ سپرنٹنڈنٹ کو آج تقرری خط تقسیم کیے۔ اس موقع پر ڈاکٹر راوت نے تمام نئے تعینات ہونے والے ورکشاپ سپرنٹنڈنٹس کو مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کیا اور اس توقع کا اظہار کیا کہ منتخب ہونے والے امیدوار اپنے محکمانہ فرائض اور ذمہ داریاں پوری لگن اور ایمانداری کے ساتھ نبھائیں گے۔ ریاست کے تکنیکی تعلیم کے وزیر ڈاکٹر دھن سنگھ راوت نے آج اپنی سرکاری رہائش گاہ پر محکمہ تکنیکی تعلیم کے تحت ریاستی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے منتخب کیے گئے نو ورکشاپ سپرنٹنڈنٹس کو تقرری کے خطوط تقسیم کیے۔ ان میں شیوانی پوکھریال، نیلو، شیکھا ورما، نوجوت، روی جوشی، ارون تومر، نیرج کمار دنداریال، ابھیشیک سنگھ نیگی، اور نیلمنی شامل ہیں۔ تمام منتخب امیدواروں کو ریاست بھر کے سرکاری پولی ٹیکنک اداروں میں تعینات کیا گیا ہے۔ اس موقع پر ڈاکٹر راوت نے تمام منتخب امیدواروں کو مبارکباد دی اور امید ظاہر کی کہ وہ اپنے محکمانہ فرائض اور ذمہ داریاں پوری ایمانداری اور دیانتداری کے ساتھ نبھائیں گے۔ ڈاکٹر راوت نے کہا کہ سرکاری پولی ٹیکنیک کالجوں میں ورکشاپ سپرنٹنڈنٹس کی تقرری سے مختلف انجینئرنگ شعبہ جات میں ورکشاپس کے آسانی سے کام کرنے، طلباء کو بہتر عملی تربیت فراہم کرنے اور انجینئرنگ، ہنر کی ترقی، اور حقیقی دنیا کے مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت کے بارے میں گہری سمجھ پیدا کرنے میں مدد ملے گی۔ اس موقع پر تکنیکی تعلیم کے ڈپٹی سکریٹری یوگیش دوبے، تکنیکی تعلیم کے ڈائریکٹر دیشراج، یو بی ٹی آر کے سکریٹری مکیش پانڈے، جوائنٹ ڈائریکٹر دیویندر گری، آئی آر ڈی ٹی کے ڈپٹی سکریٹری ابھیشیک سنگھ، آئی آر ڈی ٹی کے اسسٹنٹ سکریٹری سچن کمار، تکنیکی تعلیم کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر سچن بھارتی سمیت محکمہ کے دیگر افسران، نئے تعینات ہونے والے امیدواروں اور ان کے والدین موجود تھے۔

تکنیکی کے دور میں ادب کا کردار اور بھی اہم: چیف سکریٹری

طلباء کو نصاب سے ہٹ کر تعلیم حاصل کرنی چاہئے اور جدید رہتے ہوئے اپنی جڑوں سے جڑے رہنا چاہئے: چیف سکریٹری

دہرہ دون: اتراکھنڈ کے چیف سکریٹری جناب آنند وردھن نے ڈی پی ایس اسکول رانی پور کی 50ویں سالگرہ کی یاد میں منعقدہ 'گولڈن جوبلی لٹریری فیسٹیول- گولڈن کنفلیم: سوارنا اکشر 2026' میں مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کی۔ چیف سکریٹری نے تقریب کا افتتاح چراغ جلا کر اور قومی ترانہ 'وندے ماترم' گا کر کیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے چیف سکریٹری جناب آنند وردھن نے کہا کہ 'سورنا اکشر' نام کا خاص معنی ہے۔ سونا قیمتی ہونے کی علامت ہے، جبکہ حروف انسانی ذہن کے خیالات، تخیل اور طاقت کے اظہار کا ذریعہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی ادارے کے لیے 50 سال کا سفر ایک اہم کامیابی اور فخر کی بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ ادارہ صرف کلاس رومز اور عمارتوں سے نہیں بلکہ طلباء، اساتذہ اور اس سے وابستہ افراد کے تعاون سے بنتا ہے۔ آج ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت کا دور ہے اور ادب کا کردار اور بھی اہم ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ علم صرف ہر جگہ دستیاب معلومات نہیں ہو سکتا۔ ادب انسان کو سوال کرنا، سوچنا اور اپنے علم کو وسعت دینا سکھاتا ہے۔ چیف سکریٹری نے کہا کہ ہمالیہ، لوک روایات اور اتراکھنڈ کی ثقافتی ورثہ ادب کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ انہوں نے طلباء کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ زیادہ سے زیادہ ادب پڑھیں اور خود کو نصاب تک محدود نہ رکھتے ہوئے مسلسل سیکھیں۔ انہوں نے اسکول کی ترقی میں تعاون کرنے والے اساتذہ کی کوششوں کی ستائش کی اور کہا کہ ڈی پی ایس کے طلباء ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرنے کے لیے تیار ہیں۔ انہوں نے طلباء پر زور دیا کہ وہ وقتاً فوقتاً اپنے آپ سے تین سوالات پوچھیں: میں نے کیا سیکھا، میں نے کیا تعاون کیا، اور میں نے کس کی مدد کی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ جدیدیت کو اپناتے ہوئے اپنی ثقافت، روایات اور جڑوں سے جڑے رہنا ضروری ہے۔

اس موقع پر ڈی پی ایس رانی پور کے 50 سالہ شاندار سفر پر مبنی مختصر فلم کی نمائش کی گئی۔ سکول کے طلباء نے مختلف کلاسیکی اور ثقافتی پروگراموں کی دلکش پرفارمنس پیش کر کے حاضرین سے خوب داد وصول کی۔ اس دوران ضلع صدر بی جے پی آشوتوش شرما، شیوالک میونسپل کونسل کے صدر راجیو شرما، ضلع مجسٹریٹ میور ڈکشٹ، بی ایچ ای ایل کے چیف فائنانس آفیسر راجیش کمار دویدی، ایگزیکٹیو ڈائرکٹر بی ایچ ای ایل رنجن کمار، اسکول کے پرنسپل انوپم جگا، وائس پرنسپل ڈاکٹر پاوبندر سنگھ، وائس پرنسپل اکیڈمکس شریوا، ڈی وی پی ایس انسٹا کے چیرمین ڈی وی پی ایس، مسز راجیش کمار بھی موجود تھے۔

خوشامدی سے دوچار کانگریس کو آنکھ کی بیماری، بی جے پی کے الفاظ وہی ہیں: چوہان

دہرہ دون: بی جے پی کے ریاستی میڈیا انچارج منویر سنگھ چوہان نے کہا کہ کانگریس کو آنکھوں کی بیماری ہے اور وہ زمین پر ہمہ جہت ترقیاتی کاموں کو دیکھنے سے قاصر ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی سماج کے آخری فرد تک پہنچنے اور انہیں سہولیات فراہم کرنے کے مقصد کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے اور کانگریس کے پروپیگنڈے کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی پہچان بنا رہی ہے۔ بی جے پی کے قومی صدر نتن نوین کے اتراکھنڈ کے دورے پر کانگریس کے ردعمل کے بارے میں انہوں نے کہا کہ کانگریس ریاست میں کئے گئے ترقیاتی کاموں کو ہضم نہیں کر پا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کو متاثر کرنے کے لیے قومی صدر کی کوششیں، ان کے ساتھ ان کی بات چیت اور ملک کی ترقی میں نوجوانوں کا تعاون کانگریس کے لیے ثانوی مسائل ہو سکتے ہیں، لیکن بی جے پی نوجوانوں کو ترقی کی بنیاد مانتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب راہول گاندھی نوجوانوں کے ساتھ بات چیت کے دوران پروپیگنڈہ اور غلط معلومات میں مشغول ہوتے ہیں تو کانگریس پارٹی اس کا جواز پیش کرتی ہے۔ تاہم، کانگریس پارٹی ان کے نوجوانوں کے ساتھ قومی ترقی، مختلف سرکاری اسکیموں، روزگار، خود روزگار، اور ریاست میں بہتر مواقع کی دستیابی کے بارے میں تجاویز دینے سے ناخوش ہے۔

ڈیجیٹل انڈیا، اسٹارٹ اپ انڈیا، اسکل انڈیا، میک ان انڈیا، اور کھیلو انڈیا جیسے اقدامات نے نوجوانوں کو اپنی صلاحیتوں، صلاحیتوں اور مہارتوں کے مطابق آگے بڑھنے کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کیا ہے۔ آج کے نوجوان نہ صرف روزگار کے خواہاں ہیں بلکہ روزگار اور نئے مواقع بھی پیدا کر رہے ہیں۔ حالانکہ کانگریس پارٹی خوش کرنے کے کھیل میں لگی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بدلتی ہوئی معیشت اور ٹیکنالوجی کے دور میں نوجوانوں کا کردار مسلسل بڑھ رہا ہے۔ مصنوعی ذہانت، سٹارٹ اپس، اختراعات، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور انٹرپرینیورشپ جیسے شعبوں میں مواقع کے نئے دروازے کھل رہے ہیں۔ حکومت نوجوان ٹیلنٹ کو پروان چڑھانے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ چوہان نے کہا کہ ریاست میں نوجوانوں کو بااختیار بنانے کے لیے سرکاری ملازمتوں سے لے کر خود انحصاری تک متعدد خود روزگار اسکیمیں چل رہی ہیں۔ لکھپتی دیدی ایک مثال ہیں کہ خواتین کس طرح ترقی کر رہی ہیں۔

13 ستمبر کو دون میں ہوں گی سی ڈی ایس، این ڈی اے اور اے امتحانات

54 امتحانی مراکز میں 21,798 امیدوار شرکت کریں گے۔ امتحانی مراکز میں فول پروف انتظامات کو یقینی بنانے کی ہدایت

دہرہ دون: یونین پبلک سروس کمیشن (UPSC) اتوار، 13 ستمبر 2026 کو کمبائنڈ ڈیفنس سروسز (CDS)، نیشنل ڈیفنس اکیڈمی (NDA) اور نیول اکیڈمی (NA) کے امتحانات منعقد کرے گا۔ دہرادون ضلع میں ان امتحانات کے لیے 54 امتحانی مراکز نامزد کیے گئے ہیں۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (Adm.) K.K. مشرا نے امتحانات کے کامیاب اور پرامن انعقاد کو یقینی بنانے کے لیے سیکٹر مجسٹریٹس اور سینٹر کے منتظمین کے ساتھ میٹنگ کی۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ یونین پبلک سروس کمیشن کی طرف سے مقرر کردہ رہنما خطوط اور معیارات پر سختی سے عمل کرتے ہوئے امتحانات کے پرامن انعقاد کو یقینی بنائیں۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کہا کہ امتحان سے متعلق سیل شدہ بکس موصول ہونے پر، ہر امتحانی مرکز کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ موصول ہونے والے بکسوں کی تفصیلات اور نمبر مقررہ وقت کے اندر دستیاب ہوں۔ انہوں نے تمام سنٹروں کے منتظمین کو امتحان سے ایک دن قبل مراکز میں ضروری انتظامات کا جسمانی طور پر معائنہ کرنے اور تمام تیاریاں مکمل کرنے کی ہدایت کی۔ میٹنگ میں کمیشن کے عہدیداروں نے امتحان کے انعقاد سے متعلق رہنما خطوط اور انتظامات کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ بتایا گیا کہ 8,001 امیدوار سی ڈی ایس امتحان میں شرکت کریں گے اور 13,797 امیدوار این ڈی اے اور این اے کے امتحانات میں شرکت کریں گے۔ سی ڈی ایس کا امتحان تین شفٹوں میں لیا جائے گا۔ پہلی شفٹ صبح 9 بجے سے 11 بجے تک، دوسری شفٹ دوپہر 12:30 سے 2:30 بجے تک اور تیسری شفٹ شام 4 بجے سے شام 6 بجے تک ہوگی۔ این ڈی اے اور این اے کے امتحانات دو شفٹوں میں منعقد ہوں گے۔ پہلی شفٹ صبح 10 بجے سے 12:30 بجے تک اور دوسری شفٹ دوپہر 2 بجے سے 04:30 بجے تک ہوگی۔

غزہ میں قبائل کی مہم؛ خاندانی تنازعات میں اسلحے کا استعمال مسترد

غزہ: فلسطینی قبائل، عشائر اور خاندانوں کے قومی اتحاد نے غزہ کی پٹی میں بڑے خاندانوں کی بیٹھکوں اور دیوان خانوں کے دورے کرنے کے لیے ایک سماجی مہم کا آغاز کیا ہے جس کا مقصد امنِ عامہ کو فروغ دینا، اسلحے کے استعمال کی حرمت کو پختہ کرنا اور خاندانی اختلافات اور جھگڑوں کو حل کرنے کے لیے اس کے استعمال کو جرم قرار دینا ہے۔ یہ مہم خصوصی طور پر ان خاندانوں کے دورے کرنے پر مرکوز ہے جنہوں نے پچھلے تنازعات اور مسائل کے دوران اپنے پیاروں کو کھو دیا تھا تاکہ تشدد اور انتقام کے دائرے کو پھیلنے سے روکا جا سکے اور قانون کے سامنے جھکنے کے کلچر کو فروغ دیا جائے۔ اتحاد کے سربراہ علاء الدین العکلوک ※ نے جمعہ کو ایک پریس بیان میں کہا کہ اس مہم کو وسیع پیمانے پر پذیرائی اور مثبت ردعمل ملا ہے جو اندرونی تنازعات میں اسلحے کے استعمال کے خطرے اور جھگڑوں کو حل کرنے کے لیے قانون اور عدلیہ سے رجوع کرنے کی ضرورت کے بارے میں بڑھتے ہوئے ادراک کی عکاسی کرتا ہے۔ العکلوک ※ نے اپنے ایک بیٹے کی وفات کے بعد آلِ سلمیٰ کے مؤقف کی تعریف کی جنہوں نے اسلحہ یا فائرنگ کرنے سے گریز کیا، یہ مانتے ہوئے کہ ان کا موقف ایک ذمہ دارانہ نمونہ پیش کرتا ہے جو تشدد اور انتقام کے دائرے کو پھیلنے سے روکنے میں مدد دیتا ہے اور معاشرے کے امن و استحکام کو محفوظ رکھتا ہے۔ اتحاد کے سربراہ نے قانون کے دائرے سے باہر اسلحہ کے استعمال میں غفلت برتنے کے خطرات اور اس کے نتیجے میں امنِ عامہ اور معاشرے کے امن کو لاحق ہونے والے خطرات سے خبردار کیا۔ انہوں نے متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا کہ غیر قانونی اسلحہ کے استعمال میں ملوث افراد کے خلاف سخت ترین قانونی سزائیں نافذ کی جائیں اور جان بوجھ کر قتل کے جرائم کے مرتکب افراد پر عدلیہ کے احکامات نافذ کیے جائیں تاکہ عبرت حاصل ہو، امنِ عامہ محفوظ رہے اور ان جرائم کی تکرار کو روکا جا سکے۔

غزہ میں قابض اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے دو فلسطینی شہید، متعدد زخمی

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے غزہ پٹی میں مسلسل 337 ویں دن فائرنگ اور بمباری کے ذریعے پٹی کے مختلف علاقوں کو نشانہ بناتے ہوئے جنگ بندی کے معاہدے کی خلاف ورزی کا سلسلہ جاری رکھا جس کے نتیجے میں دو فلسطینی شہید ہو گئے جن میں سے ایک نے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جامِ شہادت نوش کیا جبکہ دیگر افراد زخمی ہو گئے۔ ہمارے نامہ نگار نے اطلاع دی کہ آج صبح جنوبی غزہ پٹی کے شہر خان یونس کے مغرب میں واقع مخیم الصمود کے دروازے کے قریب ایک اسرائیلی ڈرون کے حملے کے نتیجے میں ایک شہری شہید اور نو دیگر زخمی ہو گئے۔ اس کے علاوہ شہری محمد شمالی نے کل شہر کے حی الدرج میں قابض اسرائیل کی طرف سے شہریوں کے ایک گروپ کو نشانہ بنائے جانے کے نتیجے میں لگنے والے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہادت کا مرتبہ حاصل کر لیا۔ ایک مقامی ذریعے نے بتایا کہ قابض اسرائیل کی گاڑیوں نے پٹی کے وسطی علاقے شہر دیر البلح کے مشرق میں شدید فائرنگ کی جبکہ شہر میں ابو حسنی اسٹریٹ کے دروازے کے قریب عبد الجواد خاندان کے ایک گھر کے اندر ایک گولا گر گیا تاہم کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ پٹی کے جنوب میں قابض اسرائیل کی گاڑیوں نے خان یونس شہر کے مشرق اور جنوب میں فائرنگ کی جبکہ اسرائیلی جنگی کشتیوں نے خان یونس شہر کے کھلے سمندر میں فائرنگ کی اور ساتھ ہی غزہ شہر کے ساحل کی طرف بھی فائرنگ کی۔ جمعرات کی صبح سے غزہ پٹی کے مختلف علاقوں کو نشانہ بنانے والے اسرائیلی حملوں اور بمباری کے نتیجے میں دو بچیوں سمیت نو فلسطینی شہید ہو گئے اور دیگر زخمی ہو گئے۔

دادا کے گھر کا آخری دورہ، صہیونی فوج کی وحشیانہ بمباری میں ننھی لانا اور بانا کے جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے

غزہ: مؤمن احمد کے خاندان کو یہ معلوم نہیں تھا کہ جس وقت انہوں نے عارضی طور پر غزہ کی پٹی کے شمال میں واقع پراجیکٹ بیت لاھیا میں اپنے پرانے خاندانی گھر واپس جانے کا فیصلہ کیا تھا تو وہ اس جگہ کا ان کا آخری دورہ ہوں گے جو ان کی یادوں کا امین تھا اور یہ سکون جو انہیں دادا کی چھت کے نیچے ایک رات گزارنے کی ترغیب دے رہا تھا ایک ایسے المیے میں بدل جائے گا جو پورے خاندان کو صفحۂ ہستی سے مٹا دے گا۔

شام سات بجے مؤمن احمد اپنی اہلیہ اور اپنی دو بیٹیوں لانا جن کی عمر 12 برس اور بانا جن کی عمر آٹھ برس تھی کے ہمراہ پرانے خاندانی گھر کی طرف روانہ ہوئے کیونکہ انہوں نے اسرائیلی بمباری، فوجی گاڑیوں کی نقل و حرکت اور اس کے گردونواح میں فائرنگ کی وجہ سے طویل عرصے تک اسے چھوڑ رکھا تھا۔

دونوں بچیوں کے چچا میسرہ احمد کے مطابق یہ دورہ بہ ظاہر ایک مختصر وزٹ تھا کیونکہ خاندان باقاعدگی سے گھر میں مقیم نہیں تھا لیکن مؤمن گھر اور اسباب و سامان کی خیریت دریافت کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً وہاں جایا کرتے تھے۔ اس شام علاقے میں سکون کے بعد انہوں نے ہجرت کی تلخی سے دور وہاں ایک رات گزارنے کے لیے اپنی اہلیہ اور دونوں بیٹیوں کو لے جانے کا فیصلہ کیا۔

ایک ایسی رات جو سکون سے شروع ہوئی اور موت پر ختم ہوئی

میسرہ احمد بیان کرتے ہیں کہ ان کے بھائی گھر کی خیریت معلوم کرنے کے لیے وہاں جاتے تھے لیکن علاقے کے خطرے فوجی نقل و حرکت اور شدید فائرنگ کی وجہ سے وہ وہاں رات نہیں گزارتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ خاندان ان سے رابطے میں تھا اور یہ گمان تھا کہ یہ دورہ ایک پرسکون رات سے تجاوز نہیں کرے گا لیکن وہ سکون زیادہ دیر برقرار نہ رہا۔ آدھی رات کے بعد خبریں آنے لگیں کہ علاقے کے گھروں پر فضائی حملے کیے جا رہے ہیں۔ خاندان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ خاندانی گھر خود ہدف بن جائے گا۔

میسرہ ان لمحات کو یاد کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ انہوں نے بیت لاھیا میں بمباری کے بارے میں سنا لیکن انہیں توقع نہیں تھی کہ حملہ ان کے بھائی کے گھر پر لگا ہوگا۔

انہوں نے مؤمن سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن ان کا فون بند تھا اس سے پہلے کہ رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے درمیان رابطے شروع ہوتے ان تک سخت حقیقت پہنچ گئی کہ میزائلوں نے گھر پر براہ راست حملہ کیا ہے۔

جمعرات کی صبح طلوع ہوتے ہی امدادی عملے کی ٹیمیں اس جگہ پہنچ گئیں لیکن گھر گھر نہیں رہا بلکہ چاروں افراد کے سروں پر ملبے کا ڈھیر بن گیا تھا۔ مؤمن احمد ان کی اہلیہ حنین موسیٰ صالح اور ان کی دونوں بیٹیاں لانا اور بانا پراجیکٹ بیت لاھیا میں آبائی گھر کو نشانہ بنانے والے بمباری میں شہید ہوئیں۔

"وہ اس طرح باہر نہیں نکلے جس طرح داخل ہوئے تھے"

خاندان کے لیے سب سے زیادہ دل دہلا دینے والے لمحات وہ تھے جب امدادی ٹیموں نے ملبے کے نیچے سے شہداء کو نکالنا شروع کیا۔

میسرہ بتاتے ہیں کہ انہیں صبح سویرے اطلاع دی گئی کہ ان کے بھائی ان کی اہلیہ اور دونوں بچیوں کو ملبے تلے سے نکال لیا گیا ہے لیکن وہ اس طرح باہر نہیں نکلے جس طرح وہ گھر میں داخل ہوئے تھے کیونکہ ان کے اجسام کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے نکالا گیا۔

اس طرح ایک لمحے میں ایک پورے خاندان کی زندگی کا خاتمہ ہو گیا؛ ایک باپ ایک ماں اور دو بیٹیاں جن کا قصور صرف یہ تھا کہ انہوں نے تھکا دینے والی مہاجرت اور جنگ کے بعد اپنے پرانے گھر میں ایک رات گزارنے کی کوشش کی تھی۔

لانا.. جنگ کے درمیان تعلیم سے وابستہ ایک بچی

لانا شہداء کی تعداد میں محض ایک عدد نہیں تھی۔ وہ بارہ سال کی ایک بچی تھی جو جنگ اور ہجرت کے حالات کے باوجود اپنی تعلیم سے جڑے رہنے کی کوشش کر رہی تھی۔

ان کے چچا ان کی تعریف کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ وہ اخلاق اور فوقیت کے لحاظ سے بہترین لڑکیوں میں سے ایک تھیں اور وہ غزہ کے بچوں پر جنگ کی طرف سے مسلط کردہ کٹھن حالات کے باوجود اقوام متحدہ کی ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی انروا کے الیکٹرانک پلیٹ فارمز کے ذریعے اپنی تعلیم جاری رکھنے کی حریص تھیں۔ جہاں تک ان کی بہن آٹھ سالہ بانا کا تعلق ہے تو چچا بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک پیاری بچی تھیں اور خاندان کے اندر خوشی کا ایک ذریعہ تھیں۔ میسر ہروتے ہوئے کہتے ہیں کہ دونوں بچیاں ان کے دل کے سب سے قیمتی بچوں میں سے تھیں اور وہ ان سے اور ان کے بچوں سے شدید لگاؤ رکھتی تھیں اس سے پہلے کہ خاندانی گھر میں چند گھنٹے ایک پورے خاندان کے المیہ انجام پر ختم ہوتے۔

دادا کا گھر.. وہ جگہ جس نے انہیں امن نہیں دیا

لانا اور بانا کی کہانی میں سب سے زیادہ دردناک تضاد یہ تھا کہ جس گھر میں خاندان واپس لوٹا تھا وہ کوئی نامعلوم جگہ یا اتفاق سے چنا گیا مقام نہیں تھا بلکہ خاندانی گھر تھا جو ان کی یادوں کا حامل تھا اور جہاں وہ مہاجرت کی تلخی سے دور ایک رات کی تلاش میں پناہ گزین ہوئے تھے۔ لیکن جنگ نے مانوس گھروں کو بھی انتہائی خطرناک جگہیں بنا ڈالا۔

خاندان کی یہ کہانی غزہ پٹی میں بچوں کو بار بار نشانہ بنانے کے سیاق و سباق میں آتی ہے یہاں تک کہ ان ادوار میں بھی جن میں جنگ بندی کے سائے میں میدانی صورتحال نسبتاً سکون کی حامل کہلاتی ہے۔

موت کے ریکارڈ میں چار نام

مؤمن احمد، حنین موسیٰ صالح، لانا مؤمن احمد 12 برس اور بانا مؤمن احمد 8 برس۔

چار ایسے نام جو ایک واحد خاندان تشکیل دیتے تھے اس سے پہلے کہ قابض اسرائیل کی بمباری نے اس کے گھر کو ملبے میں بدل دیا اور اس کے رشتے داروں کو ملبے کے درمیان یادیں تلاش کرنے کے کام پر چھوڑ دیا۔

لانا اور بانا کی کہانی صرف دو ایسی بچیوں کے المیے کا احاطہ نہیں کرتی جنہوں نے اپنی جانیں گنوائیں بلکہ غزہ پر جنگ کا سب سے سفاک چہرہ بھی بے نقاب کرتی ہے؛ ایسے بچے جو تعلیم جاری رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں ایسے خاندان جو ایک پرسکون رات کی تلاش میں ہیں اور ایسے گھر جن کی طرف خاندان کچھ امن کی تلاش میں لوٹتے ہیں اس سے پہلے کہ وہ امن ایک نئے المیے میں بدل جائے۔ اور بچیوں کی ان تصاویر میں جو مجید کے بعد کارکنوں اور نامہ نگاروں نے گردش کیں ان کے نقوش ایک ایسی زندگی کے گواہ رہے جو طویل عرصے تک چل سکتی تھی لیکن بمباری نے اسے ایک ہی بار میں کاٹ ڈالا، نہ لانا بچی، نہ بانا بچی اور نہ ان کے والد یا والدہ بچے۔

اس رات خاندانی گھر نے اپنے چار افراد کو ہی نہیں کھویا بلکہ ایک پورے خاندان نے زندگی میں اپنا ٹھکانہ کھو دیا اور دادا کا گھر اس آخری دورے کا گواہ بن کر رہ گیا جس سے کوئی بھی واپس نہ لوٹا۔

پچیس منٹ طویل تالیاں.. غزہ میں قابض اسرائیل کے جرائم کو بے نقاب کرنے والی فلم نے وینیس فلم فیسٹیول میں تہلکہ مچا دیا

لندن: برطانوی اخبار 'دی گارڈین' کی تیار کردہ اور اکیڈمی ایوارڈ یافتہ ہدایت کاروں یوفال ابراہم اور راشیل زور کی تخلیق کردہ دستاویزی فلم 'نازا' نے اسیّ ویں بین الاقوامی وینیس فلم فیسٹیول میں اس وقت شاندار پذیرائی حاصل کی جب اسے مسلسل پچیس منٹ تک کھڑے ہو کر داد دی گئی، جسے فیسٹیول کی تاریخ کا طویل ترین دورانیہ قرار دیا جا رہا ہے۔

وینیس کے جزیرے لیدو میں فلم کا عالمی پریمیئر منعقد ہوا، جس میں ان افراد کی گواہیاں شامل ہیں جنہوں نے قابض اسرائیل کی فوج میں خدمات انجام دیں اور دور سے فلسطینیوں کی نگرانی، انہیں نشانہ بنانے اور قتل کرنے کے عملیات میں حصہ لیا تھا۔ یہ فلم فیسٹیول کے سب سے بڑے اعزاز 'گولڈن لائن' (Golden Lion) کے لیے نامزد ہے، اور فیسٹیول میں موجود ناظرین اور ناقدین کی طرف سے اس کی ٹیم کو بھرپور توجہ ملی۔ فیسٹیول کے ناقدین اور مبصرین نے اس بات کی تصدیق کی کہ فلم کی نمائش کے بعد ملنے والی یہ داد ایک ریکارڈ ہے، جبکہ اطالوی میڈیا کے مطابق یہ پچھلے سال فیسٹیول کے دوران نمائش کے لیے پیش کی جانے والی فلم 'ہند رجب کی آواز' سے بھی آگے نکل گئی ہے، جسے اس کے عالمی پریمیئر کے دوران چوبیس منٹ تک مسلسل داد ملی تھی۔

قابض اسرائیل کی فوج کے اندر سے چشم دید گواہیاں

قابض اسرائیل کی فوج کے 24 افراد کی گواہیوں پر مبنی ہے، جن میں سپاہی اور انٹیلی جنس اداروں کے اہلکار شامل ہیں جنہوں نے غزہ پٹی میں کیے جانے والے فوجی آپریشنز کے بارے میں گفتگو کی، ان میں سے بعض نے جو کچھ ہوا اسے فلسطینی شہریوں کا باقاعدہ منظم قتل قرار دیا۔ فلم کا عنوان اس مخفف سے ماخوذ ہے جو قابض اسرائیل کی فوج حملوں کے دوران توقع کی جانے والی شہری ہلاکتوں کی نشاندہی کے لیے استعمال کرتی ہے، جن میں مرد، خواتین اور بچے شامل ہیں۔

فلم میں حصہ لینے والے افراد نے غزہ پٹی میں قابض اسرائیل کی فوج کی طرف سے استعمال ہونے والے خفیہ نظاموں اور طریقوں کے متعلق تفصیلات کا انکشاف کیا، جن میں نگرانی کے طریقے، اہداف کا تعین اور دور سے بمباری کی کارروائیوں کو انجام دینا شامل ہے۔ بولنے والوں کے تحفظ کے لیے ورک ٹیم نے انٹرویو ریکارڈ کرنے میں خاص طریقے اپنائے، جن میں تل ابیب شہر کی عمارتوں کی چھتوں پر تین سال کے دوران بعض مناظر کو چپکے سے فلمایا جانا شامل تھا، جبکہ ڈیجیٹل تکنیک کا استعمال کرتے ہوئے شرکاء کی شناخت، آوازوں اور چہروں کو چھپایا گیا۔ دستاویزی مواد میں اسرائیلی عسکری اہلکاروں کی براہ راست گواہیاں بھی شامل ہیں جنہوں نے غزہ پٹی میں فلسطینیوں کے پناہ لینے والے رہائشی علاقوں کو نذرِ آتش کرنے کے ساتھ ساتھ امدادی سامان کی تقسیم کے دوران فلسطینیوں کو نشانہ بنانے والے قتل کے آپریشنز کے بارے میں بات کی۔ فلم میں یہ بھی اشارہ کیا گیا کہ کچھ شرکاء نے ایک ایسے خفیہ انٹیلی جنس یونٹ میں کام کیا جو براہ راست قابض اسرائیل کے وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو سے منسلک تھا۔

انکار کی دیوار کے پیچھے جاری قتل

نمائش سے پہلے ہدایت کار یوفال ابراہم نے صحافیوں کے سامنے فلم کے لیے اٹلی میں تقسیم کے حقوق حاصل کرنے کی اہمیت پر زور دیا، یہ مانتے ہوئے کہ قابض اسرائیل کے اندر انکار کی دیوار انتہائی سخت ہے اور اس میں شگاف ڈالنا مشکل ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ فلم آنے والے اسرائیلی انتخابات پر بحث نہیں کرتی بلکہ ان فلسطینیوں پر توجہ مرکوز کرتی ہے جو جنگ کے دوران مارے گئے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ غزہ پٹی میں شہریوں کا قتل ابھی تک جاری ہے۔

ابراہم نے فلم کی نمائش والے ہفتے کے دوران ہی ایک سات سالہ فلسطینی بچی کی اپنے والد کے ساتھ ان کی گاڑی کے اندر شہادت کا ذکر کیا، اس بات کی تصدیق کرتے ہوئے کہ دستاویزی کام جن حقائق کو بیان کرتا ہے وہ اب بھی رونما ہو رہے ہیں۔ دوسری طرف ہدایت کارہ راشیل زور نے شرکاء کی گواہیوں کو ایک دستاویزی فلم میں تبدیل کرنے کو انتہائی اہم قرار دیا، بالخصوص اس لیے کہ بولنے والے کیمرے کے سامنے ان نظاموں کی وضاحت کرنے کے لیے آتے ہیں جن کے ڈیزائن اور آپریشن میں انہوں نے حصہ لیا تھا اور ان کے کام کرنے کے طریقوں کو واضح کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان لوگوں کو سننا جنہوں نے ان نظاموں کو تیار کیا اور چلایا جب وہ ان کی تفصیلات کی براہ راست وضاحت کرتے ہیں تو یہ گواہیوں کو ایک مختلف جہت عطا کرتا ہے۔

غزہ میں جاری نسل کشی

یہ فلم ایک ایسے وقت میں نمائش کے لیے پیش کی گئی ہے جب غزہ پٹی پر قابض اسرائیل کی نسل کشی کی جنگ کے اثرات جاری ہیں، جو آٹھ اکتوبر سنہ 2023ء کو شروع ہوئی تھی اور جس کے نتیجے میں بہتر ہزار سے زائد فلسطینی شہید اور ایک لاکھ چوہتر ہزار سے زیادہ زخمی ہو چکے ہیں، اس کے علاوہ پٹی کے بنیادی ڈھانچے کا تقریباً 90 فیصد حصہ تباہ ہو چکا ہے۔

اسیّ ویں بین الاقوامی وینیس فلم فیسٹیول کا اتوار کو گولڈن لائن کے فاتح کے اعلان کے ساتھ اختتام پذیر ہونا طے ہے، جبکہ 'نازا' اپنی پہلی نمائش اور ان گواہیوں کے بعد وسیع توجہ حاصل کرنے کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے جو غزہ پٹی میں فلسطینیوں کو نشانہ بنانے اور قتل کرنے کی کارروائیوں کے بعض پہلوؤں کو بے نقاب کرتی ہیں۔

صہیونی فوج نے بیت اکسا کے باشندوں کا ناطقہ کیوں بند رکھا ہے؟

غزہ (ایجنسیاں): مقبوضہ بیت المقدس کے شمال مغرب میں بسنے والے بیت اِکسا کے اس جاں نثار گاؤں میں مظلوم باسیوں کے مصائب اب چیک پوسٹوں اور قید و بند کی عام حدوں کو چیر کر آگے نکل آئے ہیں۔ یہ اب ایک ایسا تلخ اور روزمرہ کا عذاب بن چکا ہے جو ہر فلسطینی کے سامنے موت یا ذلت کے کٹھن راستے رکھ دیتا ہے۔ یہاں کچھ ایسے بدقسمت شہری بھی ہیں جنہیں اپنے ہی آشیانوں کی دہلیز پر پاؤں رکھنے سے درندگی سے روک دیا گیا ہے اور کچھ ایسے مجبور انسان ہیں جنہوں نے گاؤں کی چار دیواری کے اندر ہی محصور رہنا قبول کر لیا ہے اس خوف سے کہ باہر قدم رکھتے ہی ان پر واپسی کے دروازے ہمیشہ کے لیے بند نہ کر دیے جائیں۔

مسلسل دوسرے ہفتے قابض اسرائیل نے ظلم کی انتہا کرتے ہوئے بیت اِکسا کے تیرہ معصوم شہریوں کو ان کے اپنے گھروں کی ٹھنڈی چھاؤں سے محروم کر رکھا ہے۔ اس کی سفاکانہ دلیل یہ تراشی گئی ہے کہ ان بدنصیبوں پر ظالمانہ سکیورٹی پابندیاں مسلط ہیں اور گاؤں میں داخلے کا پروانہ دینے سے صریح انکار کر دیا گیا ہے۔ ادھر 19 مظلوم شہری اب بھی اسی قفس کے اندر محصور ہیں کیونکہ انہوں نے باہر کی دنیا کا رخ کرنے سے توبہ کر لی ہے اس اندیشے میں کہ غاصب دشمن انہیں دوبارہ اپنوں کے پاس لوٹنے کی اجازت نہیں دے گا۔

یوں یہ 32 بے گناہ انسان خود کو ممنوعات اور خوف کے تند و تیز بھنور میں پھنسا ہوا پاتے ہیں۔ ان میں ایک قافلہ اپنے ہی گھر کے باہر بے بسی کی تصویر بنا کھڑا ہے جو اپنے اہل خانہ کے گلے ملنے سے محروم ہے اور دوسرا قافلہ اندر بیٹھ کر ہر لمحہ یہ سسکتی ہوئی سچائی محسوس کر رہا ہے کہ اس دھرتی سے باہر قدم رکھنا ان کے حقِ واپسی کی چتا جلانے کے مترادف ہے۔

چوکیوں کے پیچھے گم ہوتا اپنا گھر

اپنے ہی گھروں سے بیدخل ہونے والے ان مظلوموں کے لیے قابض دشمن کی ظالمانہ کارروائیاں صرف نقل و حرکت پر قدغن تک محدود نہیں ہیں بلکہ یہ ان کے پیاروں، ان کے دامنِ محبت اور ان کی پرسکون حیات کے مرکز تک رسائی کو بھی چھین لیتی ہیں۔ جہاں تک ان پروانوں کا تعلق ہے جو اب بھی بیت اِ※سا کے اندر قید ہیں تو ان کے لیے اس بستی سے باہر قدم رکھنا موت کو دعوت دینے کے مترادف بن چکا ہے خواہ وہ دو وقت کی روٹی کے لیے ہو، کسی غمگین رشتہ دار کی عیادت کے لیے ہو یا زندگی کی انتہائی ناگزیر ضرورتوں کی تکمیل کے لیے ہو۔

ستم ظریفی یہ ہے کہ اس کربناک حقیقت کے سائے میں اب یہ سفاک چیک پوسٹیں اس بات کی مالک بن بیٹھی ہیں کہ کون اس بستی میں سانس لے سکتا ہے اور کون باہر دھکیلا جا سکتا ہے، کون اپنے پیاروں کے سینے سے لگ سکتا ہے اور کون در بدر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہوتا ہے۔ اس طرح مکینوں کی روزمرہ سانسیں بھی ایک لرزہ خیز انتظار اور دائمی اذیت کا ماتم بن جاتی ہیں۔

ظالم قابض حکام مقبوضہ بیت المقدس کے شمال مغرب میں واقع اس درماندہ قصبے بیت اِکسا کے شجاع نوجوان محمد زید الکسوانی کو مسلسل دوسرے ہفتے ان کے آبائی گھر کی خوشبوؤں سے دور رکھے ہوئے ہیں۔ اس بربریت کا جواز یہ گھڑا گیا ہے کہ ان کے نام پر سیاہ سکیورٹی پابندی کی تلوار لٹک رہی ہے۔

وہ الکسوانی کو ان کی اپنی دھرتی اور گھر کی دہلیز تک پہنچنے کا ایک ادنیٰ سا پروانہ دینے سے بھی انکاری ہیں تاکہ ان کی واپسی کا ہر راستہ مسدود کیا جا سکے، اور یہ سب کچھ ان جابرانہ ہتھکنڈوں کے تسلسل میں ہو رہا ہے جو قابض غاصب بیت اِکسا کے باسیوں پر مسلط کیے ہوئے ہیں تاکہ ان کے جینے کا حق اور ان کے گھروں تک پہنچنے کی ہر رمق کو روند ڈالا جائے۔

محاصرہ جو زندگی کی ہر سانس کو جکڑ رکھا ہے

ظلم و ستم کا یہ سیاہ جال صرف آنے جانے کی پابندیوں پر ختم نہیں ہوتا بلکہ یہ ان کے رزق کے ذرائع، ان کے باہمی رشتوں کی ڈور اور ان کی سسکتی ہوئی صحت کے درمان کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ کئی بے بس انسانوں کو پیٹ کی آگ بجھانے کے لیے کام پر جانے سے اس خوف سے محروم کر دیا گیا کہ کہیں وہ گاؤں سے نکلے اور پھر کبھی اپنوں کے پاس واپس نہ آ سکے۔ دوسری طرف باہر کے رشتہ داروں سے میل ملاقات بھی اب اس شقی القلب حاجز سے اجازت ملنے کی شرط سے مشروط ہو چکی ہے۔ اس تاریک ماحول میں انسانی جان اور صحت کی حفاظت سب سے بڑا المیہ بن کر ابھرتی ہے جہاں کسی کو بھی اگر اچانک دو دوا یا علاج کی ضرورت پڑ جائے تو وہ موت اور زندگی کی کشمکش میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ علاج کے لیے اس قفس سے باہر نکلنا گویا اپنی موت کے پروانے پر دستخط کرنے کے برابر ہے کیونکہ اس کے بعد گھر کی دہلیز پر لوٹنا اب خواب بن چکا ہے۔

یوں یہ گھناؤنا محاصرہ ایک اعلانیہ سکیورٹی ڈرامے سے نکل کر ایک ایسا روح فرسا باؤ بن جاتا ہے جو فلسطینی انسان کے رزق، شفا اور خاندانی سکون کی سانسوں کا گلا گھونٹ دیتا ہے اور مکینوں کو مجبور کرتا ہے کہ وہ زندگی کی ادنیٰ ترین ضرورت کو بھی کسی بڑے خطرے یا مصیبت کی بھٹی میں جھونک دیں۔

اجازت ناموں کی غلامی میں جکڑی ایک بستی

بیت اِکسا کی یہ ہولناک داستان قابض دشمن کی اس استبدادی پالیسی کو بے نقاب کرتی ہے جو چیک پوسٹوں، اجازت ناموں اور آہنی بندشوں کے بل بوتے پر چلتی ہے تاکہ فلسطینی بستیوں کو الگ تھلگ جزیروں میں بدل دیا جائے جن کے دروازوں کی چابیاں صیہونی درندوں کے ہاتھ میں ہوں۔

اپنے ہی گھر اور اپنی ہی مٹی تک پہنچنے کے لیے اب انسانوں کو دشمن کے دربار سے بھیک مانگنی پڑتی ہے، جبکہ انسان کا اپنا گھر جو اس کی روح کا سکون اور زندگی کا قدرتی گہوارہ ہونا چاہیے تھا، دشمن کے ایک قلمی حکم سے ایک ایسا ممنوعہ علاقہ بن جاتا ہے جہاں مالکوں کا داخلہ جرم قرار پاتا ہے۔

یہ دردناک کہانیاں مغربی کنارے کے کسی دوسرے مظلوم قصبے یا اجڑے ہوئے کیمپ کی داستان سے ذرا بھی الگ نہیں ہیں جہاں ہر طرف سکیورٹی نادے، فوجی بیریکیڈز اور آہنی دروازے انسانیت کا مذاق اڑا رہے ہیں، اور فلسطینیوں کا ہر سانس لینا بھی دشمن کی کٹھ پتلی چالوں کا محتاج ہو چکا ہے۔

اس مکروہ نظام کے ذریعے ※ فلسطینیوں کے یہ خونی رشتے اور باہمی رابطے پاش پاش کیے جا رہے ہیں، اور تعلیم، رزق، علاج اور محبت کے تمام سرچشمے ان ظالم ہاتھوں میں دے دیے گئے ہیں جن پر مظلوموں کا کوئی اختیار نہیں۔

بیت اِکسا سے پورے مغربی کنارے تک کا نوحہ

بیت اِکسا دراصل مغربی کنارے کے ان تمام شہروں اور بستیوں پر گزرنے والی قیامت کا ایک استعارہ ہے جہاں گلا گھونٹنے کے لیے کسی باقاعدہ کرفیو کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ یہ خونی جال چیک پوسٹوں، بند دروازوں اور ظالمانہ سکیورٹی حصار کی صورت میں بچھا دیا جاتا ہے تاکہ مکینوں کا ہر قدم کانٹوں کی سیج بن جائے۔ اس اندھیر نگری میں محاصرے کا اثر صرف بستی کے دروازے پر دم نہیں توڑتا بلکہ یہ ہسپتالوں کے بیڈز، یونیورسٹیوں کے احاطوں اور ماؤں کی گودوں تک جا پہنچتا ہے تاکہ زندگی کی معمولی ترین خوشی بھی دشمن کے خلاف ایک روزانہ کی طویل اور تھکا دینے والی جنگ بن جائے۔

جب یہ سفاکانہ ہتھکنڈے یونہی جاری رہتے ہیں تو باسیوں کے سینوں میں خوف کا دائرہ اور زیادہ تنگ ہو جاتا ہے، اور دو وقت کی روٹی کمانا، بیمار کا علاج کرانا یا کسی غمگین سے ملنا بھی انہونی تمنا بن جاتا ہے کیونکہ ہر طرف خوف کے سائے ناچ رہے ہوتے ہیں۔

روزمرہ کی زندگی کا جاری قتلِ عام

بیت اِکسا کی اس مٹی پر ہر سو مظلومیت سسکتی دکھائی دیتی ہے؛ کوئی ماں اپنے لعل کے انتظار میں بیٹھی ہے جسے گھر آنے سے روک دیا گیا ہے، کوئی باپ اس خوف سے گھر میں قید ہے کہ باہر نکلا تو در در کی ٹھوکریں مقدر بن جائیں گی، کوئی مزدور اپنے بچوں کا پیٹ پالنے کے لیے تڑپ رہا ہے مگر قابض فوج اسے رزق کمانے سے روکتی ہے، اور کوئی بیمار موت کے منہ میں ہے مگر حاجز کی نحوست اس کے علاج کی راہ میں حائل ہے۔

واپسی پر پابندی اور پابندی کے اس نہ ختم ہونے والے خوف کے درمیان ان معصوم باسیوں کی زندگیاں توازن کھو بیٹھتی ہیں اور ان کا اپنا گھر ایک خواب اور دھرتی پر آزادی سے چلنا ایک جرم بن جاتا ہے۔

اس بستی کی درد بھری داستان صرف یہاں کے باسیوں کا ماتم نہیں ہے بلکہ یہ اس پورے مغربی کنارے میں سسکتی ہوئی فلسطینی حیات کا مرثیہ ہے جہاں سانس لینا، کام کرنا، شفا پانا اور اپنوں سے ملنا سب کچھ قابض دشمن کی شیطانی مرضی کا غلام بن چکا ہے۔

جب تیرہ خاندانوں کے لعل اپنے ہی گھروں سے کوسوں دور در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہوں اور انیس باسی اس خوف سے قیدار ہوں کہ باہر نکلتے ہی اپنوں کی چھاؤں چھن جائے گی، تو ایسے میں بیت اِکسا ظالم کی بربریت اور مظلوم کے صبر کی ایک ایسی لازوال داستان بن جاتی ہے جہاں گھر کی طرف لوٹنے والا ہر راستہ کسی کربلا سے کم نہیں ہوتا ہے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو. کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی-42 آئی آر جی یو. کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔